رحمت للعالمین

ایک نظر میں

مدیر: ڈاکٹر فرخ ملک

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ نہیں ہیں۔

۲۹۷.۶۹۹۱
ق ۱۰ ۹۳
۹۸۴۱۳
۲

نام کتاب	رحمۃ للعالمین۔ایک نظر میں
مصنف	ڈاکٹر فرخ ملک
تعداد	گیارہ سو (سیکنڈ ایڈیشن)
پرنٹر	عامر رحمان پرنٹرز
	نسبت روڈ لاہور
سال اشاعت	2006

ملنے کا پتہ:

طاہرہ یاسمین

3/2 حمید نظامی (ٹیمپل روڈ) لاہور

cell:0321-4828572

Marfat.com

DATA ENTERED

پیش لفظ

میرے ایک بزرگ دوست چوہدری عاشق علی مرحوم تھے۔ان کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ چوہدری صاحب ایک بہت باکردار شخصیت ہونے کے علاوہ دردِدل رکھنے والے انسان تھے۔میں نے انکو ہمیشہ سچی اور سیدھی بات کرنے والے بزرگ کی حیثیت سے دیکھا۔ان کا ذکر میں نے تحریک کارکنان پاکستان (جھروکے حصہ سوم) میں بھی کیا ہے۔ یہ وہی بزرگ شخصیت ہیں جب تحریک کارکنان پاکستان 25 دسمبر کو قائداعظمؒ کا یوم ولادت باغ جناح میں منایا کرتی تھی اور جس میں عموماً تین سو (300) کے قریب مہمان ہوتے تھے، تو چوہدری صاحب مرحوم اُن کیلئے اتنا پھل منڈی سے بھیجتے تھے کہ سب کی تواضع کے بعد بھی کافی مقدار میں پھل بچ جاتا تھا۔جو کہ بعد میں عام لوگوں میں بانٹ دیا جاتا تھا۔کئی سالوں تک مجھے اس بات کا علم ہی نہیں ہوا کہ یہ پھل چوہدری صاحب منڈی سے بھیجتے تھے۔

چوہدری صاحب کی زندگی میں اُن کے دوداماد فوت ہو گئے۔ چوہدری صاحب نے بیٹیوں اور اُن کی اولادوں کو ایسے ہی پالا، پڑھایا، کاروبار کروائے جس طرح لوگ اپنی اچھی اولادوں کو کرواتے ہیں۔

چوہدری صاحب کے دو بیٹے ہیں..... حاجی نواز صاحب اور چوہدری شہباز

Marfat.com

صاحب۔ ان میں حاجی نواز صاحب سے میری بہت قربتداری ہے۔ نواز صاحب بڑے پڑھے لکھے اور نیک دل انسان ہیں۔ حاجی نواز صاحب کے سسر میاں محمد ظریف جو کہ سابق سیکرٹری لاء تھے وہ بھی میرے دوست تھے۔ حاجی نواز صاحب کے دو بیٹے ہیں ..... ابو بکر اور ڈاکٹر حسن۔ جن کی اکثر یہ خواہش ہوتی ہے کہ میں اس وقت آؤں جب ابو گھر پر نہ ہوں تا کہ ان دونوں بیٹوں سے جم کر محفل لگے۔ لہٰذا اب میری دوستی تین پشتوں کے ساتھ ہوگئی ہے۔

حاجی نواز صاحب ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے عیدی امین یوگنڈا کے زمانے میں اُن بچوں کو جو اس نے لاہور برائے حصول اسلامی تعلیم بھیجے تھے۔ (جب عیدی امین کے خلاف سازشیں کامیاب ہوگئیں) اور ان بچوں کے اخراجات یوگنڈا سے آنے بند ہوگئے اور ہمارے دینی اور اسلامی اداروں نے ان بچوں کی بولنی بند کردی، ہوسٹلوں سے انہیں نکال دیا گیا یہ بچے بے یار و مددگار ہوگئے۔ ان میں کافی بچوں کو مختلف جگہوں پر **adjust** کروانے والوں میں حاجی نواز صاحب کافی پیش پیش تھے۔

ایک دن میں حاجی محمد نواز صاحب کے پاس بیٹھا ہوا ان کے ایک ماہ میں قرآن حکیم پڑھانے کے طریقہ پر گفتگو کر رہا تھا۔ بات کچھ لمبی ہوگئی تو انہوں نے مجھے حضور سرور کائنات ﷺ اور ان کے زمانے کے واقعات، آپ ﷺ کی رشتہ داریاں اور وغیرہ وغیرہ کے متعلق کئی سالوں کی محنت کے بعد اکٹھی کی ہوئی شماریات اور معلومات دیکھائیں۔ جس پر میں عش عش کر اٹھا اور میرے منہ سے ایک فقرہ نکلا نواز صاحب ماشاءاللہ کیا بات ہے! مزہ آ گیا!

میں نے ان سے استفسار کیا! میں اسے پھر دیکھ سکتا ہوں؟

Marfat.com

انہوں نے کہا! جی ہاں

میں نے کہا! پڑھ سکتا ہوں۔

انہوں نے کہا! جی ہاں

میں نے کہا! اس کی کاپی کر کے اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟

انہوں نے کہا! جی ہاں

میں نے کہا! اس کو شائع کروا کے تقسیم کر سکتا ہوں۔

اس پر انہوں نے صرف جی ہاں ہی نہیں کہا بلکہ یہ بھی کہا کہ ملک صاحب میں آپ کو انکار نہیں کر سکتا۔

میں یہ ساری فائل بغل میں دبا کر گاڑی میں بیٹھ کر خوشی خوشی گھر واپس آ گیا۔ اس کے بعد اُن کی دی ہوئی معلومات میں قدرے کافی اضافہ بھی کیا گیا ہے جس کی information کیلئے مختلف کتابوں، نادر نسخہ جات سے استفادہ میں نے برخو ردار محمد علی یوسف کے ذمہ یہ کام لگایا، جنہوں نے کئی مہینوں کی تگ ودو کے بعد یہ معلومات اکٹھی کیں۔ میں ان سب حضرات کا جنہوں نے اس کام میں مجھے اپنی اراء اور مشوروں سے نوازا، شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یہ کام ابھی ادھورا ہے اس میں مزید معلومات درکار ہیں اور میری یہ درخواست ہے کہ جو اشخاص مزید معلومات فراہم کر سکیں، وہ مجھے کتاب کے پتہ پر بھجوا دیں۔ تا کہ آئندہ اشاعت میں اُسے بھی شامل کر دیا جائے۔ اس کتاب کا کوئی ہدیہ نہیں رکھا گیا ہے اور نہ ہی اسے چھپوانے کیلئے کسی سے کسی قسم کی کوئی مالی اعانت حاصل کی گئی ہے۔ اور نہ ہی کرنیکا ارادہ ہے۔ اس نیک کام کا ثواب اللہ تعالیٰ میرے مرحوم والدین

Marfat.com

اور بیٹی آمنہ کو پہنچائے۔

اس کتاب کے حقوق محفوظ نہیں ہیں۔ جو شخص چاہے اسکا حوالہ دیکر اسے استعمال کرسکتا ہے۔

امین!

آپ کا خیر اندیش

ڈاکٹر فرخ ملک

Marfat.com

فہرست

حصہ اول

رحمۃ العالمین ﷺ ..... ایک نظر میں

باب	صفحہ نمبر
☆ نسب نامہ حضرت محمد ﷺ	1
☆ رسول اللہ ﷺ کا خاندان	2
☆ حضرت عبداللہ کا ترکہ جو حضرت محمد ﷺ کو ملا	3
☆ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی مائیں اور بہن بھائی	4
☆ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف	5
☆ ایمان لانے والوں کے نام ترتیب وار	6
☆ مکہ کے رسول اللہ کے پڑوسی جو آپ ﷺ کو اذیت دیتے تھے	7
☆ حضرت محمد ﷺ پر تشدد کا ایک واقعہ اور تشدد کرنے والوں کا انجام	8
☆ ہجرتِ حبشہ	9
☆ مواخاتِ مکۃ المکرّمہ	10
☆ وہ افراد جنہوں نے شعب ابی طالب کو پارہ پارہ کیا	11
☆ شبِ ہجرت حضور ﷺ کو ختم کرنے کے ارادے سے آنیوالے	12

Marfat.com

باب	صفحہ نمبر
☆ ہجرتِ نبوی سے قبل حضور ﷺ کے قتل کی سازش تیار کرنیوالے	13
☆ شبِ ہجرت قتل کرنے کے ارادے سے آنیوالے	14
☆ پہلے یثربی مسلمان اور قبیلہ خزوج	15
☆ بیعتِ عقبہ اولیٰ	16
☆ سفرِ ہجرتِ نبوی	17
☆ شاہراہِ ہجرت	18
☆ ازواجِ مطہراتؓ	19
☆ اولادِ مبارک	20
☆ رسول اللہ ﷺ کے داماد، نواسے اور نواسیاں	21
☆ عشرہ مبشرہؓ	23
☆ عہد رسالت ﷺ میں مساجد مدینہ منورہ	24
☆ موذنینِ نبوی ﷺ	25
☆ قاصدین سرورِ کونین ﷺ	26
☆ محصلینِ عہد رسالت ﷺ	27
☆ پہریدارانِ رسالت ﷺ	30
☆ شعرائے کرام دربارِ رسالت ﷺ	31
☆ اسلحہ نبوی ﷺ	32

Marfat.com

باب	صفحہ نمبر
☆ سواری کے جانور	34
☆ مختلف امور بجالانے والا عملہ	35
☆ عمالِ نبوی ﷺ	36
☆ نقیبانِ رسالت ﷺ	37
☆ مدینہ میں نائبین	38
☆ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام	39
☆ کاتبانِ وحی	41
☆ حضور ﷺ کے محافظ	42
☆ وہ لوگ جن کی شکل وصورت حضور ﷺ سے ملتی تھی	43
☆ مفتیانِ عہدِ رسالت ﷺ	44
☆ مدینہ منورہ کے مختلف نام	45
☆ مسجدِ نبوی ﷺ	46
☆ جنت البقیع	48
☆ ہجرتِ نبوی ﷺ کے بعد مدینہ منورہ میں سب سے پہلے پیدا ہونے والے بچے	48
☆ ہجرتِ نبوی ﷺ کے بعد وفات پانے والے صحابہ کرامؓ	49
☆ مواخاتِ مدینہ	49

Marfat.com

باب		صفحہ نمبر
☆ مشہور منافقینِ مدینہ		52
☆ رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ کھانے		52
☆ وفود جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے		53
☆ نام غزواتِ نبوی ﷺ		55
☆ وہ غزوات جن میں کفار سے جنگ ہوئی		56
غزوات وسرایا نبوی ﷺ		
1. سریہ حضرت حمزہؓ	رمضان 1 ہجری	57
2. سریہ عبیدہؓ بن حارث	شوال 1 ہجری	58
3. سریہ سعدؓ بن ابی وقاص	ذی القعدہ 1 ہجری	59
4. غزوہ ابوا/ودان	صفر 1 یا 2 ہجری	60
5. غزوہ صفوان/بدالاولیٰ	ربیع الاول 2 ہجری	61
6. غزوہ بواط	ربیع الاول/ربیع الثانی 2 ہجری	62
7. غزوہ ذی العشیرۃ	جمادی الاول/جمادی الثانی 2 ہجری	63
8. سریہ عبداللہؓ بن جحش	رجب 2 ہجری	64
9. غزوہ بنی سلیم	رمضان 2 ہجری	65

Marfat.com

باب		صفحہ نمبر
10. غزوہ بدر	رمضان 2 ہجری	66
11. مہم عصماء		80
12. مہم سالم بن عمیر		80
13. غزوہ السفرع		81
14. محاصرہ بنوقینقاع	شوال 2 ہجری	82
15. غزوہ سویق	ذی الحجہ 2 ہجری	83
16. وادی عرنہ کی مہم	محرم 3 ہجری	84
17. غزوہ ذی امر/غطفان	محرم/ربیع الاول 3 ہجری	85
18. غزوہ بحران	ربیع الاخر 3 ہجری	86
19. سریہ زیدؓ بن حارث	جمادی الاخر 3 ہجری	87
20. غزوہ احد	شوال 3 ہجری	88
21. غزوہ حمرہ الاسد	3 ہجری	91
22. سریہ ابوسلمہؓ	محرم 4 ہجری	92
23. مہم عبداللہؓ بن انیس	محرم 4 ہجری	93
24. المیئہ بئر معونہ	صفر 4 ہجری	94
25. حادثہ رجیع	صفر 4 ہجری	95
26. غزوہ بنونضیر	ربیع الاول 4 ہجری	96

Marfat.com

باب		صفحہ نمبر
27. غزوہ ذات الرقاع	جمادی الثانی 4 ہجری	97
28. غزوہ نجد	ربیع الاخر یا جمادی الاول 4 ہجری	98
29. غزوہ بدر الصغریٰ	شعبان 4 ہجری	99
30. غزوہ دومتہ الجندل	ربیع الاول 5 ہجری	100
31. غزوہ مریسیع / بنی مصطلق	شعبان 5 ہجری	101
32. غزوہ احزاب	شوال 5 ہجری	102
33. غزوہ بنو قریظہ	ذیقعدہ 5 ہجری	104
34. مہم سلام بن ابی الحقیق	5 ہجری	105
35. سریہ محمدؓ بن مسلمہ	محرم 6 ہجری	106
36. غزوہ بنو لحیان	ربیع الاول / جمادی الاول 6 ہجری	107
37. سریہ عکاشہؓ	ربیع الاول 6 ہجری	108
38. سریہ ذوالقصہ اول	ربیع الاول / الاخر 6 ہجری	109
39. سریہ ذوالقصہ دوم	ربیع الاخر 6 ہجری	110
40. سریہ علیؓ بن ابی طالب	6 ہجری	111
41. سریہ زیدؓ بن حارث	6 ہجری	112
42. سریہ زیدؓ بن حارث الی العیص	6 ہجری	113

Marfat.com

باب		صفحہ نمبر
43. سریہ زیدؓ بن حارث الی الطرق	6ہجری	114
44. سریہ زیدؓ بن حارث الی الحسمی	جمادی الاخر 6ہجری	115
45. سریہ کرز بن جابر الی عرینہ	شوال 6ہجری	116
46. صلح حدیبیہ	6ہجری	117
47. غزوہ خیبر	محرم 7ہجری	118
48. غزوہ وادی القریٰ	7ہجری	120
49. خبر تیماء	7ہجری	121
50. سریہ حضرت ابوبکرؓ	7ہجری	121
51. سریہ حضرت عمرؓ بن الخطاب	شعبان 7ہجری	122
52. سریہ بشیرؓ بن سعد	شعبان 7ہجری	123
53. سریہ غالبؓ بن عبداللہ	رمضان 7ہجری	124
54. سریہ بشیرؓ بن سعد	7ہجری	125
55. عمرۃ القصاء	شوال 7ہجری	126
56. سریہ ابن ابی العوجاء	ذی الحجہ 7ہجری	126
57. سریہ غالبؓ بن عبداللہ	صفر 8ہجری	127
58. سریہ غالبؓ بن عبداللہ	صفر 8ہجری	128
59. سریہ شجاع بن وہب	ربیع الاول 8ہجری	129

Marfat.com

باب		صفحہ نمبر
60. سریہ ذات اطلاح	8ہجری	130
61. سریہ موتہ	جمادی الاول 8ہجری	131
62. سریہ خبط الی جہینہ	رجب 8ہجری	133
63. سریہ ابوقتادہ الی نج	شعبان 8ہجری	134
64. سریہ ابی قتادہ الی بطن اضم	رمضان 8ہجری	135
65. سریہ ابی حدرد الی الغابہ		136
66. فتح مکہ	رمضان 8ہجری	137
67. سریہ خالدؓ بن ولید	شوال 8ہجری	138
68. غزوہ حنین	8ہجری	139
69. غزوہ طائف	8ہجری	140
70. سریہ عینیہ بن حصن انفراری	محرم 9ہجری	141
71. سریہ قطبہ بن عامر	صفر 9ہجری	142
72. سریہ ضحاک بن سفیان	9ہجری	143
73. سریہ علقمہ بن مجزز	ربیع الاخر 9ہجری	144
74. سریہ علیؓ بن ابی طالب	ربیع الاخر 9ہجری	145
75. غزوہ تبوک	رجب 9ہجری	146
76. سریہ خالدؓ بن ولید	9ہجری	147

Marfat.com

77. سریہ خالدؓ بن ولید 9ہجری 148

حصہ دوم

حضرت یعقوبؑ.....ایک نظر میں

☆ حضرت یعقوبؑ.....ایک نظر میں 149

حصہ سوم

حضور ﷺ کا دوسری الہامی کتب میں ذکر

☆ عہدنامہ قدیم میں پیشینگوئیاں 166

☆ عہدنامہ جدید میں موجود بشارتیں 168

☆ بدھ مت کی مذہبی تحریروں میں پیشینگوئی 169

☆ پارسی مذہبی کتاب میں پیشینگوئی 170

☆ ہندوؤں کی ویدوں میں موجود بشارتیں 171

حصہ چہارم

☆ کردار کشی (Character Assassination) 209

Marfat.com

Marfat.com

نسب نامہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب (عامر) بن ہاشم (عمرو) بن عبدالحاف (مخیّرہ) بن قصی (زیدیایدید) بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر (لقب قریش) بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادبن اود بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن ازر بن ناحور بن سروج بن رعو بن فالح بن عبر بن سالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لامک بن متعشالح بن اخنوع بن یارد بن نہلانیل بن قینان بن انس بن شیث بن آدم

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان

حضرت عبدالمطلب کی اولاد

دادا	والد	والدہ	چچا	پھوپھیاں	نانا
حضرت عبدالمطلب	حضرت عبداللہ	حضرت آمنہ	حارث	ام الحکیم (بیضاوی)	حضرت وہب بن عبد مناف
			زبیر	برۃ	
			ابوطالب	عاتکہ	
			حمزہ	صفیہ	
			ابولہب	امیمہ	
			مقوم	اروی	
			غیداق		
			عباس		
			ضرار		

Marfat.com

قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف

نزول قرآن کی ابتدا:

10 اگست 610ء 21 رمضان المبارک بروز دوشنبہ

عمر شریف

(۱) قمری حساب سے 40 سال 6 ماہ 12 دن

(۲) شمسی حساب سے 39 سال 3 ماہ 22 دن

Marfat.com

ایمان لانے والوں کے نام ترتیب وار

1. حضرت خدیجہؓ
2. حضرت ابوبکر صدیقؓ
3. حضرت علیؓ
4. حضرت زید بن حارثہؓ
5. حضرت بلالؓ
6. حضرت عثمان غنیؓ
7. حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف
8. حضرت طلحہؓ بن عبید
9. حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح
10. حضرت ابوسلمہؓ بن عبدالاسد
11. حضرت ارقمؓ بن ابی ارقم
12. حضرت عثمانؓ بن مطعون

السابقون الاولون

1. حضرت عبیدہؓ بن حارث
2. حضرت سعیدؓ بن زید
3. حضرت فاطمہؓ بن خطاب
4. حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ
5. حضرت عائشہؓ بنت ابوبکرؓ
6. حضرت جنابؓ بن الارت
7. حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص
8. حضرت عبداللہؓ بن مسعود
9. حضرت مسعودؓ بن القاری
10. حضرت سلیطؓ بن عمر
11. حضرت حاطبؓ بن عمر
12. حضرت عیاشؓ بن ربیعہ
13. حضرت اسماءؓ زوجہ حضرت عیاش
14. حضرت خنیسؓ بن خزامہ

Marfat.com

15. حضرت عامرؓ بن ربیعہ 16. حضرت عبداللہؓ بن جحش

17. حضرت ابواحمدؓ بن جحش 18. حضرت جعفرؓ بن ابی طالب

19. حضرت اسماءؓ بنت عمیس زوجہ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب

20. حضرت حاطبؓ بن الحارث 21. حضرت قدامہؓ بن مظعون

22. حضرت عبداللہؓ بن مظعون

مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی جو آپؐ کو اذیت دیتے تھے

(۱) ابولہب (گھر بالکل متصل تھا)

(۲) حکم بن ابی العاص بن امیہ (مسلمان ہو گئے)

(۳) عقبہ بن ابی معیط

(۴) غدی بن حمراء ثقفی

(۵) ابن الاصد وھذلی

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تشدد کا ایک واقعہ اور تشدد کرنے والوں کا عبرت ناک انجام

(۱) ابوجہل

(۲) عتبہ بن ربیعہ

(۳) شیبہ بن ربیعہ

(۴) ولید بن عتبہ

(۵) امیہ بن خلف

(۶) عقبہ بن ابی معیط

(۷) عمارہ بن ولید

یہ ساتوں کفار ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ایک دن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپس میں مشورہ کر کے حضور کی گردن پر سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی۔ تا کہ آپ ﷺ کا دم گھٹ جائے۔ حضرت فاطمہؓ نے آ کر یہ اوجھڑی دور پھینکی۔ اوجھڑی لانے والا عقبہ بن ابی معیط تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی ''یا اللہ ان سے سمجھ لے''

روزِ بدر ساتوں مسلمانوں کے ہاتوں مارے گئے اور کنویں میں اکٹھے ڈالے گئے۔

Marfat.com

ہجرت حبشہ (اول) رجب ۵ھ نبوی/۶۱۵ء

تعداد=۱۲/۱۱مرد +۴خواتین=۱۶/۱۵افراد

(۱) حضرت عثمانؓ بن عفان سالارِ قافلہ (۲) حضرت ابوحذیفہؓ بن عتبہ

(۳) حضرت زبیر بن العوام (۴) حضرت مصعبؓ بن عمیر

(۵) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۶) حضرت ابوسلمہؓ بن عبدالاسد

(۷) حضرت عثمان بن غطعون جمحی (۸) حضرت عامرؓ بن ربیعہ

(۹) حضرت ابوسیرہؓ بن ابی اہم یا حضرت حاطبؓ بن عمرو

(۱۰) حضرت سہیلؓ بن بیضاء (۱۱) حضرت عبداللہ بن مسعود

(۱۲) (۱) حضرت رقیہؓ بنت محمد ﷺ زوجہ عثمان بن عفان

(۱۳) (۲) حضرت سہیلہؓ بنت سہیل بن عمرہ زوجہ ابوحذیفہؓ بن عتبہ

(۱۴) (۳) حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ زوجہ ابوسلمہؓ بن عبدالاسد

(۱۵) (۴) حضرت لیلہؓ بنت ابی حثمہ زوجہ عامرؓ بن ربیعہ

(۱۶) (۵) حضرت ام ایمنؓ

Marfat.com

مواخات مکۃ المکرّمہ

(۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .....حضرت علیؓ بن ابی طالب

(۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ.....حضرت عمر فاروقؓ

(۳) حضرت عثمانؓ بن عفان .....حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف

(۴) حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب .....حضرت زیدؓ بن حارثہؓ

(۵) حضرت زبیرؓ بن العوام.....حضرت ابن مسعودؓ

(۶) حضرت عبیدہؓ بن الحارث.....حضرت بلالؓ

(۷) حضرت مصعبؓ بن عمیر.....حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

(۸) حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح.....حضرت سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہ

(۹) حضرت سعدؓ بن ابی زید.....حضرت طلحہ بن عبیداللہ

Marfat.com

وہ افراد جنہوں نے صحیفہ محاصرین (وہ دستاویز جس کے ذریعے مسلمانوں کا معاشی بائیکاٹ کیا) شعبِ ابی طالب کو پارہ پارہ کیا۔

۱۔ ہشامؓ بن عمرو بن حارث (اس کی ابتدا کی مشرف بہ اسلام ہوئے)
۲۔ زبیرؓ بن ابی امیہ (مشرف بہ اسلام ہوئے)
۳۔ مطعم بن عسری
۴۔ ابوالبختری بن ہشام
۵۔ زرعہ بن الاسود
۶۔ عسریؓ بن قیس (مشرف بہ اسلام ہوئے)
۷۔ سہیلؓ بن بیضاء (مشرف بہ اسلام ہوئے)

Marfat.com

شبِ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کرنے کے ارادے سے کاشانۂ رسالت پر حملہ کرنے والے

۱۔ الحکم بن العاص

۲۔ عقبہ بن ابی معیط

۳۔ نضر بن حارث

۴۔ امیہ بن خلف

۵۔ زمعہ بن اسود

۶۔ ابوالہیثم

۷۔ ابوجہل

Marfat.com

ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل حضور نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کی تجویز پیش کرنے کے موقع پر اکٹھے ہونے والے کفارِ مکہ

	نام	قبیلہ
۱۔	ابوجہل بن ہشام	بنی مخزوم
۲۔	امیہ بن خلف	بنی جمح
۳۔	ابوسفیان بن حرب	بنی شمس
۴۔	عتبہ بن ربیعہ	بنی شمس
۵۔	شیبہ بن ربیعہ	بنی شمس
۶۔	طعیمہ بن عسری	بنونوفل بن عبد مناف
۷۔	جبیر بن مطعم	بنونوفل بن عبد مناف
۸۔	حرث بن عامر بن نوفل	بنونوفل بن عبد مناف
۹۔	نضر بن حارث بن کلدہ	بنی عبدالدار بن قصی
۱۰۔	ابوالبختری بن ہشام	بنی اسد بن عبدالغری
۱۱۔	زمعہ بن اسود بن مطلب	بنی اسد بن عبدالغری
۱۲۔	حکیم بن حزام	بنی اسد بن عبدالغری
۱۳۔	منبہیہ بن حجاج	بنی سہم
۱۴۔	سنبہ بن حجاج	بنی سہم

Marfat.com

شب ہجرت ۱۴ صفر ۱۴ نبوی۔ ستمبر 622ء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان کا گھیراؤ کر کے آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آنے والے

نمبر شمار	نام
۱۔	ابوجہل (عمرو) بن ہشام
۲۔	حکم بن عاص
۳۔	عقبہ بن ابی معیط
۴۔	نضر بن حارث
۵۔	امیہ بن خلف
۶۔	زمعہ بن الاسود
۷۔	طعیمہ بن عدی
۸۔	ابولہب
۹۔	ابی بن خلف
۱۰۔	بنیہ بن الحجاج
۱۱۔	منبہ بن الحجاج

Marfat.com

پہلے یثربی مسلمان (تعداد=۶) منیٰ کی گھاٹی میں ایمان لائے اور سب کا تعلق خزرج کے مختلف قبیلوں سے تھا۔

نمبر شمار	نام	قبیلہ
۱۔	حضرت اسعدؓ بن زرارہ	بنی بخار
۲۔	حضرت عوفؓ بن حارث بن رفاعہ (ابن عفراء)	بنی بخار
۳۔	حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان	بنی زریق
۴۔	حضرت قطبہؓ بن عامر بن حدیدہ	بنی سلمہ
۵۔	حضرت عقبہؓ بن عامر بن نابی	بنی حرام بن کعب
۶۔	حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن رئاب	بنی عبید بن غنم

Marfat.com

بیعت عقبہ اولیٰ ذی الحجہ سنہ 12 نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمطابق جولائی 621ء بمقام منیٰ (مکۃ المکرّمہ) کل 12 افراد جن میں سے 5 پچھلے برس بھی حضور ﷺ سے مل کر ایمان لائے تھے۔

پچھلے سال بھی آنے والے افراد

نمبر شمار	نام	قبیلہ	شاخ
۱۔	حضرت اسعدؓ بن زرارہ	خزرج	بنی بخار
۲۔	حضرت عوفؓ بن رفاعہ (ابن عفراء)	خزرج	بنی بخار
۳۔	حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان	خزرج	بنی زریق
۴۔	حضرت قطبہؓ بن عامر بن حدیدہ	خزرج	بنی سلمہ
۵۔	حضرت عقبہؓ بن عامر نابی	خزرج	بنی طرم بن کعب

پہلی دفعہ آنے والے افراد

۶۔	حضرت معاذؓ بن الحارث ابن عفراء	خزرج	بنی بخار
۷۔	حضرت ذکوان بن عبدالقیس	خزرج	بنی زریق
۸۔	حضرت عبادہؓ بن صامت	خزرج	بنی غنم
۹۔	حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ	خزرج	بنی غنم کے حلیف
۱۰۔	حضرت عباسؓ بن عبادہ بن نضلہ	خزرج	بنی سالم
۱۱۔	حضرت ابوالہیثم بن التیہان	اوس	بنی عبدالاشہل

Marfat.com

۱۲۔	حضرت عویم بن ساعدہ	اوس	بنی عمرو بن عوف

سفر ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آغازِ سفر از مکۃ المکرمہ:

۲۷ صفر ۱۴ سنہ نبوی، درمیانی شب 13-12 دسمبر 622ء، بروز جمعہ

قیامِ غارِ ثور:

۲۷، ۲۸، ۲۹ صفر ۱۴ نبوی

15,14,13 ستمبر 622ء بروزِ جمعہ، ہفتہ، اتوار

آمدِ مدینۃ المنورۃ:

۱۲ ربیع الاول ۱۴ نبوی

Marfat.com

مکہ.....زیرین عسفان.....زیرین امج.....قدید.....اخرار.....ثنیۃ المرۃ.....لقف.....بیابانِ لقف.....بیابانِ مجاح.....مجاح.....ذوالخضوین.....وادی ذی کشر.....جداجد.....اجرد.....بیابانِ تعہن.....وادی وسلم.....عبابید.....فاجہ.....عرج.....رکوبہ.....ثنیۃ العائر.....وادی رئم.....قبا

ہجرتِ مدینۃ المنورہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ پہنچنے کے بعد اہلِ بیعت کے مندرجہ ذیل افراد حضرت عبداللہؓ بن ابی بکرؓ کے ہمراہ مدینہ آئے۔ آلِ ابی بکرؓ بھی ساتھ تھے۔

۱۔ ام المؤمنین حضرت سودہؓ

۲۔ حضرت فاطمہ زہراؓ

۳۔ حضرت ام کلثومؓ

۴۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ

۵۔ حضرت ام ایمنؓ

۶۔ حضرت عائشہؓ۔ (آلِ ابوبکرؓ میں تھیں)

☆ حضرت زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوالعاصؓ کے پاس رہ گئیں۔ حضرت ابوالعاصؓ جو ابھی ایمان نہ لائے تھے نے آنے نہیں دیا۔ وہ

Marfat.com

جنگ بدر کے بعد تشریف لا سکیں۔

ازواجِ مطہرات (رسول اللہ ﷺ کی بیویاں)

نمبر شمار	نام
۱۔	حضرت خدیجہؓ بنت خویلد
۲۔	حضرت سودہؓ بنت زمعہ
۳۔	حضرت عائشہ صدیقہؓ بنت ابوبکر
۴۔	حضرت حفصہؓ بنت عمر
۵۔	حضرت زینبؓ بنت خزیمہ
۶۔	حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ
۷۔	حضرت جویریہؓ بنت حارث
۸۔	حضرت زینبؓ بنت جحش
۹۔	حضرت ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان
۱۰۔	حضرت صفیہؓ بنت حیی بن اخطب
۱۱۔	حضرت میمونہؓ بنت حارث
۱۲۔	حضرت ماریہؓ قبطیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کا انتقال ہوگیا تھا حضور ﷺ کے وصال کے وقت باقی امہات

Marfat.com

المؤمنین موجود تھیں۔

اولادِ مبارک (صاحبزادے اور صاحبزادیاں)

صاحبزادے جن کا انتقال چھوٹی عمر میں حضورؐ کی زندگی ہی میں ہوا

	والدہ
۱۔ حضرت ابراہیم	حضرت ماریہؓ قبطیہ
۲۔ حضرت طاہرؓ۔ حضرت طیبؓ۔ حضرت عبداللہ	حضرت خدیجہؓ
۳۔ حضرت قاسم	حضرت خدیجہؓ

چار صاحبزادیاں..... حضورؐ کے وصال کے وقت صرف حضرت فاطمہؓ زندہ تھی

۱۔ سیدہ زینبؓ	حضرت خدیجہؓ
۲۔ سیدہ رقیہؓ	حضرت خدیجہؓ
۳۔ سیدہ ام کلثوم	حضرت خدیجہؓ
۴۔ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا	حضرت خدیجہؓ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد۔نواسے۔نواسیاں

نام=حضرت زینبؓ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاوند=حضرت ابوالعاصؓ بن ربیع بن عبدالغری بن عبدشمس بن عبدمناف

اولاد=ایک فرزند۔ایک بیٹی

فرزند=حضرت علیؓ بن ابوالعاص

بیٹی=حضرت امامہؓ بنت حضرت زینبؓ وحضرت ابوالعاص

نام=حضرت رقیہؓ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاوند=حضرت عثمانؓ بن عفان

اولاد=ایک فرزند

فرزند=حضرت عبداللہؓ بن عثمان

نام=حضرت ام کلثوم بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاوند=حضرت عثمان بن عفانؓ

اولاد=کوئی نہیں تھی۔

Marfat.com

نام = حضرت فاطمہؓ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاوند = حضرت علیؓ بن ابی طالب

اولاد = تین فرزند۔ دو بیٹیاں

فرزند = حضرت حسنؓ۔ حضرت حسینؓ۔ حضرت محسنؓ

بیٹیاں = حضرت ام کلثومؓ بنت فاطمۃ الزہرا۔ حضرت زینبؓ بنت فاطمۃ الزہرا،

نوٹ = حضرت ام کلثوم بنت فاطمۃ الزہرا کا پہلا نکاح حضرت عمر فاروقؓ سے ہوا ؟

۴۸۴۱۳

Marfat.com

عشرہ مبشرہؓ

وہ دس صحابیؓ جن کو ایک مرتبہ جنت کی بشارت دی گئی

۱۔ حضرت ابوبکرؓ

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ

۳۔ حضرت عثمان غنیؓ

۴۔ حضرت علی المرتضیٰ

۵۔ حضرت زبیرؓ بن العوام

۶۔ حضرت طلحہؓ بن عبیداللہؓ

۷۔ حضرت سعید بن زیدؓ

۸۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوفؓ

۱۰۔ حضرت عبیدہ بن جراحؓ

Marfat.com

عہد رسالت میں مساجدِ مدینہ منورہ

۱۔ مسجد نبوی

۲۔ مسجدِ بنوعمرو

۳۔ مسجدِ بنوساعدہ

۴۔ مسجد بنوعبید

۵۔ مسجدِ بنوزریق

۶۔ مسجد بنوسلمہ

۷۔ مسجدِ بنوغفار

۸۔ مسجدِ بنواسلم

۹۔ مسجد بنوجہینہ

۱۰۔ مسجد بنوبیاضہ

Marfat.com

موذنین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مدینۃ المنورہ:

۱۔حضرت بلالؓ بن رباح ۲۔حضرت عمرو بن ام مکتوم قرشی العاریؓ (نابینا)

قبا:

۳۔حضرت سعد القراظؓ

مکہ معظمہ:

۴۔حضرت ابو محذورہ اوس بن مغیرہ بن نجمیؓ

نوٹ: حضرت سفینہ ابو عبدالرحمٰنؓ اور حضرت رباحؓ بن اسود کا نام بھی موذنین میں آتا ہے یہ دونوں صحابیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

Marfat.com

قاصدینِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

	اسماءِ گرامی	کن کی طرف بھیجا گیا
۱۔	حضرت عثمان بن عفانؓ	قریش مکہ کی طرف
۲۔	حضرت وحیہ بن خلیفہ کلبیؓ	ہرقل قیصر روم
۳۔	حضرت حاطب بن ابی بلتعہ الخمیؓ	مقوقش شاہِ مصر
۴۔	حضرت عمرو بن امیہ القمریؓ	نجاشی شاہِ حبش
۵۔	حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمیؓ	خسرو پرویز شاہ ایران
۶۔	حضرت شجاع بن وہب الاسدیؓ	حارث ابی شمر شاہ غسان
۷۔	حضرت سلیط بن عمروؓ	ہوزہ بن علی اوثمامہ بن اثال
۸۔	حضرت عمرو بن العاص السہمیؓ	جیفر بن الجلندی اور عبد ابن الجلندی الازدی رئیسانِ عمان
۹۔	حضرت علاء بن الحفریؓ	منذر بن ساوی حاکم بحرین
۱۰۔	حضرت مہاجر بن ابی امیہ مخزومیؓ	حارث بن کلال حمیری
۱۱۔	حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ	یمن
۱۲۔	حضرت معاذ بن جبلؓ	یمن
۱۳۔	حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ	ذوالکلاع اطمیری
۱۴۔	حضرت عیاش بن ربیعہ المخزومیؓ	حارث سروع اور نعیم بن عبد الکلال

Marfat.com

۱۵۔	حضرت حارث بن عمیرؓ	بصری کے حاکم

محصلینِ عہد رسالت ﷺ

جن کو مختلف قبائل اور علاقوں کے انتظام پر مقرر فرمایا گیا۔ جو جزیہ، صدقات اور زکوٰۃ اکٹھے کرتے تھے:

	اسمائے گرامی	قبائل وعلاقے
۱۔	حضرت صفوان بن صفوانؓ	بنوعمرو
۲۔	حضرت عدیؓ بن حاتم	بنوطے، بنواسد
۳۔	حضرت عمر فاروقؓ	مدینہ منورہ
۴۔	حضرت ابوجہم بن حذیفہؓ	بنولیث
۵۔	حضرت بریدہ بن حضیب السلمیؓ	بنوعقاروا سلم
۶۔	حضرت عباد بن بشرؓ	بنوسلیم وعزینہ
۷۔	حضرت ضحاک بن سفیانؓ	بنوکلاب
۸۔	حضرت رافعؓ بن مکیث جہنی	بنوجہینہ
۹۔	حضرت قیس بن عاصمؓ تمیمی	بنوسعد (تمیم)
۱۰۔	حضرت عمرو بن العاصؓ	بنوفزارہ
۱۱۔	حضرت بسر بن سفیانؓ	(بسر سفیان) بنوکعب
۱۲۔	حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ	شجران
۱۳۔	حضرت عبداللہ بن رواحہؓ	خیبر

Marfat.com

۱۴۔	حضرت زیاد بن لبیدؓ	حضرت موت
۱۵۔	حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ	یمن (مآرب)
۱۶۔	حضرت عمرو بن سعید بن العاصؓ	یتماً
۱۷۔	حضرت ابان بن سعیدؓ	بحرین
۱۸۔	حضرت عبداللہ بن لیثؓ	بنوذیبان
۱۹۔	حضرت المحاجر بن ابی امیہ مخزومیؓ	صنعاء
۲۰۔	حضرت علیؓ بن ابی طالب	بخران
۱۲۔	حضرت یزیدؓ بن الحصین	اسلم وغفار
۲۲۔	حضرت معاذؓ بن جبل انصاری	بخران
۲۳۔	حضرت عبداللہؓ بن زید انصاری	رخمیر
۲۴۔	حضرت مالکؓ بن عبارہ ہمدانی	=
۲۵۔	حضرت عقبہؓ بن نمر ہمدانی	=
۲۶۔	حضرت مالکؓ بن مرہ (مرارہ) ہمدانی الحادی	=
۲۷۔	حضرت عامرؓ بن شہر ہمدانی	ہمدان (یمن)
۲۸۔	حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص	بخران، زبید کے درمیان علاقہ
۲۹۔	حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ تمیمی	عکّ اور اشعر
۳۰۔	حضرت یُعلیٰؓ بن امیہ تمیمی	جَند (یمن)
۳۱۔	حضرت عمروؓ بن خزم انصاری	بخران
۳۲۔	حضرت عکاشہؓ بن ثور غوثی	متکاسک
۳۳۔	حضرت ابوسفیانؓ بن حرب	بخران

Marfat.com

۳۴۔	حضرت الاعلیٰؓ بن حضرمی	بحرین
۳۵۔	حضرت الاقرع بن حابس تمیمی	بحرین
۳۶۔	حضرت ولیدؓ بن عقبیٰ بن ابی معیط	المصطلق
۳۷۔	حضرت مالک بن نویرہ	تمیم
۳۸۔	حضرت زہرقانؓ بن بدر تمیمی	بنو حنظلہ
۳۹۔	حضرت کعبؓ بن مالک انصاری	اسلم وغفار
۴۰۔	حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام	کعب
۴۱۔	حضرت ابن لتبیہ ازدی	ذیبان
۴۲۔	حضرت عیینہ بن حصن خزاری	تمیم
۴۳۔	حضرت خضاعیؓ بن عمرو	اسد

Marfat.com

پہریدارن رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوہ بدر	حضرت سعدؓ بن معاذ	(رات کے وقت)
	حضرت ابوبکر صدیقؓ	(دن کے وقت)
غزوہ احد	حضرت محمدؓ بن مسلمہ	
	حضرت ذکوانؓ بن عبد قیس	
غزوہ خندق	حضرت زبیرؓ بن عوام	
غزوہ خیبر اور وادی القریٰ	حضرت عبادؓ بن بشر	
	حضرت سعدؓ بن ابی وقاص.	
	حضرت ابوایوبؓ انصاریؓ	
	حضرت بلالؓ	
آستانۂ نبوی	حضرت ربیعہؓ کعب بن اسلمی	
ازواج مطہرات کی حفاظت	حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف	

Marfat.com

شعرائے کرام دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ حضرت حسانؓ بن ثابت

۲۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ

۳۔ حضرت کعبؓ بن مالک

۴۔ حضرت طفیلؓ بن عمرو دوسی

Marfat.com

اسلحہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تلواریں 9 عدد

۱۔ماثور ۲۔الحصب (قضیب)

۳۔قلحی ۴۔النبار

۵۔الحتف (حیف) ۶۔الرسوب

۷۔المخزم ۸۔ذوالفقار

۹۔صمصامہ

زرہیں 7 عدد

۱۔ذات الفضول ۲۔ذات الوشاح

۳۔السوریہ ۴۔فضہ

۵۔ذات الحواشی ۶۔النبراء

۷۔الحزنق

کمانیں 4 عدد

۱۔الزوراء ۲۔الروحاء

۳۔الصفراء ۴۔البیضاء

Marfat.com

۵۔الکتوم ۶۔شوخظ

ڈھالیں 2 عدد

۱۔الزلوق ۲۔الفسق

نیزے

(بڑے) ۱۔المثنیٰ ۲۔المنعری

(چھوٹے) ۱۔النبجہ ۲۔البیضاء

۳۔الغزہ ۴۔اطہر

۵۔النمر

Marfat.com

سواری کے جانور

گھوڑے 7 عدد

۱۔سکب ۲۔لحیف

۳۔شجاء/سنجہ ۴۔ظرب/اظرف

۵۔لزاز ۶۔رتجز

۷۔الورد

خچر 5 عدد

۱۔دلدل ۲۔نضہ

۳۔صاحب ایلہ کا تحفہ ۴۔دومۃ الجندل کے حکمران کا تحفہ

۵۔نجاشی شاہ حبش کا تحفہ

گدھے 3 عدد

۱۔یحفور۔مقوقس شاہِ مصر کا تحفہ ۲۔فروۃ۔الجذامی نے ہدیۃً دیا۔

۳۔حضرت سعد بن عبادہ الخزرمی نے ہدیۃً دیا۔

اونٹ 3 عدد

۱۔القصویٰ ۲۔غضبا ۳۔جدعاء

Marfat.com

مختلف امور بجالانے والا عملہ

خدام خاص:

۱۔ حضرت انسؓ بن مالک ۲۔ حضرت ابوذرؓ غفاری

۳۔ حضرت بلالؓ

امور خانہ داری کے انچارج:

حضرت بلالؓ

مہر بردار:

۱۔ حضرت معیقیبؓ ۲۔ حضرت حنظلہؓ بن ربیع

مسواک اور وضو نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انچارج:

۱۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود

صاحب النعل (جوتے والے): حضرت عبداللہؓ بن مسعود

صاحب الوساوۃ (تکیہ بردار): حضرت عبداللہؓ بن مسعود

عصا بردار و نیزہ بردار:

۱۔ حضرت بلالؓ ۲۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچروں کے نگران:

حضرت عقبہؓ بن عامر جہنی انصاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کے نگران:

حضرت اسقعؓ بن شرباع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹ چرانے والے:

Marfat.com

عمال (گورنر) نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

	اسمائے گرامی	علاقے
۱۔	حضرت باذان بن ساسانؓ	والیٔ یمن
۲۔	حضرت ابوسفیان بن حربؓ	والیٔ نجران
۳۔	حضرت شہر باذانؓ	والیٔ صنعاء
۴۔	حضرت یزید بن ابوسفیانؓ	والیٔ تیماء
۵۔	حضرت علاء بن الحضرمیؓ (الاعلیؓ بن حضرمی)	والیٔ بحرین
۶۔	حضرت عتاب بن اسد	والیٔ مکہ
۷۔	حضرت علی بن ابوطالبؓ	والیٔ اخماس یمن
۸۔	حضرت معاذ بن جبلؓ	والیٔ جند
۹۔	حضرت خالد بن سعیدؓ	والیٔ صنعا
۱۰۔	حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ	والیٔ تارب
۱۱۔	حضرت مہاجر بن ابی امیہ مخزومیؓ	والیٔ کندہ
۱۲۔	حضرت زیاد بن لبیدؓ	والیٔ حضرموت
۱۳۔	حضرت عمرو بن العاصؓ	والیٔ عمان

Marfat.com

نقیبانِ رسالت (پیغامِ رسالت پہنچانے والے)

ہجرت سے قبل حضور ﷺ نے بارہ اصحاب کو مدینہ میں نقیب بنایا۔ یہ سب قبائل کے رؤسا تھے۔ ان میں نو خزرج اور تین اوس سے تعلق رکھتے تھے۔

۱۔ حضرت اسید بن حضیرؓ

۲۔ حضرت ابوالہیثم بن التیانؓ

۳۔ حضرت سعد بن تشیبہؓ

۴۔ حضرت سعد بن زرارہؓ

۵۔ حضرت سعد بن ایلیحؓ

۶۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ

۷۔ حضرت سعد بن عبادہؓ.

۸۔ حضرت منذر بن عمروؓ

۹۔ حضرت براء بن معرورؓ

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ

۱۱۔ حضرت عبادہ بن الصامتؓ

۱۲۔ حضرت رافع بن مالکؓ

Marfat.com

مدینہ میں نائبین

	اسمائے گرامی	موقع
۱۔	حضرت سعد بن عبادہ الخزرمیؓ	غزوہ ابوا
۲۔	حضرت سعد بن معاذ الاوسیؓ	غزوہ بواط
۳۔	حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسدؓ	غزوہ عشیرہ
۴۔	حضرت زید بن حارثؓ	غزوہ سفوان
۵۔	حضرت ابوالہابہ بشیر بن عبدالمنذرؓ	غزوہ بدر
۶۔	حضرت ابن مکتومؓ	غزوہ بنوسلیم
۷۔	حضرت ابوالہابہ بشیر بن عبدالمنذرؓ	غزوہ بنوقینقاع
۸۔	حضرت ابوالہابہ بشیر بن عبدالمنذرؓ	غزوہ سویق
۹۔	حضرت عثمان بن عفانؓ	غزوہ بنوغطفان
۱۰۔	حضرت ابن مکتومؓ	غزوہ بحران
۱۱۔	حضرت ابن مکتومؓ	غزوہ احد
۱۲۔	حضرت عثمان بن عفانؓ	غزوہ ذات الرقاع
۱۳۔	حضرت عبداللہ بن عبداللہ	غزوہ بدرالصغریٰ
۱۴۔	حضرت سباح بن عرطفہ الخفاریؓ	غزوہ دومتہ الجندل
۱۵۔	حضرت ابوذر غفاریؓ	غزوہ بنومصطلق
۱۶۔	حضرت نمیلہ بن عبداللہ	غزوہ خیبر

Marfat.com

۱۷۔	حضرت ابورہم کلثوم بن حصین غاریؓ	فتح مکہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام

زیدؓ بن حارث	ابورافع اسلم
ثوبان ابوعبداللہ	ابوکبشہ
سقران (صالح)	رباح بن اسود
یسار	مدغم
ذکوان	افلح
ابومویہبہ	آئسہ ابومسروح
خمیرہ بن ابی خمیرہ	عبیداللہ بن ابی اسلم
عبید بن عبدالغفار	فضالۃ الیمانی
ابوعیب احمر	اسامہ بن زید
ایمن بن ام ایمن	زید بن بولا
سابق	سالم
سلمان فارسی	مہران
ابوعبدالرحمٰن	نافع
واقد	ابواثیلہ
ابوالاحمر	ابوالسمیح
ابوعبید	حنین

Marfat.com

بدر	حاتم
باذام	دوس
رُذیفع	سعدؓ
سعید	غیلان
کریب	محمد
تابیہ	کحول
نہیک	نفیع بن مسروح ابوبکرہ
دردان	ابوصفیہ
ابوقیلہ	ابوالقیط
اسفینہ ابوعبدالرحمٰن / سفینہ	ذیفع ابوموہبیہ
مابور	

Marfat.com

کاتبانِ وحی

حضرت ابوبکر صدیقؓ

حضرت عمر فاروقؓ

حضرت عثمان غنیؓ

حضرت علی مرتضیٰؓ

ابی بن کعبؓ (مدینہ میں سب سے پہلے اور قرآن کی آخری وحی کے کاتب)

حضرت زید بن ثابت انصاریؓ

حضرت معاویہؓ بن ابوسفیانؓ

حضرت حنظلہ بن الربیع الاسیدیؓ

حضرت ابان بن سعیدؓ

حضرت خالد بن سعید العاصؓ

حضرت علاء بن حضرمیؓ

حضرت شرجیلؓ بن حسنہ (حبشہ میں سب سے پہلے کاتبِ وحی)

حضرت عبداللہؓ بن سہیل بن عمرو قرشی

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ

سعد بن ابی وقاصؓ

سعد بن معاذؓ

عباد بن بشیرؓ

ابو ایوب انصاریؓ

ذکوان بن عبد قیس انصاریؓ

محمد بن مسلمہ انصاریؓ

بلال بن رباحؓ

Marfat.com

وہ لوگ جن کی شکل وصورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی تھی

۱۔ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ

۲۔ حضرت حسن بن علیؓ

۳۔ حضرت قثم بن عباسؓ

۴۔ حضرت ابوسفیان بن حارثؓ

۵۔ حضرت سائب بن عبیدؓ

۶۔ حضرت مسلم بن معتبؓ

۷۔ حضرت کالبس بن ربیعہ بن مالک انصاریؓ

۸۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر

Marfat.com

مفتیان عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ

۳۔ حضرت عثمان غنیؓ

۴۔ حضرت علی المرتضیٰؓ

۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

۶۔ حضرت ابی بن کعبؓ

۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

۸۔ حضرت معاذ بن جبلؓ

۹۔ حضرت عمار بن یاسرؓ

۱۰۔ حضرت حذیفہؓ

۱۱۔ حضرت زید بن ثابتؓ

۱۲۔ حضرت ابوالدرداءؓ

۱۳۔ حضرت سلمانؓ

۱۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ

Marfat.com

مدینہ منورہ کے مختلف نام

اَلْحَبِیْبَۃ

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ

قُبَّۃُ الْاِسْلَام

اَلشَّافِیَۃ

طَابَۃ

طَیِّبَۃ

طَیْبَۃ

اَلْعَاصِمَۃ

اَلْغَرَّاء

اَلْمُبَارَکَۃ

اَلْمُحِبَّۃ

اَلْمَحْبُوْبَۃ

اَلْمَدِیْنَۃ

اَلْمُحَبَّبَۃ

Marfat.com

مسجد نبوی ﷺ

۱۔مقام: جہاں پر قصوا (وہ اونٹنی جس پر سرور کائنات ﷺ سوار تھے) بیٹھی۔

۲۔میدان کا نام: مربد (کھلا میدان) یہاں کھجوریں خشک ہوتی تھیں۔

۳۔مالکان: دو دربِ یتیم بچے حضرت سہلؓ و حضرت سہیلؓ بن رافع بن ابی عمرو بن عائز (بنی نجار سے تعلق تھا)۔

۴۔طے شدہ قیمت: سونے کے دس دینار۔

۵۔ادائیگی: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے۔

۶۔اینٹوں کی مٹی: اَلْنُخَیْبَہ (حضرت ایوب انصاریؓ کے کنویں کی ایک طرف کی مٹی سے یہ اینٹیں بنائی گئیں۔

۷۔اینٹ بنانے والا ماہر: طلق بن علی (حضرموت کا رہنے والا)

۸۔ساخت: دیواریں مٹی کی اینٹوں کی۔ستون کھجور کے تنوں کے۔چھت کھجور کی لکڑی اور کھجور کے پتوں کے۔

۹۔چھت کی اونچائی: ہاتھ اونچا کرنے سے چھت کو لگ جاتا تھا۔

۱۰۔مسجد کے ساتھ رہائش: نو حجرے یکے بعد دیگرے تعمیر ہوئے۔

۱۱۔پہلا حجرہ+دوسرا حجرہ: حضرت سودہؓ بنت زمعہ آپ ﷺ کی زوجیت میں

Marfat.com

تھیں۔ان کے لیے پہلا حجرا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کیلئے دوسرا حجرہ تعمیر ہوا۔رخصتی سے پہلے دوسرا حجرہ تعمیر کرلیا گیا۔

۱۲۔حجرات کی ساخت:

(۱)چار حجرے ایسے جن کی بیرونی دیواریں کچی اینٹوں کی اور اندرونی کمروں کی دیواریں کھجور کی ٹہنیوں کو جوڑ کر بنائی گئی تھیں۔

(۲)پانچ حجرے ایسے تھے جن کی بیرونی دیواریں بھی کھجور کی ٹہنیوں کو جوڑ کر بنائی گئی تھیں۔دیواروں کے اوپر مٹی کی لپائی کی گئی تھی۔

(۳)دروازوں پر بالوں سے بنے ہوئے ٹاٹ آویزاں تھے۔

(۴)چھت کھجور کے تنوں کی شہتیر اور ساتھ کھجور کی ٹہنیاں جوڑ کر مٹی کے گارے کی لپائی کی گئی تھی۔

(۵)ولید بن مالک کے دورِ حکومت تک یہ حجرات اسی حالت میں تھے ولید نے ان کو منہدم کروایا۔

۱۳۔دورِ رسالت ﷺ اور دورِ خلفائے راشدینؓ:

(۱)مسجد پہلے عہد رسالت ﷺ میں تعمیر ہوئی۔

(۲)عہد صدیقیؓ میں دوبارہ تعمیر ہوئی بالکل ویسے ہی جیسے عہد رسالت میں تھی۔

(۳)عہد فاروقی میں جب دوبارہ تعمیر ہوئی تو وہی سامان استعمال کیا گیا مگر رقبہ بڑھا دیا گیا۔

(۴)عہد عثمانیؓ میں رقبہ بھی بڑھایا گیا اور مسجد کی اینٹیں پتھروں پر نقش و نگار کھدے ہوئے تھے دیواریں چننے کے لیے مٹی کے گارے کی بجائے چونہ استعمال ہوا اور چھت ساگوان لکڑی کی بنائی گئی۔

Marfat.com

مسجد نبوی کی زمین دو حصوں میں خریدی گئی۔ پہلے حصے کی زمین کا معاوضہ رحمۃ العالمین ﷺ کے حکم سے حضرت ابوبکرؓ نے ادا کیا۔ اسی رقبہ پر حضرت عمرؓ نے مسجد کی دوبارہ تعمیر کروائی۔ بقایا تفصیل پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

اس کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے اسی مسجد سے ملحقہ زمین خرید کر مسجد نبوی کی زبردست ایکسٹینشن کروائی اور یہ ایکسٹینشن اپنے ستونوں کے رنگ سے عیاں ہے۔

جنت البقیع

جنت البقیع کی زمین بھی حضرت عثمان غنیؓ نے بذاتِ خود خرید کر برائے قبرستان مومنین وقف کر دی اور آج اس قبرستان میں حضرت عثمان غنیؓ سے لیکر بہت سے صحابہ کرامؓ، حضور ﷺ کی بیگماتؓ، حضرت علیؓ کے خاندان کے بہت سے افراد یعنی امام حسنؓ، ان کی اولاد اور حضرت فاطمہؓ اور ان کی ہمشیرگان مدفون ہیں۔ اگر یہ تینوں خدانا خواستہ مسلمان نہ ہوتے تو نہ ہی ان کی خریدی ہوئی زمینوں پر مسجد نبوی جیسی متبرک مسجد بنائی جا سکتی تھی اور نہ ہی وہاں نماز پڑھی جا سکتی تھی۔ کیونکہ مسجد کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

یہی بات جنت البقیع پر فٹ آتی ہے۔ اگر حضرت عثمان غنیؓ (توبہ نعوذ باللہ) مسلمان نہ ہوتے تو عالم اسلام کی برگزیدہ ہستیاں یہاں مدفون نہ ہوتیں۔ حضور ﷺ کے گردونواح سب لوگ مومن اور راست گو تھے۔

ہجرت نبوی ﷺ کے بعد مدینہ منورہ میں سب سے پہلے پیدا ہونے والے بچے

۱۔ حضرت عبداللہؓ بن زبیر (مہاجرین اور مجموعی طور پر سب سے پہلے)

۲۔ حضرت نعمانؓ بن بشیر (انصار میں سب سے پہلے)

Marfat.com

ہجرت نبوی ﷺ کے بعد وصال پانے والے صحابہ کرامؓ

ا۔ حضرت ابو امامہ اسعدؓ بن زرارہ (انصار بنی نجار سے تعلق، مجموعی طور پر سب سے پہلے وصال ہوا)

۲۔ حضرت کلثومؓ بن الہدم (انصار بنی اوس میں سب سے پہلے)

مواخات مدینہ

مہاجرین	انصار
ا۔ نبی کریم ﷺ	حضرت علی مرتضیٰؓ (مہاجر)
۲۔ حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب	حضرت زیدؓ بن حارثہ (مہاجر)
۳۔ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب	حضرت معاذؓ بن جبل
۴۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ	حضرت خارجہ بن زیدؓ
۵۔ حضرت عمر خطابؓ	حضرت عتبانؓ بن مالک
۶۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن عبداللہ بن جراح	حضرت سعدؓ بن معاذ/قبل ابی طلحہ زید
۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف	حضرت سعدؓ بن ربیع
۸۔ حضرت زبیرؓ بن عوام	حضرت سلمہؓ بن سلامہ

Marfat.com

۹۔حضرت عثمانؓ بن عفان	حضرت اوسؓ بن ثابت
۱۰۔حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ	حضرت کعبؓ بن مالک
۱۱۔حضرت سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل	حضرت ابیؓ بن کعب
۱۲۔حضرت مصعبؓ بن عمیر	حضرت ابوایوب خالدؓ بن زید
۱۳۔حضرت ابوحذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ	حضرت عبادؓ بن بشیر بن وقش
۱۴۔حضرت عمارؓ بن یاسرؓ	حضرت حذیفہؓ/حضرت ثابتؓ بنقیس بن شماس
۱۵۔حضرت ابوذرؓ غفاری	حضرت المنذرؓ بن عمر المعنق
۱۶۔حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ	حضرت عویم بن ساعدہ
۱۷۔حضرت سلمان فارسیؓ	حضرت ابوالدردارءؓ
۱۸۔حضرت بلالؓ	حضرت ابورویحہؓ عبداللہ
۱۹۔حضرت سعدؓ بن ابی وقاص	حضرت محمدؓ بن مسلمہ
۲۰۔حضرت عبداللہؓ بن مسعود	حضرت سہیلؓ بن حنیف
۲۱۔حضرت عبداللہ بن جحش	حضرت عاصمؓ بن ثابت
۲۲۔حضرت عبیدہؓ بن حارث بن مطلب	حضرت عمیرؓ بن ہمام
۲۳۔حضرت طفیلؓ بن حارث ابی عبیدہ	حضرت سفیانؓ بن نسر
۲۴۔حضرت حصینؓ بن حارث	حضرت عبداللہؓ بن جبیر
۲۵۔حضرت عثمانؓ بن مظعون	حضرت عباسؓ بن عبادہ
۲۶۔حضرت عتبہؓ بن غزوان	حضرت معاذؓ بن ماعض
۲۷۔حضرت صفوانؓ بن وہب	حضرت رافع بن معلیٰ

Marfat.com

۲۸۔ حضرت مقدادؓ بن عمرو	حضرت عبداللہؓ بن رواحہ
۲۹۔ حضرت ذی شمالینؓ	حضرت یزید بن حارث
۳۰۔ حضرت ابوسلمہؓ بن عبدالاسد	حضرت سعدؓ بن خیثمہ
۳۱۔ حضرت عامرؓ بن ابی وقاص	حضرت خبیب بن عسری
۳۲۔ حضرت عبداللہؓ بن مظعون	حضرت قتبہؓ
۳۳۔ حضرت شماسؓ بن عثمان	حضرت حنظلہ بن ابی عامر
۳۴۔ حضرت ارقمؓ بن ابی ارقم	حضرت طلحہؓ بن زید انصاری
۳۵۔ حضرت زیدؓ بن الخطاب	حضرت معنؓ بن عدی
۳۶۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ	حضرت سعدؓ بن زید الاشہلی
۳۷۔ حضرت عاقلؓ بن بکیر	حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر
۳۸۔ حضرت عبداللہؓ بن مخرم	حضرت فروہؓ بن عمرو البیاضی
۳۹۔ حضرت خنیسؓ ابن خدافہ	حضرت منذرؓ ابن محمد
۴۰۔ حضرت ابی سبرہؓ بن ابی رہم	حضرت عبادہؓ بن خشخاش
۴۱۔ حضرت مسطحؓ بن اثاثہ	حضرت زیدؓ بن المزین
۴۲۔ حضرت ابی رئدالغنویؓ	حضرت عبادہؓ بن صامت
۴۳۔ حضرت عکاشہؓ بن محصن	حضرت المجند بن زیاد
۴۴۔ حضرت عامرؓ بن فہیم	حضرت حارثؓ بن ضمہ
۴۵۔ حضرت مجذرؓ	حضرت سراقہؓ بن عمرو بن عطیہ

Marfat.com

مشہور منافقین مدینہ

۱۔عبداللہ بن ابی

۲۔زید بن اللصیت

۳۔نعمان بن اوخی

۴۔رافع بن حریملہ

۵۔عمرو بن قیس

۶۔رافع بن ربیعہ البخاری

۷۔زید بن عمرو

۸۔قیس بن عمرو بن سہیل

۹۔حارث بن عمرو بن منافق

۱۰۔زدی بن الحارث

۱۱۔بتل بن حارث

۱۲۔ابو عامر فاسق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے

Marfat.com

وفود جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

نمبر شمار	سنہ ہجری	نام وفد	تعداد افراد	سربراہ کا نام	کیفیت
1	5	قبیلہ مزینہ	400		
2		بنو تمیم		عطارد بن خطیب مشہور تھے	
3	5	بنی عبدالقیس	13		عیسائی بھی شامل تھے
4		بنوسعد	1	حضرت ضمام بن ثعلبہ	
5		قبیلہ اشعر			
6	5	قبیلہ دوس	70	حضرت طفیلؓ بن عمرو دوسی	
7	8	قبیلہ صدا	15	حضرت زیادؓ بن حارث	میزبانی حضرت سعدؓ بن عبادہ نے کی
8		بنوثقیف		حضرت عبد یالیلؓ	یہ وفد مسجد نبوی میں ٹھہرا
9		بنوحنیفہ			مسیلمہ کذاب وفد میں شامل تھا
10		قبیلہ طے		زیدالخیل/زیدالخیر	
11	9	بخران	3		جزیہ کی ادائیگی کا معاہدہ ہوا
12	10	بخران	60	اسقف ابوالحارث	
13	9	بنی اسد	10	وابصہ بن عبد/طلحہ بن خویلد	طلحہ نے نبی (کذاب) ہونے کا دعویٰ کیا
14	5	بنی فزارہ	15/10		

Marfat.com

15		بنی عامر	2	عامر بن طفیل/اربد بن قیس	رسول اللہ کو قتل کرنا چاہتے تھے مگر دونوں ہلاک ہوئے ایک طاعون سے دوسرا بجلی گرنے سے۔
16	9	قبیلہ عذرہ	19	حضرت حمزہؓ بن نعمان	
17	9	قبیلہ بلی			رافع بن ثابت نبی کے ہاں ٹھہرے
18		قبیلہ کندن	80/60	حضرے اسعت بن قیس	
19		قبیلہ ازد	7	مرد بن عبداللہ ازدی	
20		ہمدان	120	حضرت مالک بن نمر	
21		قبیلہ تجیب	13		
22		قبیلہ بھرا	13		حضرت مقداد کے ہاں ٹھہرے
23		ذی مرہ	13	حارث بن عوف	
24	10	خولان	10		
25	10	مخارب	10		میزبانی حضرت بلال نے فرمائی
26	10	عنان	3		
27	10	سلامان	17	حضرت حبیب بن عمروؓ	سدوال
28	10	عیش (بخزان)			
29	10	بنی الحارث		قیس بن الحصین/عبداللہ بن فراد	
30	10	نماد	10		

Marfat.com

31	10	صحیح	200		آخری وفد تھا جو دارالقیافہ میں ٹھہرا

غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

وہ جنگیں/مہمیں جن میں رسول اللہؐ بذاتِ خود شریک ہوئے:

۱۔غزوہ الابواریا غزوہ ودّان	۲۔غزوہ بواط
۳۔غزوہ صفوان یا غزوہ بدرالاولیٰ	۴۔غزوہ العشیرۃ
۵۔غزوہ بدر یا غزوہ بدرالکبریٰ	۶۔غزوہ بنی سلیم
۷۔ غزوہ قرقرۃ الکدر	۸۔غزوہ السویق
۹۔غزوہ غطفان	۱۰۔غزوہ ذی امر
۱۱۔غزوہ الضرع	۱۲۔غزوہ بنی قینقاع
۱۳۔غزوہ احد	۱۴۔غزوہ حمراء الاسد
۱۵۔غزوہ نضیر	۱۶۔غزوہ بدرالاخیرہ
۱۷۔غزوہ دومۃ الجندل	۱۸۔غزوہ بنی مصطلق
۱۹۔غزوہ خندق	۲۰۔غزوہ بنی قریظہ
۲۱۔غزوہ بنولحیان	۲۲۔غزوہ حدیبیہ
۲۳۔غزوہ ذی قرد	۲۴۔غزوہ خیبر
۲۵۔غزوہ ذات الرقاع	۲۶۔غزوہ عمرۃ القضاء

Marfat.com

۲۷۔غزوہ فتح مکہ	۲۸۔غزوۂ حنین
۲۹۔غزوہ الطائف	۳۰۔غزوہ التبوک

وہ غزوات جن میں کفار سے جنگ ہوئی

۱۔غزوہ بدر

۲۔غزوہ احد

۳۔غزوہ خندق

۴۔غزوہ قریظہ

۵۔غزوہ مصطلق

۶۔غزوہ خیبر

۷۔غزوہ فتح مکہ

۸۔غزوہ حنین

۹۔غزوہ طائف

Marfat.com

سریا حضرت حمزہؓ رمضان ۱ھ بمطابق مارچ 623ء

۱۔سربراہ: حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب

۲۔پرچم: سفید رنگ کا۔(پہلا جھنڈا جسے رسول ﷺ نے باندھا)

۳۔پرچم بردار: حضرت ابورثدؓ کناز بن حصین غنوی

۴۔تعداد لشکر اسلامی: 30/10 (تمام مہاجرین)

۵۔مخالف فوج کا سربراہ: ابوجہل

۶۔مقام: سیف البحر۔(ساحل سمندر)☆

۷۔مخالف لشکر کی تعداد: 300

۸۔نتیجہ: تصادم کے بغیر مصالحت کروادی گئی دونوں افواج واپس لوٹ گئیں۔

۹۔مصالحت کروانے والا: سردار مجدی بن عمرو الجہنی (قبیلہ جہینیہ)

☆ یہ سریا سیف البحر بھی کہلاتا ہے۔

☆ مقام کا نام عیص کے اطراف میں سیف البحر جو بحر احمر کے اطراف میں یَنْبُع

Marfat.com

اور مَروَہ کے درمیان ایک مقام ہے۔

❁❁❁

سریا عبیدہؓ بن حارث شوال 1ھ بمطابق اپریل 623ء

۱۔سربراہ: حضرت عبیدہؓ بن حارث بن المطلب

۲۔پرچم: سفید

۳۔پرچم بردار: حضرت مسطحؓ بن اثاثہ بن مطلب بن عبد مناف

۴۔تعداد لشکر اسلامی: 60یا40 سب مہاجر

۵۔مخالف فوج کا سربراہ: ابوسفیان

۶۔مقام: ثنیۃ المرۃ

۷۔مخالف لشکر کی تعداد: 200

۸۔اسلامی جنگوں میں سب سے پہلے تیر چلانے والے: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص (اسی سریا میں واقعہ پیش آیا)

۹۔مکی لشکر دو مسلمان جو اسلامی لشکر سے آملے: (۱) حضرت مقدادؓ بن عمرو البہرانی

(۲) حضرت عتبہؓ بن غزوان المازنی

☆سریا رابغ بھی کہلاتا ہے

❁❁❁

Marfat.com

سریا سعدؓ بن ابی وقاص ذی القعدہ 1ھ مئی 623ء

۱۔سربراہ: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

۲۔پرچم: سفید

۳۔پرچم بردار: حضرت مقدادؓ بن عمرو البہرانی

۴۔مقام: جحفہ کے قریب (الخزار)

۵۔تعداد مجاہدین: 20 (سارے کے سارے مہاجر)

☆ سریا خرار بھی کہلاتا ہے

❀❀❀

Marfat.com

غزوہ ابواء/غزوہ ودّان ماہ صفر 1 یا 2ھ۔اگست 623ء

۱۔امیر لشکر: رسول اللہ ﷺ

۲۔پرچم بردار: حضرت حمزہؓ

۳۔مقام: فرعہ (یہ ضلع بحر احمر کے ساحل پر ہے) ☆

۴۔مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کا نائب: حضرت سعدؓ بن عبادہ

۵۔لشکر اسلامی: 70 (سب مہاجرین تھے)

۶۔پرچم: سفید

۷۔رسول اللہ ﷺ کا مدینہ سے باہر قیام: 15 دن

☆ مقامِ ودّاان مکہ سے مدینہ کے درمیان ایک مقام جو رابغ سے مدینہ جاتے ہوئے 29 میل کے فاصلے پر ہے۔

ابواء: ودّان کے قریب ایک دوسرے مقام کا نام

❁❁❁

Marfat.com

غزوہ صفوان/غزوہ بدر اولیٰ 10 ربیع الاول 2ھ ستمبر 623ء

۱۔امیر لشکر:	رسول اللہ ﷺ
۲۔علم بردار:	حضرت علیؓ
۳۔مقام:	وادی صفوان تک تعاقب ہوا۔
۴۔مدینہ منورہ میں نائب:	حضرت زیدؓ بن حارثہ
۵۔قائد مخالف:	کرز بن جابر
۶۔پرچم:	سفید
۷۔تعداد لشکر اسلامی:	70

Marfat.com

غزوہ بواط ربیع الاول/ربیع الثانی 2ھ ستمبر 623ء

۱۔امیر لشکر:	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔علم بردار:	حضرت سعدؓ بن ابی وقاص
۳۔مقام:	بواط
۴۔مدینہ منورہ میں نائب:	حضرت سعدؓ بن معاذ یا حضرت صائبؓ بن عثمانؓ بن مظعون
۵۔قائد مخالف:	امیہ بن خلف
۶۔تعداد لشکر اسلامی:	دوسو (سب مہاجرین)
۷۔تعداد لشکر کفار:	ایک سو (+2500 اونٹ)
۸۔پرچم:	سفید

Marfat.com

غزوہ ذی العشیرۃ جمادی الاول/ جمادی الثانی 2ھ

نومبر/دسمبر 623ء

۱۔امیر لشکر اسلامی: رسول اللہ ﷺ

۲۔علم بردار: حضرت حمزہؓ

۳۔مقام: عشیرہ (علاقہ ینبع میں ہے)

۴۔مدینہ منورہ میں نائب: ابا سلمیؓ بن عبدالاسد مخزومی

۵۔قائد مخالف: ابوسفیان

۶۔تعداد لشکر اسلامی: ایک سو پچاس (150) سب مہاجرین تھے/200

۸۔پرچم: سفید

Marfat.com

سریا عبداللہؓ بن جحش الاسدی (سریا نخلہ)

رجب 2ھ جنوری 624ء

۱۔امیر لشکر اسلامی: حضرت عبداللہؓ بن جحش الاسدی

۲۔مقام: بطن نخلہ (نخلہ)

۳۔تعداد مجاہدین: 8یا12

۴۔تعداد مخالفین: عمرو بن الحضرمی۔حکم بن کسیان مخزومی۔نوفل بن عبداللہ مخزومی۔عثمان بن عبداللہ مخزومی

۵۔اسلامی تاریخ کا پہلا مقتول: عمرو بن حضرمی

۶۔اسلامی تاریخ کا پہلا قیدی: (۱) عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ (۲) نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ (۳) حکیم بن کیسان مولیٰ مغیرہ

☆ اسلامی تاریخ کا پہلا خمس (مالِ غنیمت) سے نکالا گیا۔

Marfat.com

غزوہ بنی سلیم رمضان المبارک 2ھ

۱۔امیر لشکر اسلامی: رسول اللہ ﷺ

۲۔پرچم بردار: حضرت علی المرتضیٰؓ

۳۔مقام: بنو سلیم اور بنو غطفان قبیلہ کی ایک وادی (کدر)

۴۔تعداد مجاہدین: دوسو

۵۔مدینہ منورہ میں نائب: (۱) نماز کی امامت کے لیے حضرت عبداللہؓ بن ام مکتوم

(۲) دیگر امور کے لیے حضرت سباعؓ بن عرفطہ الغفاری

۶۔پرچم: سفید

Marfat.com

غزوہ بدر ۱۷ رمضان المبارک 2ھ

اسلامی پرچم: تین عدد (لوا، رایت، علم)

الشہید الاول فی البدر: حضرت عبیدہؓ بن حارث

اسلامی لشکر کے پرچم بردار:

(۱) حضرت مصعبؓ بن عمیر (مہاجرین کے دستے کے ساتھ)

(۲) حضرت خبابؓ بن منذر (قبیلہ خزرج کے دستے کے ساتھ)

(۳) حضرت سعدؓ بن معاذ (قبیلہ اوس کے دستے کے ساتھ)

قائد لشکر اسلامی: رسول اللہ ﷺ

روانگیِ لشکر اسلام از مدینہ منورہ: 12 رمضان المبارک بروز ہفتہ

تعداد مجاہدین: 313-315

سواریاں: ایک گھوڑا۔ اسی اونٹ (باقی مجاہدین پیادہ تھے)

تقسیم سواریاں: 3 یا 4 صحابہؓ کے لیے ایک اونٹ

نبی کریمؐ کے ساتھ اونٹ پر سوار صحابہ: حضرت علیؓ۔ حضرت رثدؓ بن ابی رثد

مدینہ منورہ میں نائب: حضرت ابولبابہؓ

مدینہ منورہ میں رسول اللہؐ کی جگہ نماز کی ذمہ داری: حضرت عبداللہؓ ابن مکتوم

Marfat.com

علمبردار: حضرت مصعبؓ بن عمیر

پرچم: سفید رنگ کا تھا

دو پرچم نبی کریمؐ کے آگے آگے لہرا رہے تھے:

(۱) حضرت علیؓ (مہاجرین کے علمبردار)

(۲) حضرت سعدؓ بن معاذ یا حضرت خباب بن منذر (انصار کے علمبردار)

سردارِ ساقۂ لشکر (لشکر کے آخر میں): حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ

سردارِ یمنۂ لشکر (دائیں طرف): حضرت سعدؓ بن خیثمہ

سردارِ یسرہ لشکر (بائیں طرف): حضرت مقدادؓ بن اسود

راستہ: مدینہ منورہ..... ﴿بیر ابی عنبہ مرج الظبیہ

..... ﴿العقیق ..... ﴿ذوالحلیفہ ..... ﴿رولاۃ

الجیش..... ﴿تربان..... ﴿مَلَل..... ﴿غمیس..... ﴿الحمام..... ﴿صخیرات الیمامہ.....

﴿التیالہ..... ﴿فیح ﴿الروحاء..... ﴿شنوکہ..... ﴿بئیر سنفیا..... ﴿سجسج (بئیر

الروحائج..... ﴿منصرف..... ﴿نازیہ..... ﴿رحقان..... ﴿مضیق

الصفراء..... ﴿اصفراء..... ﴿ذفران..... ﴿بدر

وہ کم عمر بچے جنہیں مرج الظبیہ سے واپس مدینہ منورہ بھیج دیا گیا: حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ

حضرت اسامہؓ بن زید۔ حضرت رافع بن خدیج۔ حضرت براءؓ بن عازب۔ حضرت

اسیدؓ بن حضیر۔ حضرت زیدؓ بن ارقم۔ حضرت زید بن ثابتؓ الانصاری النجاری

پہلا کافر جو قتل ہوا: سود بن عبدالاسد المخزومی (حضرت حمزہ کے ہاتھوں)

پہلا مسلمان جو شہید ہوا: حضرت مہجعؓ

Marfat.com

دوسرا مسلمان جو شہید ہوا:	حضرت حارثہؓ بن سراقہ
شہداء:	14 (چھ مہاجر + آٹھ انصاری)
کفار کے قاتلین کی تعداد:	70
۲۱۔اسیران قریش:	70
۲۲۔تعداد لشکر قریش:	1,000
۲۳۔تعداد لشکر اسلامی:	313/314/317
	(۱) مہاجرین 82/83/86
	(۲) انصار 231
	(۳) اوسی 61
	(۴) خزرجی 170
مسلمانوں کے پاس سواریاں:	اونٹ 70
	گھوڑے 2 عدد (ایک حضرت زبیرؓ بن عوام کا دوسرا حضرت مقداد بن اسود کندی کا)
میمنہ کے سالار:	حضرت زبیر بن عوام
امیر لشکر قریش:	(عمرو بن ہشام) ابوجہل
ابوجہل کو قتل کرنیوالے:	(۱) حضرت معاذؓ بن عمرو بن جموح
	(۲) حضرت معوذؓ (معاذ) بن عفراء (اسی جنگ میں شہید ہوئے

Marfat.com

غزوہ بدر رمضان المبارک 2ھ کے شہدائے کرامؓ

۱۔ مہجع بن صالح (مہاجر)

۲۔ عبیدہؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف (مہاجر)

۳۔ عمیرؓ بن ابو وقاص (مالک) بن اہیب بن عبد مناف (مہاجر)

۴۔ عاقلؓ بن بکیر بن عبد بالیل (مہاجر)

۵۔ عمیرؓ بن عبد عمیر بن نقلہ (مہاجر)

۶۔ عوفؓ یا عوذ بن عفراء یا معاذؓ بن عفراء (انصاری)

۷۔ معوذؓ بن عفراء (انصاری)

۸۔ حارثؓ (یا حارثہ) بن سراقہ بن حارث (انصاری)

۹۔ یزیدؓ بن حارث (یا حرث) بن قیس بن مالک (انصاری)

۱۰۔ رافعؓ بن معلے بن لوذان (انصاری)

۱۱۔ عمیرؓ بن حمام بن جموح بن زید بن حرام (انصاری)

۱۲۔ عمارؓ بن زیاد بن سکن بن رافع

۱۳۔ سعدؓ بن خثیمہ الانصاری الاوسی (الانصاری)

۱۴۔ مبشر بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید (انصاری)

بعض روایات میں مندرجہ ذیل تین اور نام بھی آتے ہیں

۱۔ سعدؓ بن خولی

Marfat.com

۲۔صفوانؓ بن بیضاء فہری (مہاجر)

۳۔عبداللہؓ بن سعید بن عاص اموی

وہ صحابہ کرامؓ جو عملی طور پر بدر میں نہ تھے البتہ فرائض کی انجام دہی کی وجہ سے یہ بدری کہلائے اور مال غنیمت میں برابر حصے کے حق دار ٹھہرے

۱۔حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ:	دونوں ابوسفیان کے قافلے کے متعلق
۲۔حضرت سعیدؓ بن زید:	معلومات حاصل کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے۔جب مدینہ واپس ہوئے لشکر اسلام بدر روانہ ہو چکا تھا۔بدر پہنچے تو فتح مبین ہو چکی تھی۔
۳۔حضرت بسبسؓ بن عمر:	دشمن کی معلومات حاصل کرنے کے لیے
۴۔حضرت عدیؓ بن الزغباء:	بھیجے گئے اور عملی جنگ میں شریک نہ ہو سکے۔
۵۔حضرت عثمانؓ بن عفان	مدینہ منورہ میں حضورؐ کے حکم کے مطابق حضرت رقیہؓ کی تیمار داری کے لیے روکے گئے
۶۔حضرت ابوالبابہؓ بن عبدالمنذر	مدینہ منورہ میں رسول اللہؐ کے نائب
۷۔حضرت عاصمؓ بن عدد	قبا اور العالیہ کے منتظم چھوڑے گئے
۸۔حضرت خواصؓ بن جبیر	الروحاء کے مقام پر پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ جانے کے باعث واپس بھیجے گئے

Marfat.com

۹۔حضرت حارثؓ بن صمہ — چوٹ لگ جانے کی وجہ سے مدینہ واپس بھیجا گیا

غزوہ بدر (لشکر اسلام) ۱۷ رمضان 2ھ

۱۔سیدنا محمد ﷺ
۲۔حضرت ابوبکر صدیقؓ
۳۔حضرت عمر فاروقؓ
۴۔حضرت عثمان غنیؓ
۵۔حضرت علی المرتضیٰؓ
۶۔حضرت ارقم بن ابوالارقمؓ
۷۔حضرت ایاس بن البیکرؓ
۸۔حضرت بلال حبشیؓ
۹۔حضرت حاطب بن ابی بلقہؓ
۱۰۔حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب
۱۱۔حضرت خنیسؓ بن حذافہ
۱۲۔حضرت ربیعہؓ بن اکثم
۱۳۔حضرت زاہرؓ بن حرام الاشجعی
۱۴۔حضرت زبیرؓ بن العوام
۱۵۔حضرت زیدؓ بن خطاب
۱۶۔حضرت زیادؓ بن کعب بن عمرو
۱۷۔حضرت سالمؓ بن معقل
۱۸۔حضرت سائبؓ بن مظعون القرئی الحمحی
۱۹۔حضرت سائبؓ بن عثمان بن مظعون
۲۰۔حضرت سعدؓ بن خولی
۲۱۔حضرت سبرہؓ بن فاتک الاسدی
۲۲۔حضرت سعدؓ بن ابی وقاص
۲۳۔حضرت سعیدؓ بن زید (شام گئے تھے حضورؐ کے حکم سے غنیمت میں حصہ دیا گیا)
۲۴۔حضرت سلیطب بن عمرو
۲۵۔حضرت سویدؓ بن مخشی الطائی
۲۶۔حضرت سویطؓ بن سعد القرشی
۲۷۔حضرت سہلؓ بن بیضاء والقرشی الفہری

Marfat.com

(مکہ سے کفار کے ساتھ آئے اور قید ہوئے
لیکن اسلام پہلے لا چکے تھے)

۲۸۔حضرت شجاعؓ بن ابی وہب الاسدی ۲۹۔حضرت شقرانؓ حبشی

۳۰۔حضرت شماسؓ بن عثمان بن ثرید القرشی ۳۱۔حضرت صفوانؓ بن بیضاء

۳۲۔حضرت صہیبؓ بن سنان الرومی ۳۳۔حضرت طفیلؓ بن حارث

۳۴۔حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ القرشی (میدان بدر میں نہ تھے حضورؐ کے حکم سے شام گئے ہوئے تھے غنیمت اور اجر میں حصہ ملا)

۳۵۔حضرت طلیبؓ بن عمر بن وہب ۳۶۔حضرت عاقلؓ بن بکیر

۳۷۔حضرت عامرؓ بن حارث الفہری (اختلاف ہے)

۳۸۔حضرت عامرؓ بن ربیعہ الغندی العدوی

۳۹۔حضرت عامرؓ بن عبداللہ جراح القرشی ۴۰۔حضرت عامرؓ بن فہیرہ ازدی

۴۱۔حضرت عبداللہ بن جحش بن ربار الاسدی

۴۲۔حضرت عبداللہؓ بن سراقہ القرشی العدوی

۴۳۔حضرت عبدالرحمٰن بن سہل الانصاری ۴۴۔حضرت عبداللہ بن سعید

۴۵۔حضرت عبداللہ بن سہیل بن عمرو ۴۶۔حضرت عبداللہؓ بن عبدالاسد

۴۷۔حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ ۴۸۔حضرت عبداللہؓ بن مسعود الھذلی

۴۹۔حضرت عبداللہؓ بن مظعون قرشی الجمحی ۵۰۔حضرت عبیدہؓ بن حارث بن مطلب

۵۱۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف ۵۲۔حضرت عبد یالیلؓ بن ناشب اللیثی

۵۳۔حضرت عمروؓ بن الحارث بن زہیر ۵۴۔حضرت عمرؓ بن سراقہ القرشی العدوی

Marfat.com

۵۵۔حضرت عمروؓ بن ابی عمرو بن شداد ۵۶۔حضرت عمروؓ بن ابی مرح

۵۷۔حضرت عثمانؓ بن مظعون القرشی الجمحی ۵۸۔حضرت عمارؓ بن یاسر

۵۹۔حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص ۶۰۔حضرت عمیر بن عوف مولیٰ

۶۱۔حضرت عقبہؓ بن وہب ۶۲۔حضرت عوفؓ بن اثاثہ قرشی المطلبی

۶۳۔حضرت عیاضؓ بن زہیر بن ابوشداد ۶۴۔حضرت قدامہؓ بن مظعون

۶۵۔حضرت کثیرؓ بن عمرو السلمی ۶۶۔حضرت کنانہؓ بن حصین ابومرثد الغنوی

۶۷۔حضرت مالکؓ بن امیہ بن عمرو السلمی ۶۸۔حضرت مالکؓ بن ابوخولی الجعفی

۶۹۔حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی ۷۰۔حضرت مالکؓ بن عمیلہ بن السباق

۷۱۔حضرت محرزؓ بن نضلہ الاسدی ۷۲۔حضرت مدلاجؓ بن عمرو السلمی

۷۳۔حضرت مرثد بن ابومرثد الغنوی ۷۴۔حضرت مسعودؓ بن الربیع القاری

۷۵۔حضرت مصعبؓ بن عمیر القرشی ۷۶۔حضرت معتبؓ بن حمرا الخزاعی السلولی

۷۷۔حضرت معمرؓ بن ابی سرح ۷۸۔حضرت مہجعؓ بن صالح المہاجر

۷۹۔حضرت واقدؓ بن عبداللہ تمیمی الربوعی ۸۰۔حضرت وہبؓ بن محض الاسدی

۸۱۔حضرت وہبؓ بن ابی سرح القرشی ۸۲۔حضرت وہب بن سعد بن ابی سرح

۸۳۔حضرت ہلالؓ بن ابی خولی ۸۴۔حضرت یزیدؓ بن رقیس

۸۵۔حضرت ابوحذیفہؓ بن عتبہ ۸۶۔حضرت ابوسبرہؓ قرشی العامری

۸۷۔حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

۸۸۔حضرت ابوواقدؓ اللیثی ۸۹۔حضرت ابیؓ بن ثابت الانصاری

۹۰۔حضرت ابی بن کعبؓ ۹۱۔حضرت اسعدؓ بن یزید بن فاکہہ

۹۲۔حضرت اسیدؓ بن حضیر بن سماک ۹۳۔حضرت اسیرؓ بن عمرو الانصاری

Marfat.com

۹۴۔حضرت انسؓ بن مالک بن نضر
۹۵۔حضرت انسؓ بن معاذ بن انس
۹۶۔حضرت انیس بن قتادہ
۹۷۔حضرت انسہؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ
۹۸۔حضرت اوسؓ بن ثابت الانصاری
۹۹۔حضرت اوسؓ بن خولی بن عبداللہ
۱۰۰۔حضرت اوسؓ بن صامت الانصاری
۱۰۱۔حضرت ایاسؓ بن ورقہ الانصاری
۱۰۲۔حضرت بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ
۱۰۳۔حضرت بشیرؓ بن براء بن معرور
۱۰۴۔حضرت ثابتؓ بن اخرم
۱۰۵۔حضرت ثابت بن جذع (ثعلبہؓ)
۱۰۶۔حضرت ثابتؓ بن خالد بن نعمان
۱۰۷۔حضرت ثابتؓ بن عامر بن زید
۱۰۸۔حضرت ثابتؓ بن عبید
۱۰۹۔حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید
۱۱۰۔حضرت ثابتؓ بن ہزال بن عمرو
۱۱۱۔حضرت ثعلبہؓ بن عمرو بن عامرہ
۱۱۲۔حضرت ثعلبہؓ بن حاطب بن عمرو
۱۱۳۔حضرت ثعلبہؓ بن عنحہ بن عدی
۱۱۴۔حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن رباب
۱۱۵۔حضرت جابرؓ بن عتیک
۱۱۶۔حضرت حارثہؓ بن سراقہ
۱۱۷۔حضرت خبیبؓ بن عدی
۱۱۸۔حضرت خلادؓ بن رافع
۱۱۹۔حضرت ربیعؓ بن ایاس
۱۲۰۔حضرت رفاعہؓ بن حارث
۱۲۱۔حضرت رفاعہؓ بن رافع
۱۲۲۔حضرت ابولبابہ فراعہ بن عبدالمنذر (مدینہ کا نگران تھا)
۱۲۳۔حضرت رفاعہؓ بن عمرو بن زید
۱۲۴۔حضرت رفاعہؓ بن عمرو الجہنی
۱۲۵۔حضرت زیدؓ بن اسلم بن لغلبہ
۱۲۶۔حضرت زیدؓ بن دثنہ
۱۲۷۔حضرت زید بن سہل/ابوطلحہ
۱۲۸۔حضرت زیدؓ بن عاص المازنی
۱۲۹۔حضرت زیدؓ بن المین الانصاری
۱۳۰۔حضرت زیدؓ بن ودیعہ
۱۳۱۔حضرت زیادؓ بن لبید بن ثعلبہ
۱۳۲۔حضرت سالمؓ بن عمیر

Marfat.com

۱۳۳۔حضرت سبیح بن قیس
۱۳۴۔حضرت سراقہؓ بن عمرو بن عطیۃ
۱۳۵۔حضرت سفیانؓ بن بشیرؓ بن حارث
۱۳۶۔حضرت سعدؓ بن خولی
۱۳۷۔حضرت سعدؓ بن خثیمہ الانصاری
۱۳۸۔حضرت سراقہؓ بن کعب انصاری
۱۳۹۔حضرت سعدؓ بن ربیع
۱۴۰۔حضرت سعدؓ بن زید زرقی
۱۴۱۔حضرت سعدؓ سہل انصاری
۱۴۲۔حضرت سعدؓ بن عبید
۱۴۳۔حضرت سعدؓ بن مولیٰ عتبہ بن غزوان ۱۴۴۔حضرت سعدؓ بن عثمان بن خلدہ
۱۴۵۔حضرت سعدؓ بن معاذ
۱۴۶۔حضرت سعیدؓ بن سہیل انصاری
۱۴۷۔حضرت سفیانؓ بن بشیر
۱۴۸۔حضرت سلمہؓ بن اسلم الانصاری
۱۴۹۔حضرت سلمہؓ بن حاطب
۱۵۰۔حضرت سلمہؓ بن سلامت بن وقش
۱۵۱۔حضرت سلیطؓ بن قیس
۱۵۲۔حضرت سلمہ بن ثابت بن وقش
۱۵۳۔حضرت سلیمؓ بن حارث
۱۵۴۔حضرت سلیمؓ بن قیس بن فہد
۱۵۵۔حضرت سلیمؓ بن عمرو
۱۵۶۔حضرت سلیم بن سلمان
۱۵۷۔حضرت سماکؓ بن خرشتہ
۱۵۸۔حضرت سماکؓ بن سعد
۱۵۹۔حضرت سنانؓ بن ابی سنان
۱۶۰۔حضرت سنان بن صیفی
۱۶۱۔حضرت سہلؓ بن حنیف
۱۶۲۔حضرت سہلؓ بن عتیک
۱۶۳۔حضرت سہل بن قیس
۱۶۴۔حضرت سہیل بن عمرو
۱۶۵۔حضرت سہیل بن رافع
۱۶۶۔حضرت سواد بن غزیۃ
۱۶۷۔حضرت سوادؓ بن یزید
۱۶۸۔حضرت ضحاکؓ بن عبد عمرو
۱۶۹۔حضرت حمزہؓ بن عمرو
۱۷۰۔حضرت طفیلؓ بن مالک
۱۷۱۔حضرت عاصمؓ بن بکیر
۱۷۲۔حضرت عاصمؓ بن ثابت

Marfat.com

۱۷۳۔حضرت عاصمؓ بن قیس بن ثابت
۱۷۴۔حضرت عامرؓ بن امیہ
۱۷۵۔حضرت عامرؓ بن ثابت
۱۷۶۔حضرت عامرؓ بن سلمہ
۱۷۷۔حضرت عامرؓ بن عمرو
۱۷۸۔حضرت عامرؓ بن مخلد بن الحارث
۱۷۹۔حضرت عائذؓ بن ماعص
۱۸۰۔حضرت عبداللہؓ بن ثعلبہ البلوی
۱۸۱۔ حضرت عبداللہؓ بن جبیر بن نعمان
۱۸۲۔حضرت عبداللہ بن انجد
۱۸۳۔حضرت بن الحمیر
۱۸۴۔حضرت عبداللہؓ بن ربیع
۱۸۵۔حضرت عبداللہؓ بن رواحہ
۱۸۶۔حضرت عبداللہؓ بن زید
۱۸۷۔حضرت عبداللہؓ بن سعد بن خثیمہ
۱۸۸۔حضرت عبداللہ بن سلمہ العجلانی
۱۸۹۔حضرت عبداللہ بن سہل انصاری
۱۹۰۔حضرت عبداللہؓ بن طارق بن عمرو
۱۹۱۔حضرت عبداللہ بن عامر
۱۹۲۔حضرت عبداللہ بن عبد مناف
۱۹۳۔حضرت عبداللہؓ بن عبس الانصاری
۱۹۴۔حضرت عبداللہؓ بن عبیس حارثی
۱۹۵۔حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابیٰ
۱۹۶۔حضرت عبداللہؓ بن عرطفہ
۱۹۷۔حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام
۱۹۸۔حضرت عبداللہ بن عمیر بن عدی
۱۹۹۔حضرت عبداللہ بن قیس بن خالد
۲۰۰۔حضرت عبداللہ بن قیس بن صخر
۲۰۱۔حضرت عبداللہؓ بن کعب
۲۰۲۔حضرت عبداللہ بن نعمان بن بلذمہ
۲۰۳۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن جبر
۲۰۴۔حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ
۲۰۵۔حضرت عبدالرحمٰن بن کعب المازنی
۲۰۶۔حضرت عبدربہؓ بن حق
۲۰۷۔حضرت عبادؓ بن بشیر بن وقش
۲۰۸۔حضرت عبادؓ بن بن الخشاش بن عمرو
۲۰۹۔حضرت عبادؓ بن عبید بن الیتھان
۲۱۰۔حضرت عبادؓ بن قیس بن عامر

Marfat.com

۲۱۱۔حضرت عباد بن قیس بن عبد ۲۱۲۔حضرت عبادہؓ بن صامت

۲۱۳۔حضرت عبادہؓ بن قیس بن زید ۲۱۴۔حضرت عبیدؓ بن اوس بن مالک

۲۱۵۔حضرت عبیدؓ بن تیھان ۲۱۶۔حضرت عبیدہؓ بن ابوعبیدہ

۲۱۷۔حضرت عبیدؓ بن زید ۲۱۸۔حضرت عبسؓ بن عامر

۲۱۹۔حضرت عتبہؓ بن ربیعہ ۲۲۰۔حضرت عتبہؓ بن عبداللہ بن ضح

۲۲۱۔حضرت عتبہ بن غزوان بن جابر ۲۲۲۔حضرت عتبانؓ بن مالک

۲۲۳۔حضرت عدیؓ بن الذغبای ءالجہنی ۲۲۴۔حضرت عصمتؓ الجعی

۲۲۵۔حضرت عصمہؓ بن الحصین ۲۲۶۔حضرت عصیمۃ الاسدی

۲۲۷۔حضرت عصیمۃ الشجعی ۲۲۸۔حضرت عطیہؓ بن نومبرہ

۲۲۹۔حضرت عقبہؓ بن عامر ۲۳۰۔حضرت عقبہ بن ربیعہ

۲۳۱۔حضرت عقبہؓ بن عثمان بن خلدہ ۲۳۲۔حضرت عقبہؓ بن عمرو بن ثعلبہ

۲۳۳۔حضرت عقبہؓ بن وہب بن کلدۃ ۲۳۴۔حضرت علیقہؓ بن عدی

۲۳۵۔حضرت عمروؓ بن ایاس بن زید ۲۳۶۔حضرت عمروؓ بن ثعلبہؓ وہب

۲۳۷۔حضرت عمروؓ بن الجموح ۲۳۸۔حضرت عمروؓ بن عتمہ بن عدی

۲۳۹۔حضرت عمروؓ بن عوف ۲۴۰۔حضرت عمروؓ بن غزیہ بن عمرو

۲۴۱۔حضرت عمروؓ بن قیس بن زید ۲۴۲۔حضرت عمروؓ بن معاذ بن النعمان

۲۴۳۔حضرت عمارہؓ بن حزم ۲۴۴۔حضرت عمروؓ بن معید/عمیرؓ بن معید

۲۴۵۔حضرت عمیرؓ بن عامر بن مالک ۲۴۶۔حضرت عمرؓ بن حارث بن ثعلبہ

۲۴۷۔حضرت عمیرؓ بن حرام بن عمرو بن الجموح

۲۴۸۔حضرت عمیرؓ بن الحمام بن الجموح ۲۴۹۔حضرت عمیرؓ بن معبد بن ازعر

Marfat.com

۲۵۰۔حضرت عمیرؓ

۲۵۱۔حضرت عمارؓ بن زیاد بن سکن

۲۵۲۔حضرت عنترہ السلمی ثم ذکوانی

۲۵۳۔حضرت عوفؓ بن عفراء

۲۵۴۔حضرت عویمؓ بن ساعدہ بن عائش

۲۵۵۔حضرت عویمؓ بن اشقر بن عوف

۲۵۶۔حضرت غنامؓ

۲۵۷۔حضرت فروہؓ بن عمرو

۲۵۸۔حضرت فاکہہؓ بن بشیر

۲۵۹۔حضرت قتادہؓ بن نعمان بن زید

۲۶۰۔حضرت قطبہؓ بن عامر بن حدیدۃ

۲۶۱۔حضرت قیس بن السکن

۲۶۲۔حضرت قیسؓ بن عمرو بن سہل

۲۶۳۔حضرت قیسؓ بن محصن (حصن) بن خالد

۲۶۴۔حضرت قیس بن مخلد المازنی

۲۶۵۔حضرت قیس بن ابی صعصہ

۲۶۶۔حضرت کعبؓ بن حجاز

۲۶۷۔حضرت کعبؓ بن زید

۲۶۸۔حضرت کعبؓ بن عمرو بن عباد

۲۶۹۔حضرت مالکؓ بن تیہمان

۲۷۰۔حضرت مالکؓ بن دخشم

۲۷۱۔حضرت مالکؓ بن رافع بن مالک

۲۷۲۔حضرت مالک بن ربیعہ

۲۷۳۔حضرت مالکؓ بن قدامہ

۲۷۴۔حضرت مالکؓ بن مسعود بن البدن

۲۷۵۔حضرت مالکؓ بن نمیلہ مزنی

۲۷۶۔حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر

۲۷۷۔حضرت المجذر بن زیاد

۲۷۸۔حضرت محرزؓ بن عامر بن مالک

۲۷۹۔حضرت محمدؓ بن مسلمہ الحارثی

۲۸۰۔حضرت مرارہؓ بن ربیعہ العمری

۲۸۱۔حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید

۲۸۲۔حضرت مسعودؓ بن خلدہ بن عامر

۲۸۳۔حضرت مسعودؓ بن ربیع القاری

۲۸۴۔حضرت مسعودؓ بن سعد

۲۸۵۔حضرت مسعودؓ بن عبد سودا

۲۸۶۔حضرت معاذؓ بن جبل

۲۸۷۔حضرت معاذؓ بن عفراء

Marfat.com

۲۸۸۔حضرت معاذ بن عمرو بن الجموح ۲۸۹۔حضرت معاذ بن ماعض الرزقی

۲۹۰۔حضرت معبدؓ بن عبادہ/ ابوحمیضہ ۲۹۱۔حضرت معبدؓ بن قیس بن صخرا

۲۹۲۔حضرت معبدؓ بن وہب العبدی بن عبدالقیس

۲۹۳۔حضرت معتبؓ بن بشیر بن ملیل

۲۹۴۔حضرت معتبؓ (مغیث) بن عبید بن ایاس

۲۹۵۔حضرت معقلؓ بن منذر بن مرح ۲۹۶۔حضرت معمرؓ بن حارث القرشی الجمعی

۲۹۷۔حضرت معنؓ بن عدی بن جد ۲۹۸۔حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس

۲۹۹۔حضرت معنؓ بن عفراء ۳۰۰۔حضرت معوذؓ بن عفراء بن الجموع

۳۰۱۔حضرت ملیلؓ بن ویرہ بن خالد ۳۰۲۔حضرت منذرؓ بن قدامہ

۳۰۳۔حضرت منذرؓ بن عرفجہ ۳۰۴۔حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ

۳۰۵۔حضرت نحاکؓ بن ثعلبہ بن حزمہ ۳۰۶۔حضرت نصرؓ بن حارث بن عبید

۳۰۷۔حضرت نعمانؓ بن ابی خرمہ ۳۰۸۔حضرت نعمانؓ بن سنان

۳۰۹۔حضرت نعمانؓ بن عبدعمرو ۳۱۰۔حضرت نعمانؓ بن اغفر

۳۱۱۔حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ ۳۱۲۔حضرت نعمانؓ بن نوفل

۳۱۳۔حضرت نعمانؓ بن مالک بن ثعلبہ

❁❁❁

Marfat.com

مہم عصماء

عصماء بنت مروان ایک یہودی عورت تھی جو حضور ﷺ کی شان میں بدکلامی کرتی رہتی تھی۔ لوگوں کو اسلام کے خلاف بھڑکاتی' اس کو حضور ﷺ کے خلاف حد سے بڑھتا دیکھ کر حضرت عمیرؓ بن عوف نے قتل کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی۔

مہم (سریا) سالمؓ بن عمیر

ابو عفک یہودی رسول اللہ ﷺ کی شان میں بہت زیادہ گستاخی کرتا۔ حضور ﷺ کی ہجو کہتا رہتا۔ حضورؐ کے حکم سے حضرت سالمؓ بن عمیر نے ابو عفک کو قتل کر دیا۔

Marfat.com

غزوہ السفرع

قائد لشکر کفار:	بنی سلیم بن منصور
تعداد لشکر اسلام:	300

Marfat.com

(محاصرہ) غزوہ بنو قینقاع

شوال 2ھ 15 شوال تا یکم ذی القعدہ 2ھ

سالار لشکر اسلامی:	رسول اللہ ﷺ
علم بردار:	حضرت حمزہؓ
پرچم:	سفید
مدینہ منورہ میں نائب:	حضرت ابولبابہؓ بن منذر
تعداد لشکر یہود:	700
نتیجہ:	یہود نے ہتھیار ڈال دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا چنانچہ یہ سب اذرعات شام کی کی طرف چلے گئے اور تھوڑے دنوں بعد وہاں اکثر کی موت واقع ہوگئی۔
غنائم اکٹھے کرنے والے:	حضرت محمدؓ بن مسلمہ

Marfat.com

غزوہ سویق ذی الحجہ 2ھ

مقام:	مدینہ تا قرقرۃ الکدر
تعداد مجاہدین:	دوسو
لشکر کفار کی تعداد:	دوسو
قائد لشکر کفار:	ابوسفیان
مدینہ منورہ میں نائب:	حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر

❁❁❁

Marfat.com

وادیٔ عرنہ کی مہم محرم 3ھ

وادیٔ عرنہ مکہ کے مشرق عرفات کے قریب واقع تھی۔ یہ بنوطیان کی ملکیت تھی۔اس قبیلے کا سردار سفیان بن خالد الہذلی تھا۔حضورﷺ کو خبر ملی کی سفیان مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے ایک جیش ترتیب دے رہا ہے۔آپؐ نے حضرت عبداللہؓ بن انیس کو اس کے مقابلے کے لیے روانہ کیا۔ یہ ۵ محرم 3ھ کو تنہا چل پڑے۔ وہاں پہنچ کر سفیان کو تلاش کیا موقعہ پا کر مار ڈالا اور سر کاٹ کر ساتھ لے آئے۔ جب حضورﷺ کی خدمت میں پہنچے اور سارا واقعہ بیان فرمایا تو حضورﷺ نے خوش ہوکر اپنا عصا عطا کیا اور فرمایا ''تعصر بھذہٖ فی الجنۃ'' جنت میں اس کے سہارے چلنا۔ جب یہ فوت ہوے تو عصا ان کے کفن میں رکھ دیا۔

❁❁❁

Marfat.com

غزوہ ذی امر/غطفان

محرم/ربیع الاول 3ھ

قائد لشکر اسلامی:	رسول اللہ ﷺ
مقام:	ذی امر
قائد لشکر کفار:	دعثور بن حارث بن محارب
تعداد لشکر اسلام:	450
مدینہ منورہ میں نائب:	حضرت عثمانؓ بن عفان

Marfat.com

غزوہ بحران ربیع الآخر ۳ھ

قائد لشکرِ اسلامی:	حضرت محمد ﷺ
تعداد لشکر اسلامی:	300
مقام:	بحران (حجاز کے اندر فرع کے اطراف میں واقع)
قیام:	ماہ ربیع الآخر۔ جمادی الاولیٰ (دو مہینے)
نتیجہ:	کسی قسم کی لڑائی سے سابقہ پیش نہ آیا

Marfat.com

سریہ زیدؓ بن حارث

جمادی الآخر 3ھ

سالارِ مہم:	حضرت زیدؓ بن حارثہ
تعدادِ لشکرِ اسلام:	100
مقام:	قروہ نامی چشمہ (مدینے کے مشرق میں واقع)
قائدِ کفار:	صفوان بن امیہ
کفار کو راستہ بتانے والا:	فرات بن حیان
نتیجہ:	تیزی سے حملہ کرتے ہوئے حضرت زیدؓ نے سارے قافلے پر قبضہ کرلیا۔ کفار جان بچا کر بھاگ گئے۔ قافلے کے راہنما فرات بن حیان سمیت دو افراد گرفتار ہوئے۔ ظروف اور چاندی کی بہت بڑی مقدار مالِ غنیمت کے طور پر ہاتھ لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے خمس نکال کر مالِ غنیمت تقسیم فرمایا۔

فرات بن حیان نے اسلام قبول کیا۔

Marfat.com

❁❁❁

غزوہ احد شوال 3ھ

تعداد لشکر اسلام: 700 (300-1000 افراد جنہیں عبداللہ بن ابی واپس لے گیا)

روانگی مدینہ کے وقت علم برداران: (۱) حضرت اسیدؓ بن حفیر (اوس قبیلے کا پرچم)

(۲) حضرت حبابؓ بن منذر (خزرج قبیلے کا پرچم)

(۳) حضرت علی المرتضیٰ (مہاجرین کا پرچم)

مدینہ منورہ میں نائب: حضرت عبداللہؓ بن ام مکتوم

تعداد لشکر کفار: 3,000 (700 زرہ پوش۔200 گھڑ سوار۔300 اونٹ)

علم بردار میدان احد: حضرت مصعبؓ بن عمیر

میمنہ (دائیں) کی قیادت: حضرت زبیرؓ بن العوام

میسو (بائیں) کی قیادت: حضرت منذرؓ بن عمرو

حضور ﷺ کے اردگرد ثابت قدم صحابہء کرام:

مہاجر: (۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ

(۲) حضرت عمرؓ

Marfat.com

(۳) حضرت علیؓ

(۴) حضرت طلحہؓ

(۵) حضرت زبیرؓ

(۶) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

(۷) حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ

(۸) حضرت ابوعبیدہ بن جراح

انصار: (۱) حضرت حبابؓ بن منذر

(۲) حضرت ابودجانہؓ

(۳) حضرت عاصمؓ بن ثابت

(۴) حضرت حارث بن الضمہ

(۵) حضرت سہل بن حنیف

(۶) حضرت سعدؓ بن معاذ

(۷) حضرت وفیل سعدؓ بن عبادہ

(۸) حضرت محمدؓ بن مسلمہ

تعداد شہداء:	70
کفار کی زرہیں (زرہ پوش) :	700
مسلمانوں کے زرہ پوش:	100
کفار کے لشکر میں شامل عورتیں:	15
مسلمانوں کے شہسوار:	50 (ایک روایت کے مطابق شہسوار کوئی نہ تھا)

Marfat.com

وہ بچے جن کو کم سنی کی وجہ سے مقامِ شیخین سے مدینہ واپس بھیجا گیا: حضرت اسیدؓ بن ظہیر۔ حضرت زیدؓ بن ثابت ۔ حضرت زیدؓ بن ارقم۔ حضرت عرابہؓ بن اوس۔ حضرت عمروؓ بن حزم۔ حضرت ابوسعیدؓ خدری۔ حضرت زیدؓ بن حارثہ انصاری۔ حضرت سعدؓ بن حبہ۔ حضرت براءؓ بن عازب (اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ جنگ میں شریک تھے)

صغرسنی کے باوجود جنگ میں شرکت کی اجازت: (۱) حضرت رافعؓ بن خدیج
(ماہر تیرانداز)
(۲) حضرت سمرہ بن جندب
(حضرت رافعؓ کو پچھاڑ دیا)

تقسیم تعداد شہداء:
(۱) کل شہداء 70
(۲) انصار کل 65
(۳) اوس 24
(۴) خزرج 41
مہاجرین 4
یہودی 1

مقتولین کفار مکہ کی تعداد: 22 سے 37

Marfat.com

غزوہ حمراء الاسد (جزو وتتمہ غزوہ احد) شوال 3ھ

لشکر اسلام: غزوہ احد والے تمام زندہ مجاہدین

لشکر کفار: غزوہ احد سے واپس جانے والے۔ جو مدینہ منورہ پر پھر حملہ کرنے کا سوچ رہے تھے۔

نتیجہ: شوال 9-10-11 3ھ بروز منگل اور بدھ حمراء الاسد جو مکہ سے 8 میل کے فاصلے پر قیام فرما کر رسول اللہ ﷺ واپس مدینہ تشریف لے آئے۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ ابوسلمہؓ محرم 4ھ

امیر لشکر: حضرت ابوسلمہؓ

مقام: بنو اسد بن خزیمہ کا قبیلہ

تعداد مجاہدین: 150

نتیجہ: اچانک حملے سے کفار ادھر ادھر بھاگ گئے اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگیں۔ بغیر لڑائی کے لشکر مدینہ واپس لوٹا۔

❁❁❁

Marfat.com

مہم عبداللہ بن انیس 5 محرم 4ھ

امیر لشکر: حضرت عبداللہؓ بن انیس

مدت کاروائی: 8 روز

واپسی لشکر: 23 محرم

نتیجہ: باغی خالد بن سفیان ہذلی کا سر قلم کر کے بارگاہِ نبوت ﷺ میں پیش کیا گیا اور دعائیں لیں۔

❁❁❁

Marfat.com

المیہ بئر معونہ صفر 4ھ

لشکر صحابہ کی تعداد:	70
امیر لشکر:	حضرت منذر بن عمرو
تعداد شہداء:	69
زندہ بچنے والے:	حضرت کعبؓ بن زید (شہداء کے درمیان میں سے زخمی حالت میں اٹھایا گیا)

Marfat.com

حادثۂ رجیع صفر 4ھ

لشکر صحابہ کی تعداد:	10
امیر لشکر:	حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد غنوی یا حضرت عاصمؓ بن ثابت
دشمنوں کی تعداد:	150
شہید صحابہ:	8
قیدی بننے والے صحابہ:	حضرت خبیبؓ۔ حضرت زیدؓ بن دثنہ
مقام:	رجیع نامی چشمہ (رابغ اور جدہ کے درمیان)
دشمن:	بنوطیان (قبیلہ ہذیل کی شاخ)

Marfat.com

غزوہ بنونضیر ربیع الاول 4ھ

مدینہ منورہ سے یہودیوں کو نکالنے کا واقعہ

امیر لشکر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسجد نبویؐ میں اقامت کے لیے نائب: حضرت عبداللہؓ بن ابن مکتوم

علمبردار: حضرت علیؓ بن ابی طالب

محاصرہ: 6یا15 راتوں تک جاری رہا

Marfat.com

غزوہ ذات الرقاع جمادی الثانی 4ھ

تعداد لشکر اسلام:	400
کافر قبائل:	بنو محارب۔ بنو ثعلبہ
خاص علامت:	اس غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوٰۃ الخوف پڑھی۔

❁❁❁

Marfat.com

غزوہ نجد ربیع الآخر یا جمادی الاول 4ھ

امیر لشکر اسلامی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دشمن: بنی غطفان کے دو قبیلے بنو محارب اور بنو ثعلبہ

مقام: صحرائے نجد

نتیجہ: صحرائے نجد میں لشکر اسلام دور تک گیا مگر دشمن خوف زدہ ہو کر بھاگ گیا اور بغیر لڑائی کے مدینہ واپسی ہوئی

❁❁❁

Marfat.com

غزوہ بدرالصغریٰ شعبان 4ھ، جنوری 626ء

مدینہ منورہ میں نائب:	حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی/حضرت عبداللہ بن رواحہ
تعداد لشکر اسلام:	1500
لشکر اسلام کے گھڑ سوار:	نبی کریم ﷺ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت ابوقتادہؓ۔ حضرت سعدؓ بن زید۔ حضرت مقدادؓ بن اسود۔ حضرت حبابؓ بن منذر۔ حضرت زبیرؓ بن عوام۔ حضرت عبادؓ بن بشیر
علم بردار:	حضرت علی المرتضیٰ
تعداد لشکر کفار:	2,000 (مگر میدان بدر تک نہ پہنچے)
گھوڑے (لشکر اسلام):	19 عدد
امیر لشکر کفار:	ابوسفیان
گھوڑے لشکر کفار:	50 عدد

Marfat.com

غزوہ دومۃ الجندل 15 ربیع الاول 5ھ

امیر لشکر اسلامی:	سردارِ دو عالم ﷺ
تعداد لشکر اسلام:	1,000
مدینہ منورہ میں نائب:	حضرت سباعؓ بن عرفطہ الغفاری
واپسی مدینہ منورہ:	20 ربیع الثانی 5ھ
مقام:	سرحدِ شام کے ساتھ آباد قبائل
راستہ بتانے والا:	بنو عذرہ سے تعلق مذکورہ نامی شخص

Marfat.com

غزوہ مریسیع / غزوہ بنی مصطلق شعبان 5ھ

مقام:	قبیلہ خزاعہ کے ایک چشمے الفرغ کے قریب۔ مکہ سے آٹھ برید کے فاصلے پر
مدینہ منورہ میں نائب:	حضرت زیدؓ بن حارثہ
تعداد لشکر اسلام:	700
کمانڈر مقدمۃ الجیش:	حضرت عمرؓ
علم بردار:	مہاجرین کا علم: حضرت ابوبکر صدیقؓ انصار کا علم: حضرت سعدؓ بن عبادہ
دشمن کے ہلاک:	10 عدد
مسلمانوں کے شہید:	ایک
مالِ غنیمت:	اونٹ 2000 بکریاں 5000 بہت سے مرد و زن قیدی

Marfat.com

غزوہ احزاب/جنگ خندق/غزوہ خندق شوال 5ھ

امیر لشکر اسلامی: سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ

خندق کی تفصیل:

کھودنے کی تجویز: حضرت سلمان فارسیؓ

ہر دس آدمیوں کے حصے: 40 ہاتھ خندق کھودنے کا کام

خندق کی گہرائی:

خندق کی چوڑائی:

نائب مدینہ: حضرت ابن ام مکتومؓ

تعداد لشکر اسلام: 3,000

سپہ سالار اعلیٰ لشکر کفار: ابوسفیان

کفار کے لشکر کی تفصیل:

قبائل	قیادت	تعداد
قریش، کنانہ، تہامہ کے حلیف (جنوب سے) بنو سلیم (مرالظہران سے شامل ہوئے) غطفانی قبائل (مشرق سے)	ابوسفیان	4000

Marfat.com

(۱)فزارہ	عُیَیْنَہ بن حصن	6,000
(۲)بنومرہ	حارث عوف	
(۳)بنواشجع	مسعر بن رخیلہ	
تعدادلشکر کفار:		10,000

مسلمان افواج کا کوڈ: حٰمٓ لا تُنصرون (حٰمٓ ان کی مدد نہ کی جائے)

قضانمازیں: (۱)ایک دن نمازِعصر،سورج ڈوبنے کے بعدادا فرمائی۔پہلے عصراور پھرنمازمغرب وقت پرادا فرمائی۔

(۲)ایک دن ظہر،عصر،مغرب اورعشاء کی نمازیں اکٹھی ادافرمائیں۔

جنگ کاعرصہ: شوال 5ھ تاذیقعدہ 5ھ (تقریباًایک ماہ)

رسول اللہ کی خندق سے واپسی: 23/22 ذی قعدہ 5ھ بروز بدھ

تعدادشہداء: 6

شہدائے کرام: (۱)حضرت ثعلبہؓ بن غنمہ بن عدی

(۲)حضرت سعدؓ بن معاذ

(۳)حضرت طفیلؓ بن مالک

(۴)حضرت عبداللہؓ بن سہل انصاری

(۵)حضرت کعبؓ بن زید

(۶)حضرت انسؓ بن اوس

Marfat.com

مقتولین کفار کی تعداد:	10 (تمام تیراندازی سے مارے گئے ایک یا دو آدمی تلوار سے قتل ہوئے

❁❁❁

غزوہ بنو قریظہ ذیقعدہ 5ھ

امیرِ لشکر اسلامی:	سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ
نائبِ مدینہ:	حضرت ابن ام مکتومؓ
تعداد لشکر اسلام:	3,000
علم بردار لشکر اسلام:	حضرت علی المرتضیٰؓ
سردار یہود:	کعب بن اسد
اسلامی لشکر کے گھوڑے:	30 عدد
نتیجہ:	یہودیوں نے ہتھیار ڈال کر حضرت سعدؓ بن معاذ کو اپنا حاکم تسلیم کر لیا۔
حضرت معاذ کا فیصلہ:	یہودیوں کے مردوں کو قتل کر دیا جائے۔ جن کی تعداد 600 / 700 تھی۔ عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا جائے اور اموال تقسیم کر دئے جائیں۔
فتح کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ جو ہتھیار لگے:	(۱) 1500 تلواریں (۲) 2000 نیزے

Marfat.com

(۳)300زرہیں

محاصرے کا عرصہ: 25دن

❁❁❁

مہم سلام بن ابی الحُقَیق (یہودی)

ذیقعدہ/ذی الحجہ 5ھ

امیر لشکر: حضرت عبداللہؓ بن عتیک

تعداد لشکر: 5

حدف: سلام بن ابی الحُقَیق کا قتل

موقع/مقام: قلعہ ابورافع خیبر

نتیجہ: سلام بن ابی الحُقَیق کو قتل کر کے لوٹے

❁❁❁

Marfat.com

سریہ محمدؓ بن مسلمہ/مہم قرطاء 10 محرم 6ھ

امیر لشکر: حضرت محمدؓ بن مسلمہ

تعداد لشکر: 30

مقام: قرطاء (خریہ اور مدینہ کے درمیان سات رات کا فاصلہ)

نتیجہ: دشمن بھاگ گئے البتہ چوپائے اور بکریاں ہاتھ لگیں

❁❁❁

Marfat.com

غزوہ بنولحیان ربیع الاول/ جمادی الاول 6ھ

امیر لشکر: سرکار دو جہاں حضرت محمد ﷺ

تعداد لشکر: 200

مدینہ میں نائب رسول: حضرت ابن ام مکتومؓ

مقام: امج اور عسفان کے درمیان بطن غران نامی وادی

وجہ: بنولحیان نے دس صحابہ کرامؓ کو گھیر کر مقامِ رجیع پر ان میں سے آٹھ کو شہید کر دیا۔ رسول ﷺ نے بنولحیان کی گوشمالی کے لیے یہ سفر اختیار فرمایا۔

نتیجہ: بنولحیان آپ ﷺ کی آمد کی خبر سن کر پہاڑوں پر بھاگ گئے۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ عکاشہؓ ربیع الاول 6ھ

امیر لشکر:	حضرت عکاشہؓ بن محصن
تعداد لشکر اسلامی:	40
مقام:	غمر بنو اسد کے ایک چشمے کا نام
نتیجہ:	دشمن بھاگ گیا اور مالِ غنیمت میں 200 اونٹ ہاتھ آئے۔

Marfat.com

سریہ ذوالقصہ (اول) ربیع الاول/ ربیع الآخر 6ھ

۱۔امیر لشکر اسلامی: حضرت محمدؓ بن مسلمہ

۲۔تعداد لشکر اسلامی: 10

۳۔دشمن کی تعداد: 100

۴۔مقام: بنوثعلبہ کے دریار میں واقع

۵۔نتیجہ: دشمن کمین گاہ میں چھپا ہوات تھا رات کو صحابہ کرامؓ جب سو گئے تو اچانک حملہ کر کے سب کو شہید کر دیا۔ صرف حضرت محمدؓ بن مسلمہ نکلنے میں کامیاب ہوئے جو زخمی تھے اور بعد میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

Marfat.com

سریہ ذوالقصہ (دوم) ربیع الآخر 6 ہجری

امیر لشکر اسلامی: حضرت ابوعبیدہؓ

تعداد لشکر اسلامی: 40

مقام: بنوثعلبہ کا دریا جہاں پر سریہ ذوالقصہ اول واقع ہوا تھا

نتیجہ: دشمن بھاگ گئے ایک قیدی ہاتھ لگا جس نے اسلام قبول کرلیا۔ مالِ غنیمت میں مویشی اور بکریاں ہاتھ آئیں۔

Marfat.com

سریہ علیؓ بن ابی طالب 6 ہجری

امیر لشکر اسلامی: حضرت علی مرتضیٰ

تعداد لشکر اسلامی: 100

وجہ: بنونضیر نے قبیلہ سعد بن بکر کو فوجی قیادت پر ورغلایا تاکہ خیبر کے یہودیوں کو مدینہ پر حملہ کرنے میں مدد دے۔

نتیجہ: حضرت علی نے ناگہانی حملہ کر دیا۔ دشمن بوکھلا کر فرار ہو گئے قبیلہ سعد بن بکر کے مویشی مال غنیمت کی صورت میں ملے۔

Marfat.com

سریہ زیدؓ بن حارثہ

امیر لشکر اسلامی: حضرت زید بن حارثہ

تعداد لشکر اسلامی: ایک طلایہ گرد دستہ

وجہ: قبیلہ مزلانیہ کی ایک عورت نے مخبری کی کہ بنو سلیم فتنہ وشرارت کا ارادہ کر رہے ہیں۔

دشمن قبیلہ: بنو سلیم

نتیجہ: حضرت زید نے چھاپہ مار کر کچھ افراد گرفتار کر لئے اور ان کے مویشی لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کئے۔

Marfat.com

سریہ زیدؓ بن حارثہ الی العیص

امیر لشکر اسلامی: حضرت زیدؓ بن حارثہ

تعداد لشکر اسلامی: 170

مقام: عیص

نتیجہ: بہت سا سامان ہاتھ لگا اور قافلے والے گرفتار ہوئے۔ ان میں آپ کے داماد حضرت ابوالعاص بھی شامل تھے۔ حضرت زینب نے پناہ دی تو آپ نے ان کی پناہ قبول کر لی۔

نوٹ: کچھ مورخین کا خیال ہے کہ یہ صلح حدیبیہ کے بعد کا واقعہ ہے۔ لیکن یہ اس بناء پر ٹھیک نہیں ہوسکتا کہ صلح حدیبیہ کے بعد طرفین کو آزادی اور امان حاصل تھا اور معاہدہ امن کے بعد یہ ممکن نہیں تھا کہ حضور ﷺ کے حکم سے قافلے پر حملہ کیا جا سکتا۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ زیدؓ بن حارثہ الی الطرق

امیر لشکر اسلامی:	حضرت زیدؓ بن حارثہ
تعداد لشکر اسلامی:	15
مقام:	طرق
وجہ:	بنو ثعلبہ کے مفرورین کی قرار واقعی سرکوبی
نتیجہ:	مخالف بھاگ گئے اور صرف بیس اونٹ ہاتھ آئے۔

Marfat.com

سریہ زید بن حارثہ الی الحسمی جمادی الاخر 6 ہجری

امیر لشکر اسلامی: حضرت زید بن حارثہ

تعداد لشکر اسلامی: 500

مقام: حسمی

وجہ: حضور ﷺ کے سفیر حضرت دحیۃ الکلبی جو قیصر کے پاس تحفوں کے ساتھ واپس آ رہے تھے جس میں حضور ﷺ کے لئے نفیس پوشاک بھی تھی۔ یہ سفیر جب وادی القریٰ کے قریب حسمی پہنچے تو بنو جذام کے چند لٹیروں نے ان کا سامان لوٹ لیا۔ آپ نے مدینہ پہنچ کر حضور ﷺ کو اطلاع دی۔

دشمن قبیلہ: بنو جذام

نتیجہ: حضرت زید بن حارثہ نے علی الصباح ہلہ بول دیا۔ کچھ لوگ مارے گئے۔ اور مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ ایک ہزار اونٹ، پانچ ہزار بکریاں اور سو قیدی ہاتھ آئے۔ لیکن بعد میں قبیلے کی طرف سے

Marfat.com

امان نامہ پیش کیا گیا جس کے بعد تمام املاک واپس کر دیئے گئے۔

❁❁❁

سریہ کرز بن جابر الی عرینہ شوال 6 ہجری

امیر لشکر اسلامی: کرز بن جابر

تعداد لشکر اسلامی: 20

وجہ: عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آ کر مسلمان ہو گئے۔ لیکن انہیں یہاں کی آب و ہوا راس نہ آئی جس سے وہ بیمار پڑ گئے۔ ان لوگوں کا سرکاری خرچ پر علاج معالجے کا انتظام کیا گیا اور خوراک وغیرہ بھی فراہم کی گئی۔ لیکن جب یہ صحت یاب ہوئے تو 15 اونٹ لیکر فرار ہو گئے اور چرواہے کو بھی مار ڈالا۔

نتیجہ: ان سب کو گرفتار کر لے لایا گیا اور عبرتناک سزا دی گئی۔

❁❁❁

Marfat.com

صلح حدیبیہ ذی القعد 6 ہجری

صلح حدیبیہ میں درج ذیل شرطیں تھیں:

۱) دس سال تک فریقین کے درمیان جنگ بند رہے گی۔ نیز دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے خلاف خفیہ یا علانیہ جنگ کی کاروائی نہ کرے گا۔ اس مدت میں ہر شخص محفوظ و مامون ہوگا۔ فریقین کے ہر فرد کو ہر جگہ اور ہر وقت آنے جانے کی آزادی رہے گی۔ اختلاف مذہب کی بنا پر کوئی ایک دوسرے پر دست درازی نہیں کرے گا۔

۲) محمد (ﷺ) اس سال واپس جائیں گے اور آئندہ سال عمرہ کیلئے آئیں گے۔ اور صرف تین دن مکہ میں ٹھہر سکیں گے۔ ان کی تلواریں پرتلوں کے اندر رہیں گی۔ اسکے علاوہ اور کوئی سامان حرب نہ ہوگا۔ نیز مسلمان یہاں سے جاتے ہوئے کسی شخص کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں گے۔

۳) اس مدت میں جو مکہ والا مسلمان ہو کر مدینہ آئے گا تو اس کے رشتہ دار اس کو واپس لے جانے کے مجاز ہوں گے۔ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ آئے گا تو مسلمان اس کو مدینہ واپس نہ لا سکیں گے۔

Marfat.com

۴) عرب قبیلوں میں سے جو قبیلہ فریقین میں سے جس کا شریک ہونا چاہے اس کا شریک ہوسکتا ہے۔

❁❁❁

غزوہ خیبر 7 ہجری

امیر لشکر اسلامی: حضرت محمد ﷺ

تعداد لشکر اسلامی: 1400 جو صلح حدیبیہ میں شامل تھے۔ 2 سوار

20 عورتیں ☆

1600 جس میں 200 سوار ☆☆

مقام: خیبر..... شام کے راستے پر مدینہ سے چار منزل یا بتیس میل

مدینہ سے شام کی جانب 200 میل ☆☆☆

فوج کی تقسیم: تین حصوں میں تقسیم کیا اور پہلی دفعہ ایک سے زائد علم بنائے گئے۔

راستہ: مدینہ..... عصر..... صہبا..... رجیع

رجیع کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ جو قبیلہ غطفان اور خیبر کے درمیان واقع ہے اور بقیہ فوج کو خیبر کی طرف روانہ کر دیا۔

Marfat.com

خیبر کے چند مشہور قلعے:	ناعم، قموص، نطاۃ، قصارہ، شن، قریظہ، صعب بن معاذ، الزبیر
تعداد شہدا:	15
مقتولین یہودیوں کی تعداد:	103
نتیجہ:	تمام قلعے فتح ہو گئے لیکن حضور ﷺ نے یہودیوں کو ایک خاص وقت تک بٹائی کرنے کی اجازت دیدی۔ بنو حارثہ کے محصین محیص بن مسعود نے اپنی خدمات نگرانی کے لئے پیش کیں جو حضور ﷺ نے منظور فرما لیں۔ اس کے عوض اس نے اس علاقہ کو حضور ﷺ کے اس وعدے پر لے لیا کہ کل فصل کا نصف حصہ مسلمانوں کو دیا جائے گا۔

Marfat.com

غزوہ وادی القریٰ

وجہ: خیبر سے واپسی پر مغرب کے وقت آپ ﷺ وادی القریٰ پہنچے۔ یہودیوں نے تیر اندازی کی۔ جس سے آپ ﷺ کا غلام مدعم شہید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے یہودیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ لیکن وہ نہ مانے۔

مقتولین یہودیوں کی تعداد: 11

نتیجہ: دوسرے دن صبح آفتاب بلند ہونے سے قبل یہودیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ جنگ میں کافی مال غنیمت ہاتھ آیا۔

❁❁❁

Marfat.com

خبر تیماء

تیماء کے یہودیوں کو جب خیبر اور وادی القریٰ کے حالات معلوم ہوئے تو انہوں نے خیبر کے کاشتکاروں کی طرح نصف بٹائی پر کاشت کے معاہدے پر صلح کی درخواست پیش کی جسے حضور ﷺ نے منظور فرمالیا۔

❁❁❁

سریہ حضرت ابوبکرؓ

وجہ: صلح حدیبیہ اور فتح خیبر کے بعد آپ ﷺ نے جنگِ خندق میں چڑھائی کرنے والے قبیلوں کی سرکوبی کا فیصلہ فرمایا۔

امیر لشکر اسلامی: حضرت ابوبکرؓ

دشمن قبیلہ کا نام: قبیلہ فزارہ (بنوکلاب)

Marfat.com

نتیجہ: کچھ لوگ گرفتار ہوئے اور کچھ زخمی

❁❁❁

سریہ حضرت عمرؓ بن الخطاب شعبان 7 ہجری

وجہ: بنو ہوزان نے دھوکے سے مسلمانوں کو شہید کیا تھا۔

امیر لشکر اسلامی: حضرت عمرؓ بن الخطاب

دشمن قبائل: بنو ہوزان

نتیجہ: دشمن حملے کی خبر سن کر بھاگ گئے۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ بشیر بن سعد شعبان 7 ہجری

امیر لشکر اسلامی: بشیر بن سعد

دشمن قبیلہ: بنو مرہ

نتیجہ: دشمن جنگلوں میں چھپ گئے، بشیر ان کے اونٹ بکریاں لیکر واپس ہوئے، راستہ میں بنو مرہ نے انہیں گھیر لیا۔ چنانچہ بشیر کے کچھ ساتھی شہید ہوئے اور کچھ نے میدان جنگ چھوڑ دیا۔ بشیر نے بڑی جانبازی سے مقابلہ کیا اور زخمی ہو کر مقتولین میں گرے۔ بعد میں وہ اٹھ کر فدک پہنچ گئے جہاں کے یہودیوں نے معاہدے میں ہونے کی وجہ سے ان کی خبر گیری کی۔ بعد میں وہ صحت یاب ہو کر مدینہ پہنچ گئے۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ غالب بن عبداللہ رمضان 7 ہجری

امیر لشکر اسلامی:	غالب بن عبداللہ
تعداد لشکر اسلامی:	130
مقام:	حرقہ
نتیجہ:	بڑے آدمی مارے گئے۔ غنیمت میں کچھ اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں۔

Marfat.com

سریہ بشیر بن سعد الانصاری

امیر لشکر اسلامی: بشیر بن سعد الانصاری

تعداد جماعت اسلامی: 300

دشمن قبیلہ: غطفان کی ایک جماعت مدینہ پر حملے کی تیاری کر رہی تھی۔

دشمن قبیلے کا سربراہ: عینیہ بن حصن انفراری

نتیجہ: بشیر بن سعد کی آمد کی خبر سنکر یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ صرف دو آدمی قید ہوئے جو مسلمان ہو گئے۔ مال غنیمت میں سے کچھ اونٹ ملے۔

❁❁❁

Marfat.com

عمرۃ القضاء شوال 7 ہجری

قریش نے معاہدہ حدیبیہ کی پاسداری کی اور مسلمانوں کیلئے حرم کے دروازے تین دن تک کھول دیئے گئے اور آنحضرت ﷺ کی قیادت میں مسلمانوں نے عمرہ ادا کیا۔ کٹر مخالفین غصہ میں شہر چھوڑ کر پہاڑوں پر چلے گئے۔

❁❁❁

سریہ ابن ابی العوجاء ذی الحجہ 7 ہجری

امیر لشکر اسلامی:	ابن ابی العوجاء
تعداد:	50
دشمن قبیلہ:	بنو سلیم
نتیجہ:	اس جنگ میں 49 مسلمان شہید ہوئے اور ابن ابی العوجاء شدید زخمی ہوئے۔

Marfat.com

سریہ غالب بن عبداللہ صفر 8 ہجری

امیر لشکر اسلامی: غالب بن عبداللہ اللیثی

تعداد: 60

مخالف قبیلہ: بنوملوح

نتیجہ: بنوملوح پر اچانک حملہ کر دیا گیا کیونکہ وہ پہلے مسلمان مجاہدین کی خبر سنتے ہی پہاڑوں میں روپوش ہو جاتے تھے۔ بنوملوح قتل ہو گئے، ان کی مدد کیلئے نازہ قوم کے آدمی جس وقت وادی میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے سیلاب بھیج دیا جس کی وجہ سے وہ وادی عبور کر کے میدان میں نہ پہنچ سکے۔

Marfat.com

سریہ غالب بن عبداللہ صفر 8 ہجری

وجہ:	بنومرہ سے بشیر بن سعد کا انتقام لینے کیلئے
امیر لشکر اسلامی:	غالب بن عبداللہ
تعداد لشکر اسلامی:	200
مخالف قبیلہ:	بنومرہ
نتیجہ:	انتقام کامیابی سے لیا گیا

Marfat.com

سریہ شجاع بن وہب ربیع الاول 8 ہجری

امیر لشکر اسلامی: شجاع بن وہب

تعداد لشکر اسلامی: 24

مخالف قبیلہ: بنو ہوازن

نتیجہ: بنو ہوازن اس مرتبہ بھی اپنے اموال چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے، مسلمان مال غنیمت میں ان کے مویشی لیکر مدینہ لوٹ آئے۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ ذات اطلاح 8 ہجری

وجہ: قضاعہ کے نصاریٰ کے پاس ذات اطلاح۔

حضرت کعب بن عمیر غفاری پندرہ ساتھیوں کے ہمراہ دعوت اسلام کیلئے بھیجے گئے، لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور تیر اندازی شروع کر دی۔

امیر جماعت اسلامی: حضرت کعب بن عمیر غفاری

تعداد جماعت اسلامی: 15

مخالف قبیلہ: قضاعہ کے نصاریٰ

نتیجہ: چودہ مسلمان شہید ہو گئے۔ صرف امیر زخمی ہو کر گر پڑے انہیں مردہ سمجھ کر سب لوگ چلے گئے۔ یہ بعد میں مدینہ چلے گئے۔

Marfat.com

سریہ موتہ جمادی الاول 8 ہجری

وجہ: صلح حدیبیہ کے بعد یہودیوں کی فتنہ انگیزوں کا سد باب کرکے عرب کے مختلف حصوں میں داعی بھیجے گئے۔ان میں سے ایک وفد بلقاء کے رئیس شرجیل بن عمرو کے پاس بھیجا گیا۔یہ عرب خاندان ہونے کے باوجود عیسائی ہوگیا تھا۔ حارث بن عمیر سفیر محمد ﷺ کے طور پر ان کے پاس بھیجے گئے تھے لیکن انہوں نے اسے قتل کردیا۔ان کے قصاص کیلئے آپ ﷺ نے یہ لشکر روانہ کیا۔

امیر لشکر اسلامی: حضرت زید بن حارثہ۔حضور ﷺ نے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اگر یہ شہید ہوجائیں تو حضرت جعفر بن طیار کو امیر نامزد کیا جائے اور اگر وہ بھی جام شہادت نوش فرما جائیں تو عبداللہ بن رواحہ کو امیر بنالیا جائے اور اگر وہ بھی شہید ہوجائیں تو مسلمان جس کو چاہیں امیر نامزد کرلیں۔

تعداد لشکر اسلامی: 3000

Marfat.com

دشمن: رومی، بلقاء اور عرب عیسائی قبائل جن میں لخم، جذام، قضاعہ، بہرا، بلی، بلقین شامل تھے۔

دشمن کی تعداد: ایک لاکھ رومی، ایک لاکھ شرجیل کے حامی، ایک لاکھ عرب عیسائی قبائل

رومی کمانڈر کا نام: فروہ بن عمرو الجذمی (جنگ کے بعد مسلمان ہو گیا اور شہادت کا مرتبہ حاصل کیا۔

تعداد شہدا: 12

نتیجہ: حضرت خالد بن ولید کی حکمت عملی سے رومی میدان چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ جس کے بعد اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر بنو سلیم، اشجع، بنولحیان، غطفان اور بنوفزارہ مسلمان ہو گئے۔

Marfat.com

سریہ خبط الی جہینہ رجب 8 ہجری

وجہ: صلح حدیبیہ کے بعد قریش کا قافلہ تجارت شام سے آرہا تھا۔قبیلہ جہینہ کیطرف سے اطمینان نہیں تھا۔

امیر لشکر اسلامی: حضرت ابوعبیدہ بن جراح

سریہ کا دوسرا نام: غزوہ سیف البحر

نتیجہ: مسلمانوں کی اعانت سے قافلہ بخیر وخوبی مکہ پہنچ گیا۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ ابوقتادہ الی نجد شعبان 8 ہجری

امیر لشکر اسلامی: ابوقتادہ

تعداد لشکر اسلامی: 15

دشمن قبیلہ: غطفان

نتیجہ: قبیلہ غطفان کے سردار قتل ہوئے اور مال غنیمت میں 200 اونٹ اور 2000 بکریاں ہاتھ آئیں۔

Marfat.com

سریہ ابی قتادہ الی بطن اضم رمضان 8 ہجری

امیر لشکر اسلامی: ابوقتادہ

تعداد لشکر اسلامی: 8

مقام: وادی بطن اضم

دشمن قبائل: اشجع اور جہینہ

❁❁❁

Marfat.com

سریہ ابی حدرد الی الغابہ

امیر لشکر اسلامی: ابوحدرد

تعداد لشکر اسلامی: 2

مقام: غابہ

مخالف کمانڈر کا نام: رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ

نتیجہ: رفاعہ کو قتل کر دیا گیا اس کے آدمی بھاگ گئے اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔

نوٹ: بعض مورخین نے اسے سریہ غطفان کہا ہے۔
بعض مورخین نے ابوحدرد کے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔

Marfat.com

فتح مکہ رمضان 8 ہجری

امیر لشکر اسلامی: حضرت محمد ﷺ

تعداد جماعت اسلامی: 10 ہزار

فوج کی تقسیم: ذی طوی کے مقام پر آپ نے فوج کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ کی قیادت حضرت زبیر بن العوم نے کی، ایک حصہ کی قیادت حضرت خالد بن ولید اور ایک حصہ کی قیادت حضرت سعد بن عبادہ نے کی۔ حضرت سعد بن عبادہ کو ہٹائے جانے کے بعد ان کے بیٹے نے قیادت کی۔
حضور ﷺ نے ان حضرات کو حکم دیا کہ قتل و خونریزی سے احتراز کریں مگر جو لڑے اس کا دفاع کرو۔

نتیجہ: مکہ بغیر لڑائی کے فتح ہو گیا۔ کچھ اوباشوں نے مسلمانوں کو شہید کر دیا جنہیں [illegible] اوباشوں نے در نے ٹھکانے لگا دیا۔ کعبۃ [illegible] حضرت خالد بن ولید للہ کو بتوں سے پاک کر دیا

Marfat.com

گیا۔اور قریش کیلئے عام معافی کا اعلان کر دیا گیا۔

❁❁❁

سریہ خالدؓ بن ولید شوال 8 ہجری

امیر لشکر اسلامی: حضرت خالدؓ بن ولید

تعداد لشکر اسلامی: 350

مقام: یلملم

مخالف قبیلہ: بنو جذیمہ

نتیجہ: حضرت خالد بن ولید نے بنو جذیمہ کو اسلام کی دعوت دی۔ وہ لوگ اچھی طرح اسلمنا (ہم اسلام لائے) نہیں کہہ سکے بلکہ وہ صبانا صبانا (ہم نے دین بدلا، ہم نے دین بدلا) کہنے لگے۔ خالد نے ان کو قتل اور قید کرنا شروع کر دیا۔ بعد میں حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیج کر اس کی تلافی فرمائی اور ان کا مال واپس کر دیا اور مقتولین کی دیت بھی ادا کی گئی۔

❁❁❁

Marfat.com

غزوہ حنین شوال 8 ہجری

امیر لشکر اسلامی:	حضرت محمد ﷺ
تعداد لشکر اسلامی:	12 ہزار (جن میں دو ہزار مکہ والے تھے اور کچھ ایسے بھی تھے جو ابھی تک اسلام نہ لائے تھے)
دشمن قبائل:	ہوازن اور ثقیف (تیر اندازی اور نشانہ بازی میں تمام عرب قبائل میں انہیں امتیاز حاصل تھا۔
کفار کی تعداد:	4 ہزار
دشمن قبائل کے سردار:	مالک بن عوف اور درید بن القمہ
تعداد شہدا:	4
نتیجہ:	قبیلہ ہوازن کے تیر اندازوں نے پہلے پہل تو منہ پھیر دیا اور لشکر اسلام پسپا ہوا۔ لیکن حضور ﷺ اور چند مٹھی بھر جانباز جمے رہے۔ جس سے فوج کی دوبارہ ترتیب قائم ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ بنو ہوازن بعد میں کثرت سے مسلمان ہو گیا۔

Marfat.com

غزوہ طائف 8 ہجری

حنین کو فتح کرنے کے بعد آپ نے طائف کا ارادہ کیا۔ حضرت خالدؓ ایک ہزار مقدمۃ الجیش دستے لیکر آگے رانہ ہو گئے۔ قلعہ کا محاصرہ ہوا۔ منجنیقیں استعمال ہوئیں۔ اہل قلعہ نے گرم سلاخیں برسائیں۔ شدید تیراندازی کی وجہ سے مسلمان پیچھے ہٹے، لوگ زخمی ہوئے، کم وبیش بیس دن محاصرہ جاری رہا۔

Marfat.com

سریہ عینیہ بن حصن انفاری محرم 9 ہجری

امیر لشکر اسلامی:	عینیہ بن حصن
تعداد لشکر اسلامی:	50
مخالف قبیلہ:	بنو تمیم
نتیجہ:	بنو تمیم بھاگ کھڑے ہوئے، مسلمانوں نے ان کے 11 مرد 21 عورتیں اور 30 بچے گرفتار کر لئے اور ان کو مدینہ لے آئے۔ بعد میں ان سب کو رہا کر دیا گیا۔

Marfat.com

سریہ قطبہ بن عامر صفر 9 ہجری

امیر لشکر اسلامی:	قطبہ بن عامر
تعداد لشکر اسلامی:	20
سواری کے جانور:	10 اونٹ
مخالف قبیلہ:	خثعم
نتیجہ:	فریقین میں سخت جنگ ہوئی، کچھ لوگ قتل ہوئے، کچھ زخمی۔ اونٹ، بکریاں اور عورتیں غنیمت میں ہاتھ آئیں جن کو مدینہ لایا گیا۔

Marfat.com

سریہ ضحاک بن سفیان 9 ہجری

امیر لشکر اسلامی: ضحاک بن سفیان

مخالف قبیلہ: بنو کلاب

نتیجہ: جنگ ہوئی لیکن بعد میں بنو کلاب میدان سے بھاگ گئے۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ علقمہ بن مجز ربیع الآخر 9 ہجری

امیر لشکر اسلامی: علقمہ بن مجز

تعداد لشکر اسلامی: 300

مقام: اہل حبشہ کے ان لوگوں کی طرف بھیجا جو جدہ آ کر لوٹ مار کرتے تھے۔ یہ لوگ جزیرہ میں رہتے تھے۔

نتیجہ: علقمہ ساتھیوں کے ہمراہ جزیرہ پر پہنچے لیکن لٹیرے بھاگ گئے۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ علیؓ بن ابی طالب ربیع الآخر 9 ہجری

امیر لشکر اسلامی: حضرت علیؓ بن ابی طالب

تعداد لشکر اسلامی: 200 انصار

مخالف قبیلہ: بنو طے

سواری کے جانور: دس اونٹ اور پانچ گھوڑے

نتیجہ: کچھ لوگ بھاگ کر شام چلے گئے۔ مال غنیمت میں عدی بن حاتم کی بہن مدینہ آئیں۔ آنحضرت ﷺ نے بڑے اعزاز و اکرام سے انہیں رخصت کیا۔ جب یہ شام گئیں اور اپنے بھائی سے اسلام اور پیغمبر اسلام کا تعارف کروایا تو وہ مدینہ آیا اور مسلمان ہو گیا بعد میں سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

❁❁❁

Marfat.com

غزوہ تبوک رجب 9 ہجری

امیر لشکر اسلامی: حضرت محمد ﷺ

تعداد لشکر اسلامی: 30 ہزار مجاہدین، جن میں 10 ہزار سوار تھے

مدینہ میں نائب: حضرت علی مرتضیٰ

دشمن: قیصر روم، غانی اور دوسرے عرب سردار

قیام: 20 دن

نتیجہ: تبوک پہنچ کر معلوم ہوا کہ قیصر اور اس کے زیر اثر قبائل نے مقابلے پر آنے کی بجائے اپنی فوجیں سرحد سے ہٹالی ہیں۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ خالدؓ بن ولید

امیر لشکر اسلامی: حضرت خالدؓ بن ولید

دشمن قبیلہ: بنو کندہ

دشمن سردار کا نام: اکیدر بن عبدالملک

نتیجہ: مقابلہ ہوا، خالد نے اکیدر کو گرفتار کر لیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اکیدر نے جزیہ کی شرط پر صلح کر لی۔

❁❁❁

Marfat.com

سریہ خالدؓ بن ولید

امیر لشکر اسلامی: حضرت خالدؓ بن ولید

تعداد لشکر اسلامی: 400

دشمن: بنی حارث بن کعب

نتیجہ: حضرت محمد ﷺ نے ہدایت کی تھی کہ تین دن کے اندر اگر قبیلہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے وگرنہ حملہ کر دیا جائے۔ ان لوگوں نے تین دن کے اندر اسلام قبول کر لیا۔

❁❁❁

Marfat.com

حضرت ابراہیمؑ

حضرت ابراہیمؑ کی دو بیویاں تھیں۔ بڑی بیوی کا نام حضرت سارہ تھا جبکہ دوسری بیوی کا نام حضرت ہاجرہ تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کی وہ اولاد جو بی بی سارہؑ کے بطن میں سے تھی اس کا شجرہ اور تھوڑی سی تاریخ حسب ذیل ہے۔ اسکا لکھنا اس وجہ سے ضروری تھا تا کہ پڑھنے والے کے سامنے ایک مکمل view (ویئو) آجائے اور مزید تعلیم حاصل کرنے میں آسانی ہو جائے۔

نسب نامہ حضرت یعقوبؑ

عہد نامہ عتیق کے مطابق حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت یعقوبؑ تک بائیس پشتیں ہیں۔ اس کے برعکس عہد نامہ جدید میں بیان کردہ نسب نامہ کی رو سے پشتوں کی تعداد بائیس کی بجائے چوبیس بیان کی گئی ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل دی جا رہی ہے:

Marfat.com

مذکورہ کتب عہد عتیق

نمبر شمار	نام	پیدائش	تواریخ (حوالہ جات)
۱	آدم	۲۷:۱	۱:۱
۲	سیث	۳:۵	
۳	انوس	۶:۵	
۴	قینان	۸:۵	۲:۱
۵	محلل ایل	۱۲:۵	
۶	یارد	۱۵:۵	
۷	حنوک	۱۸:۵	۳:۱
۸	متوسلح	۲۱:۵	
۹	لمک	۲۵:۵	
۱۰	نوح	۲۸:۵	۴:۱
۱۱	سم	۳۲:۵	
۱۲	ارفسکد	۱۰:۱۱	۲۴:۱
۱۳	سلح	۱۲:۱۱	
۱۴	عبر	۱۴:۱۱	۲۵:۱
۱۵	فلج	۱۶:۱۱	

Marfat.com

۱۶	رعو	۱۸:۱۱	
۱۷	سروج	۲۰:۱۱	۲۶:۱
۱۸	نحور	۲۲:۱۱	
۱۹	تارخ	۲۴:۱۱	
۲۰	ابرہام(ابراہیم)	۲۶:۱۱	
۲۱	اسحاق	۳۸:۲۱،۱۵:۱۷	۲۸:۱
۲۲	یعقوب	۲۶:۲۵	۳۴:۱

مذکورہ کتب عہد جدید

نمبر شمار	نام	حوالہ جات (انجیل لوقا)
۱	خدا	۳۸:۳
۲	آدم	
۳	سیث	
۴	انوس	
۵	قینان	۳۷:۳
۶	محلل ایل	
۷	یارد	
۸	حنوک	
۹	متوسلح	

Marfat.com

۱۰	لمک	۳۶:۳
۱۱	نوح	
۱۲	سم(سام)	
۱۳	ارفسکد	
۱۴	قینان	
۱۵	سلح	۳۵:۳
۱۶	عبر	
۱۷	فلج	
۱۸	رعو	
۱۹	سروج	
۲۰	نحور	۳۴:۳
۲۱	تاره	
۲۲	ابرہام(ابراہیم)	
۲۳	اضحاق(اسحاق)	
۲۴	یعقوب	

Marfat.com

حضرت یعقوبؑ کی شادیاں

حضرت یعقوبؑ نے چار شادیاں رچائیں۔ ان کی بیویوں کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ لیاہ

۲۔ راخل

۳۔ زلفہ (لیاہ کی لونڈی)

۴۔ بلہاہ (راخل کی لونڈی)

حضرت یعقوبؑ کی اولاد

ان چار عورتوں سے حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے پیدا ہوئے۔

بیوی لیاہ سے اولاد

۱۔ روبن	۲۔ شمعون
۳۔ لادی	۴۔ یہوداہ
۵۔ اشکار	۶۔ زبولون

بیوی راخل سے اولاد

۱۔ یوسف	۲۔ بنیمین

لونڈی زلفہ سے اولاد

Marfat.com

۱۔اجد ۲۔آشر

لونڈی بلہاہ سے اولاد

۱۔دان ۲۔نفتالی

حضرت یوسفؑ کے دو بیٹے منسی اور افرائیم مصر میں پیدا ہوئے۔حضرت یوسفؑ کی نسل ان کے اپنے نام کی بجائے ان کے دو بیٹوں کے ناموں سے منسوب ہوئی۔اس طرح بنی اسرائیل کے تیرہ قبیلے ہو گئے۔

حضرت موسیٰؑ نے خدا کے حکم سے یعقوبؑ (اسرائیل) کے بیٹے لاوی کی اولاد کو بنی اسرائیل کیلئے مذہبی رسومات ادا کرنے کے فرائض سونپ کر بنی لاوی کی اولاد کو بنی اسرائیل کے قبائل سے الگ شمار کر دیا۔اس سے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے رہ گئے۔

مذہبی رسومات کی ادائیگی کرنے سے بنی لاوی اہم قبیلہ ٹھہرا۔اس قبیلے سے عمرام کے دو بیٹے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ پیدا ہوئے۔کہانت کا اعلیٰ ترین مذہبی عہدہ حضرت ہارونؑ اور ان کی اولاد کے سپرد تھا۔

بنی اسرائیل کا دوسرا اہم قبیلہ یہوداہ کا تھا۔حضرت داؤد اور دیگر شاہانِ یہوداہ کا تعلق بنی یہوداہ سے تھا۔جبکہ تیسرا اہم قبیلہ حضرت یوسفؑ کے بیٹے افرائیم کا تھا۔بنی اسرائیل کی منقسم سلطنت میں شاہان اسرائیل بنی افرائیم تھے۔

شاہان بنی اسرائیل

بائیبل کی رو سے شاہان بنی اسرائیل کی مختصر تاریخ اس طرح ہے:

''حضرت موسیٰؑ کی ہمراہی میں مصر سے خروج کے بعد بنی اسرائیل نے

Marfat.com

دریائے یردن (اردن) کے مشرقی کنارے پر یریحو کے میدان میں ڈیرے لگائے"

حضرت موسیٰؑ نے وفات سے قبل بنی اسرائیل کی قیادت یشوع بن نون کو سونپ دی تھی۔ انہوں نے دریا پار کر کے کنان میں فتوحات حاصل کیں اور مفتوحہ علاقے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں تقسیم کر دیئے اور ان کے درمیان لاویوں کو بسنے کیلئے شہر دیئے۔

حضرت داؤدؑ کی حکومت

بنی اسرائیل کی متحدہ حکومت کا پہلا بادشاہ ساؤل بن قیس تھا۔ ساؤل کی موت کے بعد بنی اسرائیل کی حکومت حضرت داؤدؑ کی طرف منتقل ہوگئی۔ انہوں نے شروع کے سات سال حبرون کو دارالخلافہ بنا حکومت کی اور بعد میں دارالخلافہ یروشلم میں بنالیا گیا۔ انہوں نے کل چالیس سال تک اسرائیل پر حکومت کی۔

حضرت سلیمانؑ کی حکومت

حضرت داؤدؑ کی وفات کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ بادشاہ بنے۔ انہوں نے یروشلم میں شاندار عبادت گاہ تعمیر کرائی اور چالیس برس تک کل بنی اسرائیل پر یروشلم میں حکومت کی۔

Marfat.com

یہوداہ اور بنی اسرائیل کی تقسیم

حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد ان کا بیٹا رجعام یروشلم میں تخت نشین ہوا تو یہوداہ اور بنیمین کے قبائل کے سوا باقی بنی اسرائیل نے افرائیمی یربعام بن نباط کے ماتحت اپنی الگ سلطنت فلسطین کے شمال میں قائم کر لی اور اس کا نام اسرائیل رکھا۔ جبکہ جنوب میں حضرت داؤدؑ کے خاندان کی حکومت یہوداہ کے نام سے موسوم ہوئی۔

شاہان یہوداہ اور شاہان بنی اسرائیل

بائیبل میں شاہان یہوداہ اور ان کے ہمعصر شاہان اسرائیل کے عہد ہائے سلطنت اور ان کے تخت نشینی اور مدت حکومت کی تفصیلات درج ہیں۔ ان کی تفصیل گوشوارہ نمبر ۱ اور گوشوارہ نمبر ۲ میں دی جا رہی ہیں۔

سلطنت یہوداہ (گوشوارہ نمبر ۱)

نمبر شمار	نام شاہ یہوداہ	مدت حکومت	رجعام سے ابتداء	حوالہ بائیبل
۱	رجعام بن سلیمانؑ	۱۷	۱	۲۱:۱۲
۲	ابیام بن رجعام	۳	۱۸	۱:۱۵
۳	آسام بن ابیام	۴۱	۲۱	۱:۱۵
۴	یہوسفط بن آسا	۲۵	۶۲	۴۲:۲۳

Marfat.com

۵	یہورام بن یہوسفط	۸	۸۷	۱۷:۸
۶	اخزیاہ بن یہورام	۱	۹۵	۲۶:۸
۷	عتلیاہ زوجہ اخزیاہ	۶	۹۶	۳:۱۱
۸	یہواس بن اخزیاہ	۴۰	۱۰۴	۱:۱۲
۹	امصیاہ بن یہواس	۲۹	۱۴۲	۲:۱۴
۱۰	عزریاہ بن امصیاہ	۵۲	۱۷۱	۲:۱۵
۱۱	یوتام بن عزریاہ	۱۶	۲۲۳	۳۳:۱۵
۱۲	آخز بن یوتام	۱۶	۲۳۹	۲:۱۶
۱۳	حزقیاہ بن آخز	۲۹	۲۵۵	۲:۱۸
۱۴	منسی بن حزقیاہ	۵۵	۲۸۴	۱:۲۱
۱۵	امون بن منسی	۲	۳۳۹	۱۹:۲۱
۱۶	یوسیاہ بن امون	۳۱	۳۴۱	۱:۲۲
۱۷	یہوآخز بن یوسیاہ	۳ ماہ	۳۷۲	۳۱:۲۳
۱۸	یہویقیم بن یوسیاہ	۱۱	۳۷۲	۳۶:۲۳
۱۹	یہویاکین بن یہویقیم	۳ ماہ	۳۸۳	۸:۲۴
۲۰	صدقیاہ بن یوسیاہ یا صدقیاہ بن یہویقیم	۱۱	۳۸۳	:۱۷:۲۴ ۲:۱۸
	اختتام	۳۹۴	۳۹۴	

Marfat.com

سلطنتِ اسرائیل (گوشوارہ نمبر۲)

نمبر شمار	نام شاہ اسرائیل	مدت حکومت	یربعام سے ابتداء	حوالہ بائیبل
۱	یربعام بن نباط	۲۲	۱	۲۰:۱۴
۲	ندب بن یربعام	۲	۲۳	۲۵:۱۵
۳	بعشاہ بن اخیاہ	۲۴	۲۵	۲۳:۱۵
۴	ایلہ بن بعشاہ	۲	۴۹	۸:۱۶
۵	زمری بن ایلہ	۷دن	۵۱	۱۵:۱۶
۶	عمری بن زمری	۱۲	۶۳	۲۳:۱۶
۷	اخی اب بن عمری	۲۲	۸۵	۲۹:۱۶
۸	اخزیاہ بن اخی اب	۲	۸۷	۵۱:۲۲
۹	یہورام بن اخی اب	۱۲	۹۹	۱:۳
۱۰	یاہو بن نمسی	۲۸	۱۲۷	۳۶:۱۰
۱۱	یہوآخز بن یاہو	۱۷	۱۴۴	۱:۱۳
۱۲	یہوآس بن یہوآخز	۱۶	۱۶۰	۱۰:۱۳
۱۳	یربعام دوئم بن یہوآس	۴۱	۲۰۱	۲۳:۱۴
۱۴	زکریاہ بن یربعام	۶ ماہ	۲۰۱	۸:۱۵

Marfat.com

۱۵	سلوم بن یبیس	اماہ	۲۰۲	۱۳:۱۵
۱۶	مناحم بن جادی	۱۰	۲۱۲	۱۷:۱۵
۱۷	فقیہاہ بن مناحم	۲	۲۱۴	۲۳:۱۵
۱۸	فقح بن رملیاہ	۲۰	۲۳۴	۲۷:۱۵
۱۹	ہوسیع بن ایلہ	۹	۲۴۳	۱:۱۷
	اختتام	۲۴۳ برس	۲۴۳ برس	

شاہان یہوداہ اور شاہان اسرائیل کی تخت نشینی کے بائیبل میں مذکورہ سنین میں تضاد

بائیبل کی کتب سلاطین ۱،۲ میں مذکور ہے کہ فلاں شاہ یہوداہ فلاں شاہ اسرائیل کی حکومت کے فلاں سال میں تخت نشین ہوا تھا۔ یہ نام اور سنہ ہم گوشوارہ نمبر۳ کے کالم نمبر۱ اور کالم نمبر۲ میں درج کر رہے ہیں۔۔ بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو بائیبل میں مذکورہ سنین میں کھلا تضاد موجود ہے۔ یہی نہیں بسا اوقات بادشاہ بھی مختلف ہے۔ یہ امور ہم گوشوارہ نمبر۲ کی مدد سے کالم نمبر۳، ۴، ۵، ۶ میں واضح کر رہے ہیں۔

گوشوارہ نمبر۳

نمبر شمار	نام شاہ یہوداہ	سنہ تخت نشینی از رجعام بن سلیمانؑ	بعہد شاہ اسرائیل	درسال حکومت اسرائیل	بعہد شاہ	درسال حکومت
۱	آسا	۲۱	یربعام	۲۰	یربعام	۲۱

Marfat.com

۲	یہوسفط	۶۲	اخی اب	۴	عمری	۱۲
۳	یہورام	۸۷	یہورام	۵	اخزیاہ	۳
۴	اخزیاہ	۹۵	یہورام	۱۲	یہورام	۸
۵	عتلیاہ	۹۶	یاہو	۱	یہورام	۱۰
۶	یہوآس	۱۰۲	یاہو	۷	یاہو	۴
۷	امصیاہ	۱۴۲	یربعام	۲	یہوآخز	۱۶
۸	عزریاہ	۱۷۱	یربعام	۲۷	یربعام	۱۲
۹	یوتام	۲۲۳	فقح	۲	فقح	۱۰
۱۰	آخز	۲۳۹	ہوسیع	۳	ہوسیع	۶
۱۱	حزقیاہ	۲۵۵	ہوسیع	۳		
	اختتام					

گوشوارہ نمبر۴

بائیبل کی کتب سلاطین ۱،۲ میں مذکور ہے کہ فلاں شاہ اسرائیل کی حکومت کے فلاں برس میں فلاں شاہ یہوداہ تخت پر بیٹھا تھا۔ انہیں گوشوارہ نمبر۴ کے کالم نمبر۱، ۲، ۴ میں دکھایا گیا ہے۔ کالم نمبر۳ میں رحبعام بن سلیمانؑ کی تخت نشینی کے وقت سے وہ سنہ دیا گیا ہے۔ جو بائیبل کی رو سے مذکور شاہ اسرائیل کی حکومت کے برس میں تھا۔

بنظر غائر مطالعہ کرنے سے معلام ہوگا کہ کالم نمبر۳ کے سنہ میں کوئی بھی شاہ یہوداہ تخت نشین نہیں تھا۔ بلکہ وہ پیشتر ازایں تخت نشین تھا۔ یہی نہیں بسا اوقات شاہ یہوداہ کا نام بھی مختلف ہے۔ گوشوارہ نمبر۱ اور۲ سے معلوم کردہ یہ تضاد کالم نمبر۵ اور۶ میں دکھایا گیا ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	بعہد شاہ اسرائیل	درسال حکومت	شاہ اسرائیل کا سال حکومت از رجعام بن سلیمانؑ	تخت نشین ہونے والا شاہ یہوداہ	حکومت کرنے والا شاہ یہوداہ	شاہ یہوداہ کا سال حکومت
۱	یربعام	۲۰	۲۰	آسا	ابیام	۳
۲	اخی اب	۴	۶۶	یہوسفط	یہوسفط	۵
۳	یہورام	۵	۹۱	یہورام	یہورام	۵
۴	یہورام	۱۲	۹۸	اخزیاہ	عتلیاہ	۳
۵	یاہو	۱	۹۹	عتلیاہ	عتلیاہ	۴
۶	یاہو	۷	۱۰۵	یہوآس	یہوآس	۲۵
۷	یہوآس	۲	۱۴۵	امصیاہ	امصیاہ	۴
۸	یربعام	۲۷	۱۸۶	عزریاہ	عزریاہ	۱۶
۹	فقح	۲	۲۱۵	یوتام	عزریاہ	۱۶
۱۰	فقح	۱۷	۲۳۰	آخز	یوتام	۸
۱۱	ہوسیع	۳	۲۳۶	حزقیاہ	منستی	۵۳

گوشوارہ نمبر ۵

بائیبل کی رو سے کتب سلاطین ۱، ۲ میں مذکور ہے کہ فلاں شاہ اسرائیل فلاں شاہ یہوداہ کی حکومت کے فلاں سال تخت نشین ہوا تھا۔ یہ نام اور سنہ ہم گوشوارہ نمبر ۵ کے کالم ۱ اور ۲ میں درج کر رہے ہیں۔

بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو بائیبل میں کھلا تضاد موجود ہے۔ یہی نہیں بسا اوقات بادشاہ کا نام بھی مختلف ہے۔ یہ امور ہم گوشوارہ نمبر ۱ اور ۲ کی مدد سے کالم نمبر ۳، ۴، ۵، ۶ میں واضح کر رہے ہیں۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام شاہ اسرائیل	سنہ تخت نشینی از رجعام بن سلیمانؑ	بعہد شاہ یہوداہ	درسال حکومت	بعہد شاہ اسرائیل	درسال حکومت
۱	ندب	۲۳	آسا	۲	آسا	۳
۲	بعشاہ	۲۵	آسا	۳	آسا	۵
۳	ایلہ	۴۹	آسا	۲۶	آسا	۲۹
۴	زمری	۵۱	آسا	۲۷	آسا	۳۱
۵	اخی اب	۶۳	آسا	۳۸	یہوسفط	۲
۶	اخزیاہ	۸۵	یہوسفط	۱۷	یہوسفط	۲۴
۷	یہورام	۸۷	یہوسفط	۱۸	یہورام	۱
۸	یاہو	۹۹	عتلیاہ	۱	عتلیاہ	۴
۹	یہوآخر	۱۲۷	یہوآس	۲۳	یہوآس	۲۶
۱۰	یہوآس	۱۴۴	یہوآس	۳۷	امصیاہ	۳
۱۱	یربعام	۱۶۰	امصیاہ	۱۵	امصیاہ	۱۹
۱۲	زکریاہ	۲۰۱	عزریاہ	۳۸	عزریاہ	۳۲
۱۳	سلوم	۲۰۱	عزریاہ	۳۹	عزریاہ	۳۲
۱۴	مناحم	۲۰۲	عزریاہ	۳۹	عزریاہ	۳۳
۱۵	فقیہاہ	۲۰۲	عزریاہ	۵۰	عزریاہ	۴۲
۱۶	فقح	۲۱۴	عزریاہ	۵۲	عزریاہ	۴۴
۱۷	ہوسیع	۲۳۴	آخز	۱۲	یوتام	۱۲

گوشوارہ نمبر ۶

بائیبل کی کتب سلاطین ۱، ۲ میں مذکور ہے کہ فلاں شاہ یہوداہ کی حکومت کے فلاں برس میں فلاں شاہ اسرائیل تخت پر بیٹھا تھا۔ انہیں گوشوارہ نمبر ۶ کے کالم نمبر ۱، ۲، ۴

Marfat.com

میں دکھایا گیا ہے۔ کالم نمبر ۳ میں رحبعام بن سلیمانؑ کی تخت نشینی کے وقت سے وہ سنہ دیا گیا ہے۔ جو بائیبل کی رو سے مذکور شاہ یہوداہ کی حکومت کے برس میں تھا۔

بنظر غائر مطالعہ کرنے سے معلام ہوگا کہ کالم نمبر ۳ کے سنہ میں کوئی بھی شاہ اسرائیل تخت نشین نہیں تھا۔ بلکہ وہ پیشتر ازایں تخت نشین تھا۔ یہی نہیں بسا اوقات شاہ اسرائیل کا نام بھی مختلف ہے۔ گوشوارہ نمبر ۱ اور ۲ سے معلوم کردہ یہ تضاد کالم نمبر ۵ اور ۶ میں دکھایا گیا ہے۔

نمبر شمار	بعہد شاہ یہوداہ	درسال حکومت	شاہ یہوداہ کا سنہ	تخت نشین	حکومت کرنے	شاہ اسرائیل
			رحبعام بن سلیمان	ہونے والا	والا شاہ اسرائیل	کا سال
			شاہ اسرائیل			حکومت
۱	آسا	۲	۲۲	ندب	یربعام	۲۲
۲	آسا	۳	۲۳	بعشاہ	ندب	۱
۳	آسا	۲۶	۴۶	ایلہ	بعشاہ	۲۲
۴	آسا	۲۷	۴۷	زمری	بعشاہ	۲۳
۵	آسا	۳۸	۵۸	اخی اب	عمری	۸
۶	یہوسفط	۱۷	۷۸	اخزیاہ	اخی اب	۱۶
۷	یہوسفط	۱۸	۷۹	یہورام	اخی اب	۱۷
۸	عتلیاہ	۱	۹۶	یاہو	یہورام	۱۰
۹	یہوآس	۲۳	۱۲۴	یہوآخز	یاہو	۲۶
۱۰	یہوآس	۳۷	۱۳۸	یہوآس	یہوآخز	۱۲
۱۱	امصیاہ	۱۵	۱۵۶	یربعام	یہوآس	۱۳
۱۲	عزریاہ	۳۸	۲۰۸	زکریاہ	مناحم	۷
۱۳	عزریاہ	۳۹	۲۰۹	سلوم	مناحم	۸

Marfat.com

۱۴	عزریاہ	۳۹	۲۰۹	مناحم	مناحم	۸
۱۵	عزریاہ	۵۰	۲۲۰	فقیحاہ	فقح	۷
۱۶	عزریاہ	۵۲	۲۲۲	فقح	فقح	۹
۱۷	آخز	۱۲	۲۵۰	ہوسیع		

شاہان یہوداہ کے چند دلچسپ اعداد وشمار

بائیبل میں شاہان یہوداہ کی جو تاریخ بیان کی گئی ہے اس میں تضادات کا اندازہ تو آپ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔اب ایسی دلچسپ مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن میں تاریخی واقعات اس طور پر پیش ہوئے ہیں کہ معمولی سمجھ بوجھ کا انسان بھی ایسی غلطی کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ذیل میں اس کی مثالیں دی جارہی ہیں۔

☆ شاہ یہوداہ یوسیاہ نے ۳۹ برس کی عمر پائی۔

☆ اس کے بعد اسکا بڑا بیٹا یہوآخز تخت نشین ہوا' اس وقت اس کی عمر ۲۳ برس تھی۔گویا یہوآخز اپنے باپ یوسیاہ کی ۱۶ برس کی عمر میں پیدا ہوا تھا۔(۲۔تواریخ ۳۶:۲)

☆ اب ملاحظہ کیجئے کہ یہوآخز کا چھوٹا بھائی یہولقیم بڑے بھائی سے دوسال پہلے پیدا ہوا تھا۔کیا عقل یہ بات مان سکتی ہے۔

☆ یہوآخز نے صرف ۳ ماہ حکومت کی۔اسکے بعد اس کا دوسرا بھائی یہولقیم تخت نشین ہوا اور اس وقت اس کی عمر ۲۵ برس تھی (۲۔تواریخ ۳۶:۵)

☆ شاہ یہوداہ آخز بن یوتام ۳۶ برس کی عمر میں فوت ہوا (۲۔سلاطین ۲۶:۲)

☆ اس کے بعد اس کا بیٹا حزقیاہ تخت نشین ہوا۔جب اس کی عمر از روئے بائیبل ۲۵ برس تھی۔(۲۔سلاطین۔۱۸:۲)

☆ گویا بیٹا حزقیاہ اپنے باپ یوتام کی گیارہ برس کی عمر میں پیدا ہوا۔

Marfat.com

☆ان سے بھی عجیب وغریب اور حیرت انگیز بیان یہ ہے کہ شاہ یہوداہ یہورام بن یہوسفط ۴۰ برس کی عمر میں فوت ہوا۔

☆اس کے بعد اس کا سب سے چھوٹا بیٹا اخزیاہ تخت نشین ہوا۔اور اس وقت اس کی عمر ۴۲ برس تھی۔(۲۔تواریخ۔۲۲:۲)

گویا سب سے چھوٹا بیٹا اپنے باپ کی پیدائش سے دو برس پہلے پیدا ہو چکا تھا۔

معلوم نہیں بائیبل کے ماننے والے مسیحی علماء اور ان کے دانشور اور مورخ ان بوقلمونیوں کی کیا توضیح کریں گے؟ یہی کہ الہامی کلام ہونے سے اندھی عقیدت مندی کے ساتھ اسے درست تسلیم کرنا چاہیے۔

❀❀❀

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسری کتب میں ذکر

عہد نامہ قدیم میں پیشینگوئیاں

باب استثناء میں کتاب موسیٰ صاف طور پر ایک ایسے پیغمبر کے متعلق بتاتی ہے جو حضرت موسیٰؑ کے مانند ہوگا اور بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی اسماعیلیوں (یا عربوں) میں سے ہوگا۔ کتاب کے مذکورہ حصے کی تحریر کا ترجمہ یوں ہے:

''خداوند تیرا خدا تیری طرف تیرے درمیان سے تیرے بھائیوں میں سے ایک پیغمبر کو بھیجے گا، وہ میرے مشابہ ہوگا۔ تم اس کی بات سننا۔ وادی حورب میں اجتماع کے دن تم اپنے خدا سے جو درخواست کر رہے تھے، یہ اُسی درخواست کے مطابق ہوگا۔ میں رب عظیم کی آواز دوبارہ نہ سنوں اور اس بڑی تجلی کو دوبارہ نہ دیکھوں تا کہ مر نہ جاؤں۔ اور خدا نے مجھ سے کہا؛ جو کچھ انہوں نے کہا سو درست ہی کہا۔ میں تیری طرح ایک پیغمبر ان کے بھائیوں میں سے ان کی طرف بھیجوں گا اور میں اپنے الفاظ اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور وہ سب کچھ جس کا میں حکم دوں گا انہیں جا کر بتائے گا''
(۱۸:۱۵۔۱۸)

مندرجہ بالا تحریر سے ہمارے نبی مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک کی پیشینگوئی واضح طور پر ہوتی ہے۔ خدا نے اسرائیلیوں کے سامنے اعلان کیا کہ وہ ان کے بھائیوں

Marfat.com

میں ایک پیغمبر پیدا کرے گا۔ اب ہمیں یہ باور کرنے سے ہچکچانا نہیں چاہیے کہ اسرائیل کے بھائیوں سے مراد بنی اسمٰعیل کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا اور ان کے درمیان محمد ﷺ کے سوا اور کوئی پیغمبر کبھی پیدا نہیں ہوا۔ اس امر کو یہودی اور عیسائی دونوں تسلیم کرتے ہیں کہ اسرائیلی پیغمبروں پر نازل ہونے والی وحی کے الفاظ وہ نہیں تھے جو اُن سے منسوب صحائف میں آجکل پائے جاتے ہیں اور یہ کہ فقط ان کا مفہوم بعد میں لوگوں تک ان کی مقامی زبان میں پہنچایا گیا تھا۔ لیکن اس کے برعکس قرآن پاک موجودہ صورت میں لفظ بلفظ اسی وحی کے الفاظ پر مشتمل ہے جو پیغمبر مقدس حضرت محمد ﷺ پر اتاری گئی تھی۔ اس حقیقت کا اظہار مندرجہ بالا پیشینگوئی کے ان الفاظ سے ہوتا ہے:

''اور اپنے الفاظ اس کے منہ میں ڈالوں گا'' ان الفاظ کا اطلاق حضرت محمد ﷺ کے علاوہ اور کسی پر نہیں ہوسکتا۔

ایک پیغمبر کو پیدا کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے خدا حضرت موسیٰؑ سے فرماتا ہے

''میں اُن کے بھائیوں میں سے ایک پیغمبر پیدا کروں گا''

❀❀❀

Marfat.com

عہد نامہ جدید (یوحنا) میں موجود بشارتیں

انجیل یوحنا میں دی گئی پیشینگوئیاں اس طرح سے ہیں:

''اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے احکامات پر چلو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا فارقلیط بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے''

''میں نے یہ باتیں تمہارے ہمراہ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ بھیجے گا وہی تمہیں سب چیزیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ (14:25-26)

''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے سودمند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا'' (7:16)

''مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے، لیکن جب وہ فارقلیط یعنی سچائی کی روح آئے گا تو تم کو مکمل حقیقت کا راستہ دکھائے گا، اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ (16:12-15)

❁❁❁

Marfat.com

آنند نے مبارک شخص سے کہا! جب تم چلے جاؤ گے اس کے بعد ہمیں کون تعلیم دے گا؟

مبارک شخص نے جواب دیا: میں پہلا بدھ نہیں ہوں جو دنیا میں آیا اور نہ ہی آخری ہوں گا۔ اپنے وقت پر ایک اور بدھ دنیا میں ظاہر ہوگا بڑا ہی مبارک، انتہائی خبر یافتہ، کردار میں حکمت والا، مسعود و معروف، کائنات کی خبریں رکھنے والا، انسانوں کا لاثانی رہنما، فرشتوں اور جن و بشر کا حاکم۔ وہ تمہارے سامنے وہی ابدی سچائیاں کھول کر بیان کرے گا جو میں تم کو سکھا تا رہا ہوں۔ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے گا جو اپنے آغاز میں شاندار عروج پر شاندار اور تکمیل پر بھی شاندار ہوگا۔ وہ ایک مذہبی نظام حیات کا اعلان کرے گا جو مکمل طور پر خالص اور بے داغ ہوگا بالکل ایسے جیسے میں تبلیغ کر رہا ہوں۔ اس کے پیروؤں کی تعداد لاکھوں میں ہوگی جبکہ میرے پیروکار ہزاروں میں ہیں۔

آنند نے کہا ہم اسے کیسے پہچانیں گے؟

مبارک شخص نے کہا اسے ''متیریا'' کے نام سے پکارا جائے گا۔

متیریا کا مطلب رحمدل اور مبارک ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

پارسی مذہبی تحریروں میں پیشینگوئی

اس مذہب کی متبرک تحریروں کے دو حصے ہیں: دساتر اور ژنداوستا۔ انہیں پارسی مذہب کا عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید سمجھنا چاہیے۔ دساتر کے چودھویں حصے میں جو ساسائل کے نام سے متعلق ہے اس میں حضرت محمد ﷺ کے ظہور کے متعلق ایک واضح پیشینگوئی پائی جاتی ہے۔

''جب اہل فارس بداخلاقی اور بدکرداری کی انتہائی سطح پر جا پہنچیں گے تب ملک عرب میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کے پیروکاران کے تخت وتاج، مذہب اور ہر چیز کو ہلا کر رکھ دیں گے۔ فارس کے طاقتور سرکش زیر نگیں ہو جائیں گے، عبادت کدے کو بتوں سے پاک صاف کر دیا جائے گا اور لوگ اس کی طرف منہ کر کے اپنی نمازیں پڑھیں گے۔ وہ مدائن اور اس کے اردگرد کے آتش کدوں پر قابض ہو جائیں گے اور طوس، بلخ اور دیگر اہم مقامات کو فتح کر لیں گے۔ عوام الناس میں بے چینی پیدا ہو جائے گی فارس کے علماء، فضلاء اور دوسرے لوگ اس کے پیروکاروں کے ساتھ مل جائیں گے''

''زرتشت نے کہا کہ میں نے دین کو مکمل نہیں کیا۔ میرے بعد ایک اور نبی آئے گا جو اس کی تکمیل کرے گا اور اس کا نام ''رحمۃ اللعالمین'' یعنی ساری کائنات کے لیے باعث رحمت ہوگا۔''

❁❁❁

Marfat.com

ہندوؤں کی ویدوں میں موجود بشارتیں

ہندو کتب میں ایک کلکی اوتار (رسول) کی آمد کی پیشگوئی واشگاف الفاظ میں موجود ہے۔ یہ ہندوؤں کے نزدیک بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے اور ہندو اس کلکی اوتار کی آمد کا اب بھی انتظار کر رہے ہیں لیکن آیئے! دیکھتے ہیں اس انتظار کی حقیقت کیا ہے؟ یعنی ان کا یہ انتظار صحیح بھی ہے یا نہیں؟ کلکی اوتار کے متعلق اس پیشگوئی کو سمجھنے کے لیے دنیا کے بارے میں ہندو خیالات کا سامنے رہنا ضروری ہے۔ لہٰذا چند سطریں اس بارے میں بھی درج کی جاتی ہیں۔

ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اس دنیا کے چار دور ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ست جگ (سچائی کی دنیا یا سچائی کا دور) اس دور میں ہندو عقیدے کے مطابق کوئی غم والم اور رنج وملال نہ تھا۔

(۲) ترتیہ جگ۔ اس عہد میں حرص وبخل واخلاقی انحطاط نے دبے پاؤں لوگوں میں داخل ہونا شروع کر دیا تھا۔

(۳) دواپر جگ۔ اس عہد میں شر وفساد نے خاصی قوت اختیار کر لی تھی۔

(۴) کل جگ۔ کل بمعنی کالا اور سیاہ۔ یعنی اس عہد میں شر وفساد اور گمراہی کا وہ زور ہوگا کہ گویا ہر طرف اس کی سیاہی چھا جائے گی۔

ہندو کہتے ہیں کہ پہلے تین دور گزر چکے ہیں اور اب ہم چوتھے اور آخری کل جگ سے گزر رہے ہیں۔ یہ دور طوفان نوح سے شروع ہوا ہے اور قیامت پر منتہی ہوگا۔ چونکہ

Marfat.com

مذکورہ بالا رسول اسی دور میں آئے گا اور اس دور کا سب سے بڑا اور آخری رسول ہوگا۔ اس لیے اسے کلکی اوتار کہا جاتا ہے۔ بعض ہندو کتابوں میں اس کی بھی صراحت ہے کہ تئیس بڑے بڑے رسول گزر چکے ہیں اور اب صرف یہی آخری رسول کلکی اوتار باقی رہ گیا ہے۔

کلکی اوتار نام رکھے جانے کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ جس وقت یہ رسول آئے گا' ہر طرف گمراہی اور فساد کے غلبے سے فضا اندھیری ہو چکی ہوگی۔ یہ رسول انسان کو ان تاریکیوں سے نکال کر اجالے میں لائے گا اور فضا میں اٹی ہوئی سیاہی (کالک) کو دھو کر انسانی معاشرے کو پاک اور روشن کرے گا۔ اس مختصر سی توضیح کے بعد کلکی اوتار سے متعلق پیشنگوئی اور اس کی خصوصیات ذکر کی جا رہی ہیں۔

کلکی اوتار اور اس کی خصوصیات

پران یا پوران ہندو دھرم کی مشہور کتابیں ہیں۔ یہ کل اٹھارہ بتائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب بھوشیہ پران ہے۔ بھوشیہ کے معنی پیشنگوئی کے ہیں۔ چونکہ اس پران میں آئندہ پیش آنے والی باتوں کا ذکر ہے' اس لیے اس کا نام بھوشیہ پران ہے۔

کلکی اوتار کا نام

مذکورہ بھوشیہ پران کی ایک فصل پرتی سرگ ہے۔ اس فصل میں بتایا گیا ہے کہ جو رسول ''کل جگ'' میں پیدا ہوگا اس کا نام ''سروانما'' ہوگا۔

''انما'' اس شخص کو کہتے ہیں جس کی تعریف وثنا کی جائے۔ اور سرو کا معنی ہے

Marfat.com

دوسروں سے زیادہ یا سب سے زیادہ۔ لہٰذا سروانما کا معنی ہوا جس کی دوسرے سے زیادہ یا سب سے زیادہ تعریف کی جائے۔ اور معلوم ہوا کہ ٹھیک یہی معنی عربی زبان، کے لفظ ''محمد'' (ﷺ) کا ہے۔ دونوں میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ ایک سنسکرت ہے ایک عربی۔

کلکی اوتار کے والد اور والدہ کا نام

کتاب کلکی پوران ادھیائے ۲' اشلوک ۱۱ میں ہے۔ یعنی کلکی اوتار ''سومتی'' سے پیدا ہوگا اور اس کے باپ کا نام ''ویشنو ویش'' ہوگا۔

''سومتی'' کا لفظی ترجمہ ''آمنہ'' ہے اور ''ویشنو ویش'' کا عبداللہ۔ اور دنیا جانتی ہے کہ محمد ﷺ کے والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ تھا۔

کلکی پوران ادھیائے ۲' اشلوک ۴ میں اور بھاگوت پوران' سرگ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۱۸ میں بھی آپ کے والد کا نام ''ویشنو ویش'' (یعنی عبداللہ) بتایا گیا ہے۔

جائے پیدائش اور خاندان

بھاگوت پران' اسکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۱۸ اور کلکی پوران ادھیائے ۲' اشلوک ۴ بالترتیب یہ ہیں۔

یعنی کلکی اوتار ''شنبل گرام'' میں ''ویشنو ویش'' کے یہاں ان کے برہمن مہنت (دینی پیشوا) کے گھر پیدا ہوگا۔

Marfat.com

اب ان اشلوکوں میں آئے ہوئے الفاظ پر غور کیجئے ''شنبل'' کے معنی امن والا اور ''گرام'' کے معنی شہر اور گاؤں۔ پس ''شنبل گرام'' کا معنی ہوا امن والا شہر اور پوری دنیا میں یہ نام اور یہ صفت صرف مکہ کی ہے۔ اسی لیے قرآن میں اس کو ''البلد الامین'' امن والا شہر کہا گیا ہے اور ابراہیمؑ نے بھی جب اس کو اپنی ذریت سے آباد کیا تو یہی دعا کی کہ رب اجعل هذا بلدا آمنا (اے پروردگار! اسے امن والا شہر بنا) چنانچہ یہ ایسا امن والا شہر ہوا کہ دور جاہلیت میں بھی جب ذرا ذرا سی بات پر لوگ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ لیتے تھے۔ یہاں اگر کوئی اپنے باپ کے قاتل کو بھی پا جاتا تو اف تک نہ کہتا تھا (یعنی معافی اور رحم دلی کا جذبہ اس قدر بڑھ گیا)

''ویشنو'' اصلاً اللہ کا نام ہے۔ جب ہندوؤں میں شرک آیا تو انہوں نے اس نام کا ایک دیوتا مان لیا۔ ''ویش'' غلام اور بندے کو کہتے ہیں لہٰذا ''ویشنو ویش'' کا معنی ہوا اللہ کا بندہ' جسے عربی میں ''عبداللہ'' کہیں گے۔ یہی عبداللہ محمد ﷺ کے والد کا نام تھا۔

''برہمن مہنت'' دینی پیشوا کو کہتے ہیں۔ مکہ کے دینی پیشوا پہلے ہاشم تھے' پھر مطلب' پھر ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب۔ ان ہی عبدالمطلب کی دینی پیشوائی کے عہد میں ان کے گھرانے کے بیٹے عبداللہ سے محمد ﷺ پیدا ہوئے۔ پس کس قدر سچی تصویر ہے جو ان اشلوکوں میں محمد ﷺ کے ماں باپ' خاندان اور شہر کی کھینچی گئی ہے۔

تاریخ پیدائش

کلکی پوران ادھیائے ۲' اشلوک ۱۵ میں ہے۔ یعنی کلکی اوتار بیساکھ مہینے کی ۱۲ تاریخ کو پیدا ہوگا۔ (ساتویں صدی ہوگی)۔

Marfat.com

بیساکھ ہندی کا مشہور مہینہ ہے جواب بھی ہندی کیلنڈروں میں اسی نام سے لکھا جاتا ہے۔ ہندی کیلنڈر کے مطابق نبی ﷺ بیساکھ ۶۲۸ء بکرمی کو پیدا ہوئے۔ اس دن عربی کیلنڈر کے حساب سے ماہ ربیع الاول، سال عام الفیل کا دوسرا دوشنبہ (سوموار) تھا۔ اور یہ دن ہندو کیلنڈر اور عقیدہ کے مطابق نہایت مقدس دن تھا۔

کلکی اوتار کا زمانہ

کلکی اوتار گھوڑے اور اونٹ کی سواری کریگا اور اپنے ساتھ تلوار رکھے گا جس سے دین کے دشمنوں کو تباہ کرے گا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کلکی اوتار ایسے دور میں آئیں گے جب سواری کے لیے گھوڑے اور اونٹ اور جنگ کے لیے تلوار استعمال ہو رہی ہوگی اور ظاہر ہے کہ یہ زمانہ کافی پہلے گزر چکا ہے۔ اب گھوڑے اور اونٹ کی بجائے کاروں اور ٹرینوں او رہوائی جہازوں کی سواری کا دور ہے اور تلوار کی جگہ توپ ٹینک، گولے اور میزائل چل رہے ہیں۔ لہٰذا موجودہ اور آئندہ دور میں اس رسول کا انتظار فضول ہے۔ اسے تاریخ کے گزشتہ عہد میں تلاش کرنا چاہیے اور اس کی خصائص کی روشنی میں اس کا تعین کرنا چاہیے اور یہ نہ بھولنا چاہیے کہ محمد ﷺ گھوڑوں اور اونٹوں اور تلواروں کے عہد میں بھیجے گئے تھے۔

کلکی اوتار کے والد اور والدہ کی وفات

کلکی پوران اور بھاگوت پران اسکنڈ ۱۲ میں مذکور ہے کہ ''کلکی اوتار کے والد اس کی پیدائش سے پہلے انتقال کر جائیں گے اور والدہ اس کی پیدائش کے تھوڑے ہی

Marfat.com

عرصہ بعد انتقال کر جائیں گی"۔

یہ دونوں باتیں بھی محمد ﷺ پر بالکل ٹھیک ٹھیک صادق آتی ہیں۔ آپ ﷺ کے والد آپ ﷺ کی پیدائش سے کچھ دن پہلے فوت ہو گئے اور والدہ آپ کی پیدائش کے چھ برس بعد وفات پا گئیں۔

شادی اور بیوی

مذکورہ دونوں کتابوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ "کلکی اوتار" "سالمل دیپ" کی سیدہ سے شادی کرے گا اور شادی کا یہ کام اس کے ایک چچا اور تین بھائی انجام دیں گے۔" قدیم ہندوؤں کے نزدیک "سالمل دیپ" جزیرۃ العرب اور سرزمین کنعان یعنی فلسطین کو کہتے ہیں۔ چونکہ سرزمین کنعان میں کلکی اوتار کی گزشتہ اور آئندہ صفات کے متصف کوئی بھی انسان نہیں پایا گیا اس لیے یہاں سالمل دیپ سے جزیرہ عرب ہی مراد ہوگا۔ عرب کے سردار قریش تھے اور سیدہ خدیجہؓ قریشی عورتوں کی سردار تھیں۔ لہٰذا یہی عرب کی سیدہ ہوئیں اور معلوم ہے کہ محمد ﷺ نے ان سے شادی کی۔

پھر شادی کا یہ کام آپ کے چچا ابو طالب نے انجام دیا اور ان کے تین لڑکوں جعفر، طالب اور عقیل نے انتظامات کئے اور یہ تینوں محمد ﷺ کے چچیرے بھائی تھے۔

Marfat.com

کلکی اوتار ایک پہاڑی غار میں جائے گا اور وہاں ایک فرشتے سے علم حاصل کرے گا

کلکی پوران یہ بھی بتلاتی ہے کہ ''کلکی اوتار ایک پہاڑ کی گھپا (غار) میں جائے گا اور وہاں پرسورام سے علم حاصل کرے گا''

اور معلوم ہے کہ محمد ﷺ حراء نامی پہاڑ کے ایک غار میں جا کر عبادت میں مصروف رہا کرتے تھے۔اور یہاں پر ایک رات اچانک حضرت جبریلؑ اللہ کی وحی لے کر آئے اقراء باسم ربك الذی خلق ۔(پڑھ اپنے اس رب کے نام سے جس نے پیدا کیا) .....تو یہ تھا آپ کا پہلی بار علم حاصل کرنا۔اس کے بعد تحصیل علم کا یہ سلسلہ زندگی بھر قائم رہا۔

پرشورام ہندوؤں کے نزدیک ایک فرشتے کا نام ہے۔جس کا ایک خاص کام یہ ہے کہ وہ دین کے دشمن کفار وملحدین پر عذاب لاتا ہے اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کی زبان میں بعینہ اس اس فرشتے کو جبریلؑ کہا جاتا ہے۔جبریلؑ کا ایک نام روح القدس بھی ہے اور پرشورام کے سنسکرت لفظ کا بھی یہی معنی ہے۔

کلکی اوتار کی دعوت' ایذا رسانی' ہجرت' پھر واپسی اور اپنے شہر کی فتح

اس کے بعد کلکی پوران میں بتایا گیا کہ ''کلکی اوتار اپنے دین کی دعوت اپنے شہر شنبل گرام (شہر امن) میں شروع کرے گا۔جو سالمل دیپ (جزیرہ عرب) میں واقع

Marfat.com

ہے۔مگراس شہر کے لوگ اس کی حفاظت کریں گے اوراسے تکلیف پہنچائیں گے۔چنانچہ وہ یہ شہر چھوڑ کرشمال کی طرف ایک دوسرے شہر کو' جو چٹانوں اور پہاڑوں سے گھرا ہوا گا' ہجرت کر جائے گا۔پھرایک عرصے کے بعد تلوار لئے ہوئے اپنے شہر کو واپس آئے گا اوراسے فتح کرے گا اوراس کے بعد سارا ملک فتح ہو جائے گا''۔

اب آپ دیکھئے کہ محمد ﷺ پر اس پیشنگوئی کے مطابقت سورج کی طرح روشن ہے۔آپ ﷺ نے وحی آنے کے بعد اپنے شہر مکہ مکرمہ میں شنبل گرام (البلدالامین) ہے اور سالمل دیپ (جزیرہ عرب) میں واقع ہے' اپنی دعوت شروع کی۔وہاں کے لوگوں نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اور تکلیفیں پہنچائیں۔چنانچہ آپ ﷺ نے مجبور ہو کر مدینہ منورہ ہجرت کی۔

مدینہ منورہ' مکہ مکرمہ سے شمال کی طرف چار سو کلومیٹر سے زیادہ دوری پر واقع ہے۔اور ہر طرف سے چٹانوں اور پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔یہاں آتے ہی مکہ والوں نے لڑائیاں شروع کر دیں۔نتیجہ یہ ہوا کہ ہجرت کے آٹھویں سال آپؐ نے تلوار اور لشکر لے کر مکہ کا قصد فرمایا اوراسے فتح کر کے وہاں اللہ کا حکم نافذ کر دیا۔ادھر مکہ فتح ہونا تھا کہ عرب کے سارے علاقے فتح ہوتے چلے گئے۔یعنی اس کے بعد تقریباً ایک سال میں پورا عرب زیرنگین آ گیا۔

براق اور معراج

بھاگوت پوران اسکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۱۹' ۲۰ میں اور دوسرے اشلوکوں میں بھی بتایا گیا ہے کہ ''کلکی اوتار کو ایک اڑنے والا گھوڑا دیا جائے گا جو بجلی سے بھی تیز ہوگا۔

Marfat.com

اور یہ اس پر سوار ہو کر زمین کی اور ساتوں آسمانوں کی سیر کرے گا"۔

یہ اسراء اور معراج کے واقعہ کا بیان ہے۔ اس کے لیے آپ کو براق دیا گیا تھا۔ جو قد و قامت میں تو گھوڑے اور گدھے کے بیچ بیچ کا تھا۔ مگر رفتار میں بجلی سے بھی تیز تھا۔ اس کا قدم اس کی نگاہ کی انتہا پر پڑتا تھا۔ محمد ﷺ نے اس پر بیٹھ کر مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک سفر کیا۔ پھر بیت المقدس سے ساتوں آسمانوں کی سیر کی۔

براق کی سواری کی یہ علامت ہندو روایات میں اتنی پختہ ہے کہ "جگت گرد سرور عالم" کے مصنف نے لکھا ہے کہ "الور کے غار جو اور نگ آباد کے علاقے میں ہیں' یہاں متعدد یوستان ہیں جہاں پتھر کے تراشے ہوئے بت ملتے ہیں۔ تاریخ سے پتہ لگا ہے کہ یہ دیوستانیں دو ہزار سال پیشتر کے ہیں۔ من جملہ ان کے ایک دیوستان جس کا نمبر ۱۶ ہے' اس کا نام رنگ محل ہے' اس میں ہر اوتار کی مورت کے سامنے اس کی سواری ہے۔ کلکی اوتار جو دسواں اوتار ہے' اس کی صورت نہیں۔ صرف دو سواریاں چھت میں پتھر پر تراشیدہ ہیں جو براق کے مشابہ ہیں۔ (ویدک دھرم اور نبی ﷺ ص ۹۰'۹۱' تالیف: سلام اللہ صدیقی بنارس)

کلکی اوتار تلوار اٹھائے گا۔ شیطان اور بے دینوں سے لڑائی کرے گا اور دین دشمنوں کو کچلے گا

بھاگوت پوران کے اسی مقام پر یہ بھی مذکور ہے کہ "کلکی اوتار دین دشمنوں سے

Marfat.com

تلوار کے ذریعہ جنگ کرے گا اور بادشاہوں اور حکمرانوں کے بھیس میں چھپے ہوئے کروڑوں شریروں اور بدمعاشوں کو کچلے گا''۔

اب دیکھئے کہ ٹھیک ٹھیک یہی بات محمد ﷺ کو حاصل ہوئی۔آپ نے دشمنان دین سے بذریعہ تلوار جنگ کی۔انہیں معرکوں میں شکست دی لڑائیوں میں ان پر غالب آئے' شریروں' کافروں' ملحدوں کو کچلا اور سرداروں' حکمرانوں اور بادشاہوں کو ماتحتوں سمیت حق قبول کرنے اور رب کے حکم کے تابع فرمان ہونے پر مجبور کیا۔یہ بات کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوسکی۔

جنگ میں فرشتوں کے ذریعہ مدد

کلکی پوران ادھیائے ۲' اشلوک ۷ میں ہے:یعنی ''جنگ کے اندر فرشتوں کے ذریعہ کلکی اوتار کی مدد کی جائے گی''۔

یہ بات بھی محمد ﷺ کے لیے معرف ہے۔اللہ نے جنگ بدر میں فرشتوں کے ذریعہ آپ کی مدد فرمائی۔پھر جنگ احد میں جب کفار نے آپ کو گھیر رکھا تھا تو دو فرشتوں جبریلؑ اور میکائیلؑ نے آپ کی طرف سے سخت لڑائی کی۔اس کے بعد جنگ خندق میں فرشتوں کی فوج نے آکر کفار کو شکست دی۔اس کے بعد جبرئیلؑ نے آکر نبی ﷺ کو بنی قریظہ سے مقابلہ آرائی کے لیے نکلنے کا حکم دیا اور خود فرشتوں کے جلو میں آگے بڑھ کر ان میں زلزلہ برپا کیا۔پھر غزوہ حنین کے دن آپ ﷺ کی مدد کے لیے فوج در فوج فرشتے نازل ہوئے۔

Marfat.com

چار خلفاء سے تائید

کلکی پورا ادھیائے ۲' اشلوک ۵ میں ہے۔یعنی ''کلکی اوتارا پنے چار مددگاروں کے ذریعہ شیطانوں کو کچلے گا''

واضح رہے کہ محمد ﷺ نے دعوت و جہاد کا جو کام بھی کیا' اس میں آپ کے چار خلفاء آپ کے وزیر و مددگار رہے۔یعنی ابوبکر و عمر اور عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین۔

پھر جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو بالترتیب ان چاروں نے یکے بعد دیگرے حکومت کی باگ دوڑ سنبھالی۔ چنانچہ شیطانوں کا خاتمہ کیا۔ دشمنان دین کو کچلا' اسلام اور مسلمانوں کا علم بلند کیا اور دور دور تک اسلام کا بول بالا کیا۔سیدنا ابوبکرؓ نے حکومت سنبھالتے ہی مرتدوں کو کچلا۔ اس کے بعد فارس و روم سے ٹکر لی جس کے نتیجہ میں ان دونوں قلمرو میں اسلام پھیلانے کے لیے راستہ ہموار ہو گیا۔اس کے بعد سیدنا عمرؓ آئے۔انہوں نے عراق و عجم سے فارسی حکمرانی ختم کر دی اور شام و مصر سے رومیوں کو نکال باہر کیا۔ان کے بعد سیدنا عثمانؓ کی باری آئی۔انہوں نے بھی اپنے پیشرو کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مغرب میں افریقہ کے اندر اور مشرق میں خراسان اور ماوراء النہر تک اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ان کے بعد علیؓ ابن ابی طالب آئے۔اس وقت داخلی فتنے کا زور تھا' جسے فرو کرنے کے لیے انہوں نے کوئی کمزوری نہیں دکھلائی بلکہ اہل نظر کی نظر میں کچھ زیادہ ہی طاقت استعمال کی۔ پھر اس سیاسی فتنے کے پہلو بہ پہلو عقائد کے فتنے نے سر اٹھایا جس کا انہوں نے صفایا کر دیا۔

غرض ان پیہم کوششوں کی بدولت ان چاروں خلفاء نے بادشاہوں' وزیروں' نوابوں' امیروں' حکمرانوں' درباریوں' خادموں' حاشیہ نشینوں' لشکروں' فوجوں' پولیسوں' دم

Marfat.com

چھلوں، طبلچیوں، مفادوں وغیرہ وغیرہ کروڑوں شیطانوں اور دین دشمنوں کو جو انسانی معاشرے کو من مانے طور پر برائیوں کی طرف ہانکے لے جا رہے تھے، کچل کر رکھ دیا۔ چنانچہ جب ان بدمعاشوں کے اقتدار کا جوا لوگوں کی گردن سے اتر گیا تو سعادت مند لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوئے۔ اور دنیا نے خیر و برکت، نور و سعادت، عبادت و عدالت، قیام بالحق، امن و سلامتی اور خوشحالی و طمانیت کا وہ منظر دیکھا کہ پچھلی تاریخ میں جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی اور نہ وہاں تک پہنچنے کی کسی غیر مسلم نے ہمت کی۔

دنیا کی سروری و سرداری

بھاگوت پوران، سکنڈ ۱۲، ادھیائے ۱۲ اشلوک ۱۹ میں کلکی اوتار کو جگت پتی کہا گیا ہے جس کا معنی ہے "دنیا کا سردار" اور دنیا کے سردار ہونے کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ وہ ساری دنیا کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہو۔

اب محمد ﷺ کو دیکھئے کہ آپ ساری دنیا کے سردار تھے۔ اسی لیے آپ کو آج تک سرور عالم کہا جاتا ہے، پھر آپ ساری دنیا کی طرف پیغمبر بھی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ آپ نے کالے گورے سب کو دین اسلام کی دعوت دی اور کسی استثناء کے بغیر دنیا کے ہر قوم کے لوگوں نے آپ کی دعوت قبول کی اور آپ پر ایمان لائے۔ پھر آپ ہی کے دین اور دعوت اور وجود میں لائے ہوئے سماج کی بدولت لوگوں نے ان انسانی حقوق اور حریت و شرف کو جانا جن کا انہیں پہلے سے کوئی علم نہیں تھا اور اسی بدولت ظلم و جور اور شقاوت و فساد سے نکل کر اس حریت و شرف اور ان حقوق سے بہرہ ور ہوئے اور انہیں ایسی اساسی حیثیت دی کہ اب

Marfat.com

انہی پر انسانی معیشت وحیات کا دارومدار ہے لہٰذا سارے کے سارے انسان آپ کے فضل واحسان کے مرہون منت ہیں اور سب کے سب اس راستہ پر چل رہے ہیں جسے آپ نے روشن کیا ہے' چاہے اس کا اقرار کریں یا نہ کریں۔ لوگ درحقیقت صرف ان دینی معاملات میں آپ کی مخالفت کر رہے ہیں جن کی پابندی لوگوں پر گراں گزرتی ہے۔ ورنہ جہاں تک دنیاوی حقوق کا تعلق ہے تو وہ آپ ہی سے سیکھے ہوئے ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ ہی اس دنیا میں بھی لوگوں کے سردار ہیں اور بروز قیامت بھی لوگوں کے سردار ہوں گے۔ آپ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔

کلکی اوتار پر نبوت ورسالت کا خاتمہ

بھاگوت پوران پرتھم اسکنڈ ادھیائے ۳' اشلوک ۲۵ میں ہے کہ ''بڑے بڑے پیغمبر چوبیس ہیں کلکی اوتار آخری پیغمبر ہوگا جو سارے پیغمبروں کا خاتمہ ہوگا''

معلوم ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دنیا میں کوئی ایسا پیغمبر اور نبی نہیں آیا جس نے اپنے اوپر نبوت ورسالت کے خاتمے کا دعویٰ کیا ہو اور آپ ﷺ کے بعد جس نے بھی نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا' ثابت ہوا کہ وہ جھوٹا اور دجال تھا۔ لہٰذا تنہا محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی شخصیت ہے جو خاتم النبیین ہے۔

Marfat.com

کلکی اوتار کا حسن و جمال

بھاگوت پوران سکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۲۰ میں کلکی اوتار کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ''وہ ایسا خوبصوت ہوگا کہ اس کے حسن و جمال کی مثال نہ ہوگی''

اور محمد ﷺ ایسے ہی خوبصورت تھے کہ آپ کا چہرہ سب سے زیادہ حسین و جمیل اور جگمگاتا ہوا تھا: مختلف صحابہؓ سے احادیث سے آپ کے چہرے کا یہ وصف منقول ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک گورا' پرکشش' رشن رنگ اور سرخی آمیز تھا۔ یعنی گلاب کی طرح تھا۔ اتنا خوبصورت کہ گویا اس میں سورج دوڑ رہا ہے۔ اور جب خوش ہوتے تو یوں دمک اٹھتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ چودھویں کے چاند کی طرح جگمگایا کرتا تھا۔ پسینہ آنے پر پیشانی کی دھاریاں اس طرح چمکتیں جیسے روشن بادل چمکتا ہے۔ آپ ﷺ کو دیکھتے تو محسوس ہوتا کہ طلوع ہوتا ہوا سورج دیکھ رہے ہیں۔ دور سے سب سے پُر جمال و روشن رو اور قریب سے سب سے حسین و شیریں گفتار۔ آپ کو دیکھنے والا بس یہی کہہ سکتا ہے کہ آپ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد میں نے آپ جیسا انسان نہیں دیکھا۔ (بخاری و مسلم' مسند احمد۔ دلائل بیہقی' ترمذی' طبقات ابن سعد' المعرفۃ والتاریخ للفسوی' تہذیب تاریخ (دمشق لابن عساکر)

کلکی اوتار کا جسم خوشبودار

بھاگوت پوران سکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۲۱ میں ہے: یعنی ''کلکی اوتار کے جسم سے نہایت عمدہ خوشبو پھوٹتی ہوگی جو فضا کو معطر کرے گی۔ اور طبیعتوں میں انتہائی فرحت

Marfat.com

لائے گی"

اور صحیح احادیث میں وارد ہے کہ محمد ﷺ کے جسم اور پسینے سے نہایت عمدہ خوشبو پھوٹتی تھی۔ سیدنا انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے کوئی حریرہ و دیبا نہیں چھویا بو نبی ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ کبھی کوئی عنبر یا مشک یا کوئی ایسی خوشبو سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بہتر ہو۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۵۶۱ فتح الباری ۲/۶۵۴ صحیح مسلم، فضائل حدیث نمبر ۸۱، ۴/۱۸۱۴)

ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۵۵۳ فتح الباری ۶/۶۵۳)

سیدنا جابر بن سمرہؓ جو بچے تھے، کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ کی ایسی ٹھنڈک اور ایسی خوشبو محسوس کی کہ گویا آپ نے اسے اعطار کے عطردان سے نکالا ہے۔ (صحیح مسلم: فضائل حدیث ۴۵۸۰/۱۸۱۴)

سیدنا انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آپ کا پسینہ گویا موتی ہوتا اور ان کی والدہ ام سلیمؓ کہتی ہیں کہ "یہ پسینہ ہی سب سے عمدہ خوشبو ہوا کرتا تھا" (ایضاً حدیث نمبر ۸۲، ۸۳، ۴/۱۸۱۵)

سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ "آپ کسی راستے سے تشریف لے جاتے اور آپ کے بعد کوئی اور گزرتا تو آپ کے جسم یا پسینے کی خوشبو کی وجہ سے جان جاتا کہ آپ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں" (مسند داری ۱/۳۲)

Marfat.com

کلکی اوتار.....صفات خیر کا جامع

بھاگوت پوران سکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۱۹'۲۰ میں ہے: یعنی ''دنیا کا سردار جو آٹھ ربانی صفات سے متصف ہوگا۔ وہ ایک اڑنے والے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوگا۔ یہ گھوڑا اسے فرشتے دیں گے اور وہ تلوار سے بے دینوں او ظالموں کو کچلے گا''

''اور جگمگاتے ہوئے جمال والا یہ شخص اس تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوگا اور زمین کا چکر لگائے گا اور حکمرانوں کے بھیس میں چھپے ہوئے کروڑوں شیطانوں کو کچلے گا''

ان دو اشلوکوں سے واضح ہوتا ہے کہ کلکی اوتار کی حسب ذیل صفات ہوں گی۔

☆ وہ دنیا کا سردار ہوگا

☆ تلوار رکھے گا۔ یعنی جنگ اور لڑائی کرے گا

☆ دین دشمن سرکش حکام و شیاطین کو کچلے گا

☆ اسے ایک خاص قسم کا گھوڑا دیا جائے گا

(ان چاروں خصوصیات پر پیچھے گفتگو ہو چکی ہے اور بتایا جا چکا ہے کہ یہ محمد ﷺ ہی میں پائی جاتی تھیں)

☆ اور وہ آٹھ مقدس ربانی صفات سے متصف ہوگا۔ (آٹھ ربانی صفات کیا ہیں۔ ان کا بیان کتاب ''مہابھارت'' میں اس طرح آیا ہے۔

اب ذیل میں ان صفات کی ترتیب وار مختصر سی توضیح دی جا رہی ہے۔:

(۱) پرگیا۔ یعنی غیبی باتوں کی اطلاع پانا اور ان کی خبر دینا.....

(۲) کلیشا۔ یعنی اونچے خاندان سے تعلق رکھنا اور عالی نسب ہونا.....

Marfat.com

(۳) اندریہ دمن۔یعنی اپنے نفس پر قابو اور غلبہ رکھنا

(۴) رشوتکیان۔یعنی وحی ونبوت پانا

(۵) پراکرم۔یعنی طاقتور جسم کا ہونا

(۶) بھوبھاشتا۔یعنی کم بولنا

(۷) دان۔یعنی جود وسخاوت

(۸) کرتگتا۔یعنی حکمت اور دور اندیشی

یہ ہیں ہندو عقیدے کے مطابق آٹھ ربانی صفات جو کل کی کل کلکی اوتار میں اکٹھا موجود ہوں گی۔آیئے اب ذرا محمد ﷺ کی صفات سے ان کا تقابل کرتے ہیں۔

۱۔غیب پر اطلاع پانا اور اس کی خبر دینا

قرآن اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو غیب کی بہت سی باتیں بتائی تھیں۔جن کی خبر آپ ﷺ نے صحابہؓ اور امت کو دی۔مثال کے بطور پر آسمان و زمین' تاروں اور پہاڑ' درخت اور جانور' فرشتے اور روح' جن اور انسان' آدم اور بہت سے آدم زاد کی پیدائش' اللہ کے انعام اور گرفت کے واقعات مثلاً قوم نوح' عاد' ثمود' لوط' اصحاب ایکہ' اصحاب مدین' آل فرعون' وغیرہ کے واقعات کی خبریں۔

اسی طرح آئندہ پیش آنے والی خبریں جن میں کچھ آپ کی زندگی میں پیش آئیں۔کچھ وفات کے بعد جلد ہی پیش آئیں۔کچھ عرصہ دراز کے بعد پیش آئیں۔اور کچھ کا ابھی انتظار ہے۔مثلاً فارس پر روم کا غلبہ' کفار ومشرکین پر مسلمانوں کا غلبہ' ممالک کی

Marfat.com

فتوحات یعنی یمن وشام' مصروعراق وغیرہ پر مسلمانوں کا غلبہ' خوزوگرمان' حبشہ دروماں' بربراورترکوں سے لڑائی' خروج مہدی' خروج دجال' نزول عیسی' قتل دجال' ظہور یاجوج و ماجوج اور قیامت کی چھوٹی بڑی نشانیاں وغیرہ۔ یہ اوراس جیسی بہت ساری باتیں اللہ نے محمد ﷺ کو بتائیں اورآپ نے امت کو بتائیں۔(واضح رہے کہ جو بات بتانے سے جانی جائے' وہ غیب نہیں رہ جاتی۔ مثلاً آپ پردیس میں ہوں۔ اور گھر سے کوئی ٹیلیفون کے ذریعے کسی کی پیدائش یاوفات وغیرہ کی خبر دیدے تو آپ غیب دان نہیں کہلائیں گے)

۲۔عالی نسبی

اس بارے میں صرف اتنا بتادینا کافی ہے کہ قریش عرب کا سب سے اونچا خاندان تھا اور بنو ہاشم اس خاندان کا سب سے معزز گھرانہ تھا اور محمد ﷺ اسی گھرانے بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔

۳۔نفس پر غلبہ

اس کی علامت یہ ہے کہ آدمی منکرات وفواحش سے دور ہو۔ نفوس اور مال کے معاملے میں پاکدامن ہو۔ دشمن پر قابو پاکر انتقام لینے کی بجائے معاف کردے۔ اور شر و فساد پر آمادہ کرنے والے حالات اوران پر قدرت کے باوجود مکارم اخلاق اختیار کرے۔ اس کے بعد محمد ﷺ پر نظر ڈالئے۔ آپ اپنے نفس' اپنی ضرورت پر سب سے بڑھ کر کنٹرول رکھتے تھے۔ معاشرے میں ہر طرف بھڑکانے والی صورت موجود تھی۔ اور کہیں کوئی رکاوٹ

Marfat.com

نہ تھی لیکن آپ کسی فحش کاری کے قریب نہ پھٹکے۔آپ کو بہت زیادہ اور شدید اذیتیں دی گئیں اور پھر آپ کو انتقام پر مکمل قدرت بھی حاصل ہوئی مگر آپ نے اپنے نفس کے لیے کسی سے کوئی انتقام نہ لیا۔آپ پاکیزگی و پاک دامنی کے اعلیٰ ترین مقام پر تھے۔ ہر برائی اور مشکوک ومشتبہ اعمال واموال سے بالکل دور ونفور تھے۔اور صحابہ کو بھی اسی کی تعلیم دیتے تھے۔فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دے' پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔(صحیح بخاری حدیث نمبر۶۱۱۴ فتح الباری ۱۱/۳۱۴ وغیرہ)اور فرمایا کہ جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں اور دونوں رانوں کے درمیان کی (یعنی منہ اور شرمگاہ کی حفاظت کی) گارنٹی دے میں اسے جنت کی گارنٹی دیتا ہوں۔(صحیح بخاری حدیث نمبر۶۱۱۴ فتح الباری ۱۰/۵۳۵ وغیرہ)

۴۔وحی ونبوت پانا

محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔

۵۔طاقتور جسم کا ہونا

محمد رسول اللہ ﷺ اس وصف میں بھی یکتا تھے۔مکہ کا مشہور پہلوان رکانہ بن عبد یزید اپنے عہد کا یگانہ پہلوان تھا۔اچھے اچھے اس کا مقابلہ نہیں کر پاتے تھے۔اس نے نبی ﷺ کو چیلنج کیا کہ مجھے پچھاڑ دیں تو مسلمان ہو جاؤں گا۔آپ نے اس کو ایک بار نہیں بلکہ تین تین بار پچھاڑ دیا۔چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔

آپ ﷺ کی قوت کا اندازہ اس سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ آپ ساٹھ کے پیٹے میں تھے۔مگر بڑے بڑے بہادروں سے ٹکر لیتے۔شہ زوروں سے آگے نکل جاتے۔

Marfat.com

سواروں کو پیچھے چھوڑ دیتے اور اچھے اچھے طاقتوروں کو دبا لیتے۔ دور دور کا سفر کرتے۔ مگر نہ تھکتے نہ سست پڑتے۔

۶۔ کم بولنا

محمد ﷺ بہت کم گو تھے۔ دیر تک خاموش رہتے۔ بلا ضرورت نہ بولتے (شفاء قاضی عیاض ۱/۱۷۷) اور صحابہ کو بھی کم گوئی سکھاتے' فرماتے: آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ کم بولے۔ (مسند احمد ۱/۲۰۱) اور فرماتے کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ بات نہ کرو۔ کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ بات دل کے لیے سختی کا سبب ہے۔ اور اللہ سے سب سے زیادہ دور وہ دل ہے جو سخت ہو۔ (جامع ترمذی حدیث نمبر ۲۴۱۱' ۴/۶۰۷)

۷۔ جود و سخاوت اور صدقہ و خیرات

اس صفت میں بھی محمد ﷺ سارے انسانوں سے ممتاز تھے۔ آپ کی سخاوت اور دریا دلی کا یہ حال تھا کہ پوری انسانی تاریخ میں آپ کی مثال نہیں۔ جو آتا خرچ کر دیتے اور فرمایا کرتے کہ اگر اُحد پہاڑ کے برابر بھی مجھے سونا مل جائے تو گوارا نہیں کہ تین راتیں گزر جائیں اور اس میں سے کچھ بھی میرے پاس بچا رہے۔ اگر بچے تو صرف وہ دینار جو قرض کی ادائیگی کے لیے ہو۔ (بخاری حدیث نمبر ۱۴۰۸' ۶۴۴۴' ۷۲۲۸ وغیرہ)

Marfat.com

۸۔ حکمت اور دور اندیشی

اس کا واضح مفہوم ہے کہ جو قدم بھی اٹھایا جائے' انجام اور نتیجے پر نظر رکھ کر اٹھایا جائے۔ اور یہ وصف محمد ﷺ کے تمام تصرفات میں واضح ہے۔ آپ کی زندگی خطرات سے پر تھی' دعوت و جہاد' جنگ و صلح' عہد و میثاق' وفود کی روانگی اور آمد سب کچھ پہلو بہ پہلو جاری تھا' آپ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں لوگوں سے انفرادی اور اجتماعی معاملات کر رہے تھے' لیکن کسی ایک معاملے میں بھی آپ سے چوک نہیں ہوئی' بلکہ معجزے کی حد تک وقت نظر اور کامیابی ساتھی رہی' اس سے بڑھ کر حکمت و دور اندیشی اور کیا ہو سکتی ہے۔

کلکی اوتار کی خصوصیات کا خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ہندو کتب میں کلکی اوتار کے لیے جن آٹھ ربانی صفات کا ذکر ہے' وہ کل کی کل محمد ﷺ میں بڑے امتیاز کے ساتھ موجود تھیں اور ان کے علاوہ باقی جن صفات و خصوصیات کا ذکر ان کتابوں میں کلکی اوتار کے لیے ہے۔ وہ بھی سب کی سب محمد ﷺ میں پورے طور پر موجود تھیں۔ جبکہ یہ خصوصیات کسی دوسرے نبی اور رسول میں نہیں پائی گئیں۔ اس لیے یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس کلکی اوتار سے محمد ﷺ ہی مراد ہیں۔

آیئے ان خصوصیات کو ایک بار پھر دہرائے لیتے ہیں۔

۱۔ اس (کلکی اوتار) کا نام "سروانما" ہوگا۔ سروانما کا معنی ہے "محمد" ﷺ

Marfat.com

۲۔اس کے والد کا نام ''ویشنوویش'' ہوگا۔اس کا معنی ہے ''عبداللہ'' (اور یہی محمد ﷺ کے والد کا نام تھا)

۳۔اس کی والدہ کا نام ''سومتی'' ہوگا۔اس کا معنی ہے ''آمنہ'' (اور یہی محمد ﷺ کی والدہ کا نام تھا)

۴۔وہ ''شنبل گرام'' میں پیدا ہوگا۔اس کا معنی ہے ''بلد الامین'' امن والا شہر (اور یہ مکہ کا نام اور اس کا وصف ہے)

۵۔یہ شنبل گرام ''سالمل دیپ'' میں ہے۔(سالمل دیپ جزیرہ عرب کو کہتے ہیں)

۶۔وہ ان کے ''برہمن مہنت'' یعنی دینی پیشوا کے گھر پیدا ہوگا۔(محمد ﷺ عبدالمطلب کے گھر پیدا ہوئے جو مکہ کے دینی پیشوا تھے)

۷۔وہ ساتویں صدی بکرمی میں ماہ بیساکھ کی ۱۴ تاریخ کو پیدا ہوگا۔(محمد ﷺ کی پیدائش اسی تاریخ اور مہینے میں ۶۲۸ بکرمی میں ہوئی)

۸۔اسکے والد اس کی پیدائش سے پہلے مرجائیں گے اور والدہ پیدائش کے کچھ عرصہ بعد (محمد ﷺ کے ساتھ ٹھیک یہی بات ہوئی۔والد ان کی پیدائش سے پہلے نوت ہوگئے اور والدہ چھ سال بعد)

۹۔وہ سالمل دیپ کی سیدہ سے شادی کرے گا۔(محمد ﷺ کی بیوی سیدہ خدیجہؓ عرب عورتوں کی سیدہ (سردار) تھیں)

۱۰۔وہ ایک پہاڑی میں جاکر پرشورام سے علم حاصل کرے گا۔(محمد ﷺ حراء پہاڑ کے ایک غار میں رہ کر عبادت کیا کرتے تھے۔وہیں جبریلؑ سے وحی پائی۔جبریل کا نام

Marfat.com

ہندوؤں کے نزدیک پرشورام ہے)

۱۱۔اس کی بعثت اس وقت ہوگی جب اونٹوں اور گھوڑوں کی سواری کا اور تلوار سے لڑائی کا زمانہ ہوگا۔ (محمد ﷺ ایسے ہی دور میں بھیجے گئے۔اب یہ دور ختم ہو چکا ہے اور کاروں' ٹرینوں' ہوائی جہازوں' اور میزائیلوں کا زمانہ چل رہا ہے۔)

۱۲۔وہ اللہ کی طرف بلائے گا اس پر اس کے شہر والے اسے ایذاء دیں گے۔لہٰذا وہ اپنا شہر چھوڑ کر شمال کی طرف پہاڑوں اور چٹانوں سے گھرے ہوئے ایک دوسرے شہر کو ہجرت کر جائے گا۔پھر واپس آ کر اپنے شہر کو تلوار کے ذریعہ فتح کرے گا۔(بعینہٖ یہی بات محمد ﷺ کو پیش آئی' آپ نے دعوت دی' آپ کو ایذاء پہنچائی گئی' آپ نے مدینہ ہجرت کی جو کہ شمال میں ہی ہے اور پہاڑوں اور چٹانوں سے گھرا ہوا ہے۔پھر چند سال بعد واپس آ کر بزور تلوار مکہ فتح کر لیا)

۱۳۔اسے ایک اڑتا ہوا گھوڑا دیا جائے گا جس پر وہ زمین و آسمان کی سیر کرے گا۔(محمد ﷺ کو معراج کی رات براق دیا گیا جس پر آپ نے مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کی)

۱۴۔وہ لڑائیاں لڑے گا اور تلوار سے جنگ کرے گا۔(محمد ﷺ نے لڑائیاں بھی لڑیں اور جنگ میں تلوار بھی استعمال کی)

۱۵۔وہ شیطانوں سے لڑے گا' اور دین دشمنوں کو کچلے گا۔(محمد ﷺ نے یہ بھی کیا)

۱۶۔اللہ جنگ میں فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد کرے گا۔(اللہ نے متعدد غزوات میں فرشتوں کے ذریعہ محمد ﷺ کی مدد کی)

Marfat.com

۱۷۔اس کے چار خلفاء ہوں گے۔ جو دین پھیلانے اور دشمن کو کچلنے میں اس کی مدد کریں گے۔(محمد ﷺ کے چار خلیفہ ہوئے جنہوں نے یہ کام کیا)

۱۸۔ وہ سرور عالم (دنیا کا سردار) ہوگا۔ (محمد ﷺ دینا اور آخرت دونوں جگہ سرور عالم ہیں)

۱۹۔اس پر نبوت ورسالت ختم ہوگی۔(محمد ﷺ آخری رسول اور خاتم النبیین تھے)

۲۰۔وہ سب سے خوبصورت ہوگا۔(محمد ﷺ ایسے ہی تھے)

۲۱۔اس کے جسم میں خوشبو ہوگی جو فضاء کو معطر کرے گی اور سونگھنے والے کو مسرور و شرشار کردے گی۔(محمد ﷺ کے جسم اور پسینے دونوں میں یہ خوشبو موجود تھی)

۲۲۔وہ آٹھ مقدس ربانی صفات سے متصف ہوگا۔(ان کی تفصیل اور مطابقت ابھی گزری ہے)

تو یہ ہیں کلکی اوتار جن کی بشارت ہندو کتابوں میں آئی ہے اور جو ان واضح اوصاف و خصائص کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں۔ آپ انہیں پڑھئے۔بار بار پڑھیے۔غور سے پڑھیے اور سوچئے کہ کیا کلکی اوتار سے مراد محمد ﷺ کے بجائے کوئی اور ہستی ہوسکتی ہے؟ اور کیا اب بھی ہندوؤں کے لیے اس کی آمد کے انتظار میں بیٹھے رہنے کی کوئی گنجائش ہے؟ پھر کیوں نہ آپ وہ حق بات قبول کریں۔جو اگر آپ ہندو ہیں تو آپ کے دھرم اور آپ کی کتابوں کے مطابق حق اور سچ ہے۔کیا ضرورت ہے کہ حق کا انکار کر کے دنیا کی چند روزہ زندگی سنوارنے کی کوشش کریں اور مرنے کے بعد مستقل اور ہمیشگی کا گھاٹا گلے لگ جائے۔اللھم ارنا الحق حقا و ارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا و اجتنابه۔

Marfat.com

محمدؐ احمد نام کی بشارت اور غزوہ احزاب وقریظہ کا ذکر

گزر چکا ہے کہ وید ہندو دھرم کی سب سے اہم اور مقدس کتابیں ہیں اور ان میں نبی ﷺ کا نام اور آپ کی خصوصیات مذکور ہیں۔ آیئے آج ایک مزید خصوصیت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اتھروید کانڈ ۲۰' سوکت ۲۱' منتر ۶'۷'۹' میں ہے:

☆ ''اے سچوں کے رب! دشمن کی جنگ میں بہادروں نے اپنی بہادری اور والہانہ نغموں سے تجھے خوش کر دیا۔ جب تو نے اپنے بندے احمد کے لیے دس ہزار دشمن کو لڑائی کے بغیر شکست دے دی''۔

☆ تو ایک جنگ سے دوسری جنگ کی طرف بہادری سے جاتا ہے اور بزور قوت قلعوں پر قلعے فتح کرتا ہے۔ تو نے اے غالب وقوی! اپنے رکوع کرنے والے حبیب کے ساتھ دھتکارے ہوئے اور دھوکہ باز' عہد شکن دشمن کو جو نموچی کے نام سے مشہور ہے..... قتل کیا''۔

☆ تو نے اے غالب وقوی! محمد ﷺ کے نام سے معروف یتیم کے ساتھ اپنے ناقابل شکست جنگی رتھ کے ذریعے بیس سرداروں اور ساٹھ ہزار ننانوے دشمنوں کو جھنجھوڑ کر اور الٹ پلٹ کر رکھ دیا۔

یہ آخری منتر رگ وید منڈل ایک' سوکت ۵۳' منتر ۹ میں بھی آیا ہے۔

ان تینوں منتروں میں غزوہ احزاب کا ذکر ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں کی بڑی باریکی سے نشاندہی کی گئی ہے۔ ہم ذیل میں ان کی مختصر سی وضاحت کر رہے ہیں۔

ا۔ ''سچوں کے رب'' کہہ کر اس غزوہ میں لڑنے والوں کو سچا بتایا گیا ہے' یعنی سچائی

Marfat.com

ان کا امتیازی وصف ہے۔ اللہ نے بھی قرآن میں ان کی یہی صفت ذکر کی ہے۔ فرمایا: رجال صدقو اماعا هدو الله عليه (الاحزاب : ۲۳) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد سچ کر دکھایا۔ اور فرمایا: (ليجزى الصادقين بصدقهم (الاحزاب :۲٤) تا کہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے"۔

۲۔ اس منتر نے لڑنے والوں کو بہادری اور جونمردی سے متصف کیا ہے۔ اور صحابہؓ واقعی بہادری اور جوانمردی میں ممتاز تھے۔ اس غزوہ میں اس وصف کو نمایاں کرنے کی ضرورت غالباً اس لیے پڑی کہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی جسے دیکھ کر قدم ڈگمگا سکتے تھے۔ اور اسی لیے اللہ نے بھی اس جنگ میں صحابہؓ کی بہادری کا یہ وصف بیان کیا ہے۔ فرمایا: ولما راء ى المومنون الا حزاب قالو اهذا ما وعدنا الله و رسوله و صدق الله و رسوله و ما زادهم الا ايمانا و تسليما ۔(الا حزاب :۲۲)

جب مومنین نے جتھوں کو دیکھا تو بول اٹھے' یہی ہے جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ اور اللہ اور اس کے رسول نے سچا وعدہ کیا تھا۔ اور اس نے ان کے ایمان و تسلیم کو زیادہ ہی کیا۔

۳۔ منتر میں یہ بھی کہا گیا کہ وہ والہانہ گیت گائیں گے۔ صحابہؓ اس غزوہ میں خندق کھودتے ہوئے یہ اشعار دہراتے تھے۔

اللهم لولا انت ما اهتدين اولا تصدقنا ولا صلينا

فانزلنسكينةعلين او ثبت الاقدام ان لاقينا

ان الالى قد بغواعلين اوان ارادوا فتنة ابينا

اے اللہ ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ پس ہم پر سکینت نازل فرما اور ٹکر ہو تو ہمارے قدم ثابت رکھ۔ انہوں نے ہم پر ظلم

Marfat.com

کیا ہے۔لیکن اگر وہ کوئی فتنہ چاہیں گے تو ہم سر نہ جھکائیں گے۔

''سر نہ جھکانے'' کا لفظ اونچی آواز سے کہتے اور بار بار دہراتے۔نیز یہ اشعار بھی دہراتے۔

نحن الذین بایعوا محمدا　　علی الجهاد مابقینا ابدا

ہم ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے جہاد پر بیعت کی ہے۔جب تک کہ جان میں جان ہے۔

پھر نبی ﷺ ان کے ان اشعار کا جواب دیتے اور دعا کرتے۔فرماتے:

اللهم ان العیش عیش الاخرة　　فاغفر للانصار و المهاجرة

''اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے۔مہاجرین وانصار کو بخش دے''

آپ ﷺ کے اس جواب ودعا سے صحابہؓ کے ولولے اور بڑھ جاتے اور وہ مذکورہ ابیات کو بار بار دہراتے۔

۴۔منتر یہ بھی بتاتا ہے کہ صحابہؓ نے اپنے نغموں اور جانبازیوں سے اللہ کو خوش کر دیا۔اس خوشی کا اندازہ کرنا ہو تو سورہ احزاب پڑھیے جس میں اللہ نے صحابہ کو ایمان کی اعلیٰ صفات سے متصف کر کے ان سے اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

۵۔منتر نے اس غزوہ کے کمانڈر کی دو خاص صفتیں ذکر کی ہیں۔

(۱)　''کارو'' جس کا لفظی معنی ہے ''احمد''

(۲)　دوسرا ''درہشمت'' جس کا معنی ہے ''بندہ''۔

محمد ﷺ کے لیے ان میں سے کوئی وصف بھی محتاج شرح نہیں۔تاہم بندگی کا وصف غالباً یہاں اس لیے ذکر کیا گیا کہ اس فتح عظیم کے باوجود آپ نے اپنے لیے بندہ ہونا ہی پسند کیا۔حدیث میں ہے کہ اللہ نے آپ کو اختیار دیا کہ بندے ہوں یا بادشاہ۔آپ

Marfat.com

نے بندہ ہونا پسند کیا۔ چنانچہ آپ غلاموں کی طرح بیٹھتے اور کھاتے تھے۔

درہشمت'' کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ جس کا چہرہ روشن اور جگمگاتا ہوا ہو۔ اور گزر چکا ہے کہ محمد ﷺ اس وصف میں بھی ممتاز تھے۔

۶۔ منتر میں یہ بھی بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے دس ہزار دشمنوں کو لڑائی کے بغیر شکست دی۔ جنگ احزاب کا بعینہ یہ نتیجہ تھا۔ دس ہزار دشمن تھے جو جنگ کے بغیر شکست کھا کر واپس آ گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ورد اللّٰہ الذین کفرو ابغیظھم لم ینالوا خیر ا ول کفی اللّٰہ المومنین القتال و کان اللّٰہ قویا عزیزا (الاحزاب :۲۵) اللہ نے کافروں کو ان کے غیظ و غضب سمیت واپس پلٹا دیا۔ انہوں نے کوئی بھلائی نہ پائی اور اللہ مومنوں کے لیے جنگ کو کافی ہوا۔ اور اللہ قوی و عزیز ہے۔

۷۔ دوسرے منتر میں اللہ کو لفظ ''اندر'' سے خطاب کیا گیا ہے۔ یہ حقیقت میں قوت و غلبہ' قہر و غضب و انتقام کی الٰہی صفات کو ظاہر کرتا ہے۔ اور انتقام بھی وہ جس میں آندھی' طوفان' بجلی اور کڑک' گرج ہو۔ ان سے جسے چاہے تباہ کر دے اور جس کی چاہے مدد کر دے۔ گویا قرآن کی اس آیت میں اللہ کا جو وصف بیان کیا گیا ہے' وہی لفظ ''اندر'' بھی بتلاتا ہے کہ ھوالذی یریکم البرق خوفا و طمعا وینشئی السحاب الثقال و یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ ویرسل الصواعق فیصیب بھا من یشاء و ھم یجادلون فی اللّٰہ و ھوشدید المحال(الرعد:۱۲'۱۳) وہی اللہ ہے جو تمہیں خوف و طمع کے ساتھ بجلی دکھاتا ہے اور بوجھل بادل اٹھاتا ہے اور جس کی حمد کے ساتھ (بادل کی) گرج اور جس کے خوف سے فرشتے تسبیح کرتے ہیں اور جو کڑکتی ہوئی بجلی بھیج کر جس کو چاہتا ہے مار دیتا ہے اور لوگ اللہ کے بارے میں جدال کرتے ہیں اور وہ سخت قوت والا ہے۔

Marfat.com

پھر جب ہندوؤں میں شرک نے جڑ پکڑی اور انہوں نے بہت سارے معبود بنالیے تو ''اندر'' نام کا بھی ایک الگ معبود گھڑ لیا' جو ان کی نظر میں قوت وطاقت اور قہر وغضب کا مظہر ہے۔ جس کے جلو میں آندھی اور طوفان اور بجلی اور کڑک گرج چلتی ہے۔ وہ ان سے دشمن کو ہلاک کرتا ہے اور تقوی اور سچائی والوں کی مدد کرتا ہے۔ یعنی انہوں نے ان صفات کے لیے ایک مستقل ذات گھڑ لی۔ حالانکہ یہ حقیقتاً اللہ کی صفات ہیں۔

لہٰذا اس منتر میں ''اندر'' کو مخاطب کر کے یہ کہنا کہ اس نے دشمن کو لڑائی کے بغیر شکست دی' اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے آندھی اور طوفان اور بجلی اور کڑک گرج کے ذریعے شکست دی اور بعینہ یہ بات غزوہ احزاب میں پیش آئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یاایها الذین آمنو اذکرو نعمة اللّٰه علیکم اذ جائتکم جنود فارسلنا علیهم ریحا و جنودا لم تروها و کان اللّٰه بما تعملون بصیرا (الاحزاب: ۹)

اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو' جب تمہارے پاس لشکر آئے تو ہم نے ان پر آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا نہ تھا اور تم لوگ جو کچھ کر رہے تھے' اللہ اسے دیکھنے والا تھا۔ اور نمبر ۶ میں مذکور یہ آیت بھی دیکھئے کہ ورد اللّٰه الذین کفروا بغیضهم جس کے آخر میں ہے۔ وکان اللّٰه قویا عزیزا قوی وعزیز کی یہ تعبیر ٹھیک ''اندر'' کے معنی کو ظاہر کرتی ہے۔

۸۔ دوسرے منتر میں یہ جو کہا گیا ہے کہ ''تو ایک جنگ سے دوسری جنگ کی طرف بہادری سے جاتا ہے'' تو اس دوسری جنگ سے اشارہ بنو قریظہ کی جنگ کی طرف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب سے واپس آ کر ابھی گھر پر غسل ہی کیا تھا کہ جبریلؑ پہنچ گئے۔ اور بنو قریظہ سے جنگ کے لیے نکلنے کا حکم دیا۔ لہٰذا یہ ایک جنگ سے دوسری

Marfat.com

جنگ کی طرف نکلنا تھا۔ پھر اس دوسری جنگ کے واقعات میں یہ بتایا ہے کہ قلعوں پر قلعے فتح کرتا ہے اور بعینہٖ یہی بات غزوہ بنوقریظہ میں پیش آئی۔ یہود پہلے قلعہ بند ہوئے۔ پھر ہتھیار ڈال دیئے اور قلعے اور گڑھیاں مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیں۔ اللہ کا ارشاد ہے:

وانزل الذین ظاھروھم من اھل الکتاب من صیاصیھم و قذف فی قلوبھم الرعب فریقا تقتلون و تاسرون فریقا و اورثکم ارضھم و دیارھم و اموالھم و ارضالم تطؤھا و کان اللّٰہ علی کل شئی قدیرا(الاحزاب:۲۶'۲۷)

یعنی جن اہل کتاب نے ان احزاب کی مدد کی تھی' اللہ نے انہیں ان کی گڑھیوں سے اتار لیا اور ان کے دل میں رعب ڈال دیا۔ (چنانچہ) تم ایک فریق کو قتل کر رہے تھے اور ایک فریق کو قید کر رہے تھے۔ اور تمہیں ان کی زمین' ان کے دیار اور ان کے اموال کا اور ایسی زمین کا وارث بنا دیا جسے تم نے روندا نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

جنگ احزاب میں یہ بات حاصل نہیں ہوئی۔ وہاں دشمن کھلے میدان میں تھا۔ جہاں قلعے اور گڑھیاں نہ تھیں۔

۹۔ منتر میں جنگ کے کمانڈر کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کا حبیب ہے۔ رکوع کرنے والا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت نمازی ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ یہ دونوں وصف محمد ﷺ میں بدرجہ اتم موجود تھے۔

۱۰۔ منتر نے دشمن کے بارے میں یہ بھی بتایا ہے کہ وہ دھتکارا ہوا ہے' دغاباز اور عہد شکن ہے۔ اس دوسرے غزوہ میں دشمن یہود تھے۔ اور ان کی مذکورہ تینوں صفتیں معروف ہیں۔ اور وہ اللہ کے دھتکارے ہوئے اور خلق کے راندے ہوئے ہیں اور دغابازی و عہد شکنی سے ان کی پوری تاریخ بھری پڑی ہے۔ خاص کر غزوہ احزاب کے دوران انہوں نے رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ سے کیا ہوا پختہ عہد و پیمان توڑ دیا تھا اور مسلمانوں کی زندگی کے نہایت نازک ترین لمحات میں انتہائی بدترین دغابازی کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو اثنائے جنگ میں جب اس دغا بازی کی سن گن لگی۔ اور آپ نے تحقیق حال کے لیے بعض صحابہ کو بھیجا تو انہوں نے یہود کو انتہائی خباثت پر پایا۔ چنانچہ یہود نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو کھلم کھلا فحش گالیاں دیں۔ اور صاف کہہ دیا کہ ہمارے اور محمد کے درمیان کوئی عہد و پیمان نہیں ہے۔

ویدنے ان کی اس کیفیت کے بیان کے لفظ ''ماینیم'' استعمال کیا ہے۔ ماینیم اسے کہتے ہیں جو بظاہر عمدہ اور اندر سے خبیث ہو۔ اور ٹھیک یہی حال یہود کا تھا۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انہیں مجوعہ بائبل میں بھی بار بار ویسا ہی بتلایا گیا ہے۔ چنانچہ انہیں کبھی کھوئی چاندی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کبھی سانپ اور سانپ کے بچے کہا گیا ہے۔ کبھی اس قبر کے مانند کہا گیا ہے جو چونا (قلعی) کے بعد باہر سے چمک رہی ہے اور اندر سڑا ہوا جسم' پیپ اور بدبو بھری ہے۔

۱۱۔ اس منتر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس دشمن کو ''نموچی'' کہا جاتا ہے۔ سنسکرت میں اس لفظ کے دو معنی ہیں۔ (۱) کنجوس' بخیل۔ (۲) مستحق سزا۔ اور معلوم ہے کہ یہود دنیا بھر کے بخیلوں میں سے سرفہرست ہیں۔ اور محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی اور بعد میں بھی سزا (عذاب الٰہی) کے مستحق رہے ہیں اور اس سے دوچار بھی ہوئے ہیں۔

رگ وید میں نموچی اس بدروح کو بھی کہا گیا ہے جو ہندو عقیدے کے مطابق زمین اور بادل کے درمیان روک بن کر زمین پر بارش اترنے نہیں دیتی اور معلوم ہے کہ یہود نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی الٰہی کو لوگوں تک پہنچنے میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالی۔ وحی کو آسمانی کتابوں میں بارش سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس سے مستفید ہونے والوں کو زمین

Marfat.com

سے۔لہٰذا یہ معنی بھی یہودی پر پوری طرح فٹ آتا ہے۔

۱۲۔پھر یہ منتر یہ بھی بتلاتا ہے کہ دشمن قتل ہوں گے۔یعنی محض ان کی شکست یا گرفتاری اور قید و بند پر بات ختم نہ ہوگی اور جنگ بنو قریظہ کا نتیجہ یہی رہا۔ان کے سارے مردان جنگی مارے گئے۔صرف عورتوں اور بچوں کو قید کیا گیا۔

۱۳۔آخری منتر میں اس غزوہ کے کمانڈر کو ''ابندھونا'' کہا گیا ہے۔یہ لفظ یتیم اور بے سہارا بیوہ اور مساکین پر بولا جاتا ہے۔

۱۴۔نیز اس کمانڈر کا نام ''شروا'' بتایا گیا ہے۔اس کا معنی ہے وہ شخص جس کی بکثرت تعریف وثناء کی جائے۔یعنی محمد ﷺ۔

۱۵۔اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کے کل دشمن کی تعداد ساٹھ ہزار ننانوے ہوگی۔یہ تعداد ظاہر ہے کہ صرف مذکورہ بالا جنگ میں آنے والے دشمن کی نہیں ہے۔کیونکہ پچھلے منتر میں ان کی تعداد دس ہزار بتائی جا چکی ہے۔لہٰذا اس آخری منتر میں جو تعداد مذکورہ ہے' وہ سارے دشمنوں کی مجموعی تعداد ہے۔پیچھے گزر چکا ہے کہ سارے دشمن جو آپ کے دو بدو ہتھیار لے کر آئے' ان کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔دس ہزار قریش وغطفان وغیرہ' دس ہزار سارے یہود' اور چالیس ہزار رومی۔

یہ بھی گزر چکا ہے کہ غزوہ تبوک میں نہ جانے والے منافقین 80 تھے۔جانے والے بارہ یا تیرہ تھے۔یوں ترانوے کی تعداد پوری ہو جاتی ہے۔ان کے علاوہ چار افراد نے نبی ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کی۔اور دو یہودیوں نے جو کوئی لشکر تو نہ لائے اور کسی جنگ میں بھی نہ آئے۔لیکن جنون کی حد تک نبی ﷺ سے عداوت کا کھلا اعلان کیا۔یہ تھے کعب بن اشرف اور سلام بن ابی الحقیق۔یہ کل چھ ہوئے۔انہیں منافقین کے ساتھ شامل

Marfat.com

کریں تو 99 ہو جاتے ہیں۔

ان میں سے اللہ تعالیٰ نے تین منافقوں اور تین قتل خواہوں کو توبہ اور اسلام کی توفیق دی۔ ایک کو بجلی سے ہلاک کر دیا اور دو کو ان کے گھروں پر ہی قتل کر دیا گیا۔ لہٰذا نوے باقی رہے۔ شاید یہی راز ہے کہ یہ تعداد کبھی نوے بتائی گئی اور کبھی ننانوے۔

۱۶۔ اس منتر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان دشمنوں کے سالاروں اور کمانڈروں کی تعداد بیس ہوگی۔ اور نبی ﷺ کے مدمقابل آنے والے کمانڈروں کی ٹھیک یہی تعداد تھی۔ ذیل میں نقشے سے اس کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

ویدمیں نبی ﷺ کے مدمقابل آنے والے 20 کمانڈروں کی تفصیل

کمانڈر کا نام	فوج	جنگ	آخری انجام
ابوجہل	قریش اوران کے پیروکار	بدر ۲ھ	اسی جنگ میں مارا گیا
ابوسفیان	قریش اوران کے پیروکار	احد،خندق ۳،۵ھ	فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا
رئیس بنی قینقاع	بنوقینقاع	غزوہ بنی قینقاع ۲ھ	قوم سمیت جلاوطن ہوا
حیی بن اخطب	بنونضیر	غزوہ بنونضیر ۴ھ	بنوقریظہ کے ساتھ قتل کیا گیا
عینیہ بن حصن فزاری	بنوفزارہ	غزوہ احزاب ۵ھ	فتح مکہ کے قریب مسلمان ہوا
عوف بن مالک	بنوہوازن	غزوہ احزاب ۵ھ	فتح مکہ کے قریب مسلمان ہوا
طلحہ بن خویلد اسدی	بنواسد	غزوہ احزاب ۵ھ	اسلام لایا۔ پھر بنوت کا دعویٰ کیا۔ پھر مسلمان ہوا
ابوالاطور سلمی یا اس کا باپ	بنوسلیم	غزوہ احزاب ۵ھ	جنگ حنین کے بعد مسلمان ہوا
عامر بن الطفیل	بنوعامر	غزوہ احزاب ۵ھ	طاعون سے مرگیا

Marfat.com

حارث بن عوف	بنومرہ	غزوہ احزاب ۵ھ	جنگ تبوک کے بعد مسلمان ہوا
مسعود بن رخیلہ	بنواشجع	غزوہ احزاب ۵ھ	بہترین مسلمان ہوا
کعب بن اسد	بنوقریظہ	غزوہ قریظہ ۵ھ	غزوہ کے بعد قوم سمیت قتل کیا
حارث بن ابی ضرار	بنوالمصطلق	غزوہ مریسیع ۵یا۶ھ	غزوہ کے بعد مسلمان ہوگیا
عبدالرحمٰن فزاری	بنوفزارہ	غزوہ ذی قرد ۷ھ	اسی جنگ میں مارا گیا
مرحب یہودی	فبطاۃ اورشق کے یہود	غزوہ خیبر ۷ھ	اسی جنگ میں مارا گیا
کنانہ بن ابی الحقیق	یہود کتیبہ	غزوہ خیبر ۷ھ	اسی جنگ کے بعد مارا گیا
رئیس یہود	یہود وادی القری	غزوۂ وادی القری ۷ھ	
رئیس محارب وخصفہ	بنو، محارب وخصفہ	غزوہ ذات الرقاع ۴یا۷ھ	
مالک بن عوف نصری	بنوثقیف وہوازن	غزوہ حنین وطائف ۸ھ	جنگ حنین وطائف۔ کے بعد مسلمان ہوا
رومی سردار	روم	غزوہ تبوک ۹ھ	

تبوک آخری غزوہ تھا اسکے بعد آپ کی زندگی میں کسی محاذ آرائی کی نوبت نہیں آئی۔ یہ بھی یادرہے کہ پوری انسانی تاریخ میں محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور پر ان منتروں میں کہی ہوئی باتیں فٹ نہیں آتیں۔

ویدمیں فتح مکہ کاذکر

جسطرح ویدوں میں غزوہ احزاب وقریظہ کاذکر آیاہے اسی طرح غزوہ فتح مکہ کابھی ذکر آیاہے۔ کبھی آپ ﷺ کانام لے کراور کبھی نام لئے بغیر چنانچہ رگ وید کانڈ ۵' منڈل ۲۷' منترا اس طرح ہے۔

Marfat.com

ترجمہ: عظمت اور حق والے باحکمت' طاقتور اور دریادل ''مامح'' (محمد ﷺ) نے مجھے اپنے کلام سے مشرف کیا ہے۔ یہ رحمتہ للعالمین (ﷺ) اپنے دس ہزار جانباز اور خوبیوں والے ساتھیوں کے ساتھ ممتاز ہوا۔

☆ ہم بتا چکے ہیں کہ لفظ مامح محمد کا سنسکرت تلفظ ہے اور بعینہٖ محمد کے معنی میں ہے۔ پھر اس کی جو صفات یہاں ذکر کی گئی ہیں۔ یعنی حکمت وقوت' عظمت وسخاوت اور حق کا التزام' یہ سب محمد ﷺ کی صفات ہیں اور جہاں تک ''رحمتہ للعالمین'' ہونے کا تعلق ہے تو آپ ﷺ اس وصف میں اس درجہ ممتاز تھے کہ آپ کا یہ صفاتی نام ہو گیا۔

☆ دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ ممتاز ہونا بھی انبیاء کے مابین محمد ﷺ کی ایک خصوصیت ہے۔ یہ صحابہ کرام کی وہ تعداد ہے جو فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب تھی۔ قرآن نے اس کے امتیاز کا ذکر یوں کیا ہے:

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللّٰه الحسنی الله بماتعملون خبیر

تم میں سے جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ اور قتال کیا' وہ (اور دوسرے) برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ بعد میں خرچ اور قتال کرنے والوں سے بہت عظیم درجہ رکھتے ہیں اور اللہ نے ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو' اللہ اس کی خبر رکھتا ہے۔

☆ جہاں تک جانبازی اور خوبیوں والی صفات کا تعلق ہے تو منتر کی سنسکرت ترتیب کے پیش نظر احتمال ہے کہ یہ نبی ﷺ سے متعلق ہو اور احتمال ہے کہ صحابہ سے متعلق ہو۔ بہر حال یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ خود محمد ﷺ بھی اور آپ کے صحابہ کرام بھی شجاعت اور

Marfat.com

محاسن اعمال میں یکتائے روزگار تھے۔

☆اس منتر کا پہلا لفظ ''انسونتا'' ہے۔اس کا لفظی معنی ہے ''رتھ یا سواری والا'' مگر یہ لفظ وید میں سردار' راجہ سپہ سالار اور کمانڈر جیسے لوگوں پر بولا جاتا ہے کیونکہ یہ لوگ عموما خدم وحشم کے جلو میں رتھوں اور گاڑیوں پر سوار ہو کر کروفر سے نکلا کرتے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہے منتر محمد ﷺ کے بارے میں آپ کے نام' صفات وعلامات' ممتاز ساتھیوں کی تعداد اور آپ کی زندگی کے اہم ترین غزوہ کے ذکر کے ساتھ آپ کی بشارت دے رہا ہے۔

اب چند منتر اور ملاحظہ کریں' جن میں محمد ﷺ کا نام لئے بغیر فتح مکہ کا ذکر ہے۔ یہ اتھر وید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۳۷ کے منتر ۷'۸'۹ ہیں' جو رگ وید منڈل ۸ سوکت ۹۶' منتر ۱۳'۱۴'۱۵ اور سام وید پوروآرچک' ادھیائے ۳' کھنڈ او منتر ایک میں بھی مذکور ہیں:

سیاہ چاند نہر انشومتی میں جاٹھہرا' طاقت اور غلبے والا بہادر جو دس ہزار کے ساتھ بقوت محفوظ ہے' آگے بڑھتا ہے۔اور (دیکھو کہ) اس نے قرنا میں پھونک مارتے ہوئے ہتھیار پرے رکھ دیئے ہیں۔

☆میں نے دیکھا کہ کالے بادل کی طرح چاند' انشومتی کے ڈھلوان ساحل پر حرکت کرتے ہوئے ڈوب گیا۔بہادرو! میں تمہیں آگے بھیجتا ہوں' جاؤ اور جنگ میں لڑو۔

☆پھر انشومتی کی گود میں چاند نے اپنا روشن جسم اختیار کر لیا اور قوت وغلبہ والا اپنے رن کے ساتھ ان مشرکین پر غالب آ گیا جو اس کے خلاف اٹھے۔

ان منتروں کے بعض نکات کی وضاحت سخت ضروری ہے' لہٰذا یہ وضاحت ذیل میں کی جارہی ہے۔

Marfat.com

☆ہندوؤں کا خیال ہے کہ انشومتی ایک دریا کا نام ہے۔جس کے اندر چاند ہر مہینے کے آخر میں اس وقت اترتا ہے جب اس کی روشنی ختم ہوجاتی ہے اور وہ سیاہ پڑ جاتا ہے۔پھر وہ غسل کرتا ہے تو اس کی روشنی پلٹ آتی ہے اور وہ آسمان پر دوبارہ طلوع ہوتا ہے حالانکہ چاند کی یہ کیفیت یہاں یہ بتانے کے لیے ذکر کی گئی ہے کہ اسی طرح اللہ کا دین ایک بار مٹ کر دوبارہ ظاہر ہوگا۔گویا دین چاند ہے اور اس میں تحریف اور اس کی تعلیمات کی پوشیدگی چاند کا سیاہ ہوکر دریا میں چھپ کر جانا ہے۔اور دوبارہ دین کا ظہور گویا چاند کا دریا سے نکل کر افق پر طلوع ہونا ہے۔

اتنی وضاحت کے بعد یہ بات آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ ٹھیک اسی قسم کے حالات محمد ﷺ کے نبوت کے ظہور کے وقت موجود تھے۔ایک عرصے سے کوئی رسول بھیجا نہیں گیا تھا۔اس دوران دین میں تحریف آگئی تھی۔اور رفتہ رفتہ اس کی تعلیمات پورے طور سے پس پردہ چلی گئی تھیں اور دین کی جگہ رسم ورواج نے لے لی تھی۔یوں ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا اور افق تاریک ہوگئے تھے۔ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔آپ نے دین کی دعوت شروع کی اور لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی میں لانے کا اغاز کیا۔گویا دین ایک چاند تھا جو سیاہ ہوکر چھپ گیا تھا۔اور محمد ﷺ کی دعوت سے روشن ہوکر پھر طلوع ہوگیا۔

☆چاند کے اس چھپنے اور طلوع ہونے کے دوران مذکورہ منتروں کے قائل نے جو واقعات دیکھے اور سنے وہ یہ تھے:

ا۔اس نے سنا کہ کوئی حکم دینے والا بہادروں کو آگے بڑھنے اور جنگ میں کود جانے کا حکم دے رہا ہے۔

Marfat.com

۲۔اس نے دیکھا کہ کہ بہادروں کا جانباز و محفوظ کمانڈر اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کی مدد سے اپنے مشرک دشمنوں پر غالب آجاتا ہے۔اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کمانڈر اور اس کے ساتھی اللہ کی توحید والے ہوں گے۔اور ان کے دشمن مشرک ہوں گے اور گویا یہی توحید و شرک کا خلاف لڑائی کا سبب ہوگا۔اب یہ دیکھئے کہ یہ بات محمد ﷺ پر بالکل ٹھیک ٹھیک پوری اتر رہی ہے۔

۳۔اس نے یہ بھی دیکھا کہ یہ کمانڈر دس ہزار جنگجو لے کر آگے بڑھ رہا ہے،اور یہ معلوم ہے کہ فتح مکہ میں دس ہزار صحابہ نے شرکت کی تھی۔

۴۔پھر اس نے یہ بھی دیکھا کہ اس کمانڈر نے فتح کا قرنا پھونکتے ہوئے ہتھیار پرے کھ دئے۔اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے ہتھیار استعمال نہیں کئے۔بلکہ لڑائی کے بغیر ہی فتح حاصل کرلی۔ٹھیک یہی معاملہ فتح مکہ کے موقع پر پیش آیا تھا۔نبی ﷺ نے نہ فتح سے پہلے ہتھیار استعمال کئے نہ فتح کے دوران نہ فتح کے بعد۔بلکہ فرمایا تو یہ فرمایا کہ آج تمہیں کوئی سرزنش نہیں۔جاؤ تم سب آزاد ہو۔

خلاصہ یہ کہ ان منتروں میں جو کچھ کہا گیا ہے،وہ محمد ﷺ پر صادق آرہا ہے،صرف آپ ہی پر صادق آرہا ہے۔کسی اور پر نہیں۔پس ان منتروں میں جو مکاشفہ پیش کیا گیا ہے، وہ حقیقت میں نبی ﷺ کی بشارت اور آپ کی بابت پیشگوئی ہے۔جو اللہ نے مقررہ وقت پر پوری کردی۔فالحمدللہ۔

❁❁❁

Marfat.com

حضور ﷺ کی تاریخِ وفات کا تعین

حضور ﷺ کا یوم وفات جاننے کے لئے آدمی کا دھیان سب سے پہلے کتب حدیث کی طرف جاتا ہے۔اس کے متعلق مولانا شبلی نعمانی فرماتے ہیں کہ تلاش بسیار کے باوجود مجھے کتب حدیث سے ایک روایت بھی نہیں مل سکی۔ج:2 ص:169۔

اسکی وجہ سمجھ میں یہ آتی ہے کہ صحابہ اکرام کے دور میں اور اسکے بعد 600 ہجری تک مسلمانوں میں یوم پیدائش یا وفات منانے کا رواج نہ تھا یہ رسم 604ھ میں عراق کے شہر موصل کے حکمران مظفر الدین کوکری بن اربل اور اسکے ساتھی مولوی عمر بن دحیہ الخطاب نے شروع کی۔

حضور کا یوم پیدائش جاننے کے لیے کافی بحث کی گئی۔ہمارے برصغیر میں قاضی سلیمان منصور پوریؒ اور اسکے بعد مولونا محمد ادریس کاندھلویؒ نے بھی کافی تفصیلی بحث کی۔مگر تاریخ وفات کے تعین میں مولانا شبلی نعمانی کے علاوہ کسی نے قابل ذکر گفتگو نہیں کی۔

کتب حدیث میں کچھ ایسے اشارے ضرور مل جاتے ہیں جن کی مدد سے ہم صحیح تاریخ وفات کا تعین کر سکتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا) سورۃ مائدہ کی آیت "الیوم اکملت لکم دین کم" کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو یوم عید کے طور پر مناتے۔اس کے جواب میں حضر عمرؓ نے فرمایا کہ اس دن ہماری دوہری عید یعنی یوم عرفہ اور جمعہ کا دن تھا۔ابن عباسؓ کی زبانی اسکی تلاوت سن کر کسی یہودی نے محولہ بالا بات کہی تو ابن عباسؓ نے یہی جواب دیا۔حضرت علیؓ اور

Marfat.com

حضرت معاویہؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ بن کثیر ج:2 ص:49

۲) سنن ابی داود (1905) میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں 13 ذوالحجہ منگل تک منیٰ میں قیام فرمایا اور یہیں سے ہر روز رمی کے لئے جمرات تشریف لے جاتے یہیں سے 13 ذوالحجہ کو بعد زوال روانہ ہو کر وادی محصب میں شب گذاری اور بدھ کی صبح کو خانہ کعبہ کا آخری طواف کیا اور نماز فجر ادا فرما کر مہاجرین وانصار کے ساتھ مدینہ تشریف لے گئے۔ ج:2 ص:182-183 (اگر ۱۳ ذی الحجہ منگل کو ہو تو لامحالہ ۹ ذی الحجہ کو جمعہ ہی ہوگا)

۳) مسند احمد (2506) میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ پیر کو پیدا ہوئے، پیر کو منصب نبوت پر فائز ہوئے، پیر کو مکہ سے ہجرت فرمائی، پیر کو مدینہ تشریف لائے، پیر کو اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے اور پیر ہی کو ہجر اسود نصب ہوا۔ (ج:1، ص 277)

اب ہم کتب سیرت اور تاریخ کی طرف آتے ہیں:۔

ابن سعد نے آپ ﷺ کی علالت شروع ہونے کی دو تاریخیں ۱۹ اور ۲۹ صفر اور بدھ کا دن لکھا ہے۔ ابن ہشام نے بھی بدھ اور کا دن اور صفر کا مہینہ لکھا ہے۔ آپ ﷺ کی علالت کا دورانیہ تمام سیرت اور تاریخ نگاروں نے ۱۳ دن لکھا ہے۔ تاریخ وفات کے تعین میں کتب سیرت میں ۱، ۲، ۱۲، ربیع الاول کا تذکرہ ملتا ہے۔ یعقوبی نے ابن ہشام کے حوالہ سے سائب کلبی اور ابو مخنف کی ۲ ربیع الاول والی روایت قبول کی ہے۔ مگر محدثین کے نزدیک یہ دونوں دروغگو اور غیر معتبر ہیں۔ ابن سعد نے واقدی کے حوالہ سے ۱۲ ربیع الاول کی نقل کی ہے۔ یہ بھی محدثین کے نزدیک معتوب ترین آدمی ہے۔

Marfat.com

یکم ربیع الاول کی روایت ثقہ ترین سیرت نگار موسیٰ بن عقبہؒ اور مشہور محدث امام لیث بن سعد مصریؒ سے مروی ہے (فتح الباری باب وفات ا لنبی)۔ امام السھیلیؒ، عبدالرحمان بن عبداللہ نے الریاض الانف میں لکھا ہے کہ یہی روایت حق سے قریب تر ہے۔

کتب احادیث اور تاریخ سے اس نتیجے پر یقینی طور پر پہنچ جاتے ہیں کہ ۱۰ ہجری ۹ ذی الحجہ عرفہ جمعہ کے دن تھا۔ آپ کی علالت بدھ کو شروع ہوئی اور آپ پیر کو اس دارِ فانی سے تشریف لے گئے۔ اس کے علاوہ ابن کثیر، ابن عباس کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آپ حج کے بعد 81 دن تک اس دارِ فانی میں رہے۔ اب ہم اس کو درائتاً دیکھتے ہیں۔

یوم عرفہ بروز جمعہ، 9 ذوالحجہ تھی۔ اگر ہم ذوالحجہ، محرم اور صفر تینوں مہینوں کو تیس (30) کا لگائیں تو پیر کا دن 6 اور 13 کو آتا ہے۔ (1 نمبر کیلنڈر دیکھیں)

اگر تینوں مہینے 29 کے لگائیں تو پیر 2 اور 9 ربیع الاول کو آتا ہے۔ (2 نمبر کیلنڈر دیکھیں)

اگر دو مہینے 30 کے اور ایک 29 کا لگائیں تو پیر 7 اور 14 کو آتا ہے۔ (3 نمبر کیلنڈر دیکھیں)

اگر دو مہینے 29 اور ایک 30 کا لگائیں تو پیر 1، 8 اور 15 کو آتا ہے۔ (4 نمبر کیلنڈر دیکھیں)

ان مفروضہ تاریخوں میں سے 6، 7، 8، 9، 13، 14 اور 15 کی تائید میں کوئی روایت نہیں، اس لئے یہ تاریخیں خارج از بحث ہیں۔ 2 تاریخ کی صورت

Marfat.com

میں تینوں مہینے 29 کے ہوں گے۔ جو کسی طرح ممکن نہیں۔ 12 تاریخ کسی صورت میں بھی پیر کے دن نہیں آتی۔

اس لیے محدثین کے وضع کردہ اصولِ روایت و درائت نیز اصول تقویم اور چاند کی گردش کے فطری قانون کے مدے نظر اگر دو مہینے ۲۹ اور ایک ۳۰ کا ہو تو یکم ربیع الاول پیر کا دن ہی تاریخ وفات آتا ہے۔ اس طرح علالت بدھ کو شروع ہوتی ہے اور عرفہ جمعہ کے دن آتا ہے۔ یعنی آپ یقیناً یکم ربیعالاول گیارہ ہجری بروز پیر اس دارِ فانی سے تشریف لے گئے۔

اہل علم کے لئے راستے کھلے ہیں۔ وہ بھی حقائق کی روشنی میں غور کریں۔ اللہ رب العزت ہمیں حق سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔

(محمد اسحاق ناگی)

0345-4078684

Marfat.com

رحلت نبی ﷺ کی تاریخ

احادیث اور تاریخ کے مطابق آپ نے نو (9) ذوالحجہ دس ہجری (10) بروز جمعہ خطبہ عرفات دیا اور 11 ہجری میں ربیع الاول کے مہینے میں رحلت فرما گئے۔ اس حساب سے یکم ذوالحج جمعرات کو ہوئی اور یکم محرم جمعہ کو ہوئی اور 30 ہفتہ کو ہوئی اور یکم صفر اتوار اور یکم ربیع الاول پیر کو ہوئی۔ سہیلیؒ آپ ﷺ نے 81 دن کے بعد اس دنیا سے رحلت فرمائی۔ 12 ربیع الاول کو جمعہ کا دن آتا ہے اس لیے یہ تاریخ کسی طرح ممکن نہیں۔ (کلینڈر دیکھیے)

ذوالحجہ

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
						۱
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹

محرم

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۹	۳۰					

صفر

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
		۱	۲	۳	۴	۵
۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۲۷	۲۸	۲۹				

ربیع الاول

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
			۱	۲	۳	۴
۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰		

درائتا اور روائتا آپ ﷺ یکم ربیع الاول پیر ہی کو اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ کیونکہ روایت کے مطابق آپ ﷺ پیر کو پیدا ہوئے، پیر کو منصبِ نبوت پر فائز ہوئے پیر کو مکہ سے نکلے، پیر کو مدینہ پہنچے اور پیر ہی کو دنیا سے رحلت فرما گئے۔

Marfat.com

	شجرہ حصہ اوّل		
نمبر شمارہ	آباۂ الکرام	امہات العظام	امہات کے ددھیال اور ننھیال
۱	عبداللہ	آمنہ	اب۔وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب دیکھو سلسلہ نمبر ۶ آباء نبوی ام۔برّہ بنت عبدالعزّیٰ بن عبدالدار بن قصی دیکھو سلسلہ نمبر ۵ آباء نبوی
۲	عبدالمطلب	فاطمہ	اب۔عمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مرّہ دیکھو سلسلہ نمبر ۷ آباء نبوی ام۔1 صخرہ بن عبد بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مرّہ دیکھو سلسلہ نمبر ۷ آباء نبوی
۳	ہاشم	سلمٰی	اب۔عمر بن زید بن لبید بن خدا بخش بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار (تیم اللہ) بن ثعلبہ خزرجی ام۔2 عمیرہ بنت صخر بن حبیب ابن الحارث بن ثعلبہ بن مازن بن النجار ساکن مدینہ
۴	عبدمناف	عاتکہ	اب۔مرّہ بن ہلال بن فالج بن زکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور (از سلسلہ نمبر ۱۷ آباء بنوی ام۔3 مادیہ (عرف صفیہ) بنت حوزہ بن عمرو بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن (از نسل سلسلہ نمبر آباء نبوی
۵	قصّی	حُبّی	اب۔خلیل بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ (دہوالخزاعی) ام۔4 ہند بنت عامر بن النضر بن عمرو بن عامر (من الخزاعہ
۶	کلاب	فاطمہ	اب۔سعد بن سیل (حیر) بن عوف بن عامر الحاوٗ (کان اوّل من بنیٰ جدار الکعبہ فقیل ۴ عمار) از دشنوہ ام۔5 ظریفیہ بنت قیس بن امیہ ذی الراسین بن خثیم بن کنانہ بن عمرو بن القین بن فہم بن عمرو بن قیس بن عیلان بن

Marfat.com

			الیاس۔دیکھوسلسلہ نمبر۱۷آباءنبوی
۷	مُرّہ	ہند	اب۔سریر بن ثعلبہ بن الحارث بن مالک دیکھوسلسلہ نمبر۱۲آباءنبوی ام۔6امامہ بن عبد مناتہ بن کنانہ۔دیکھوسلسلہ نمبر۱۴آباءنبوی
۸	کعب	خشیہ	اب۔شیبان بن محارب بن فہرا۔دیکھوسلسلہ نمبر۱۱آباءنبوی ام۔7وخشیہ بنت وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصیٰ بن دعمی بن جدیلہ
۹	لُوَی	مادیہ	اب۔کعب بن القین (ہوالنعمان) بن حسیر بن شیع اللہ بن اسد بن دبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ ام۔عاتکہ بنت کاہل بن عذرہ
۱۰	غالب	عاتکہ	اب۔یخلد بن النضر بن کنانہ دیکھوسلسلہ نمبر۱۳آباءنبوی ام۔8انیسہ بنت شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن مصعب بن علی بن بکر بن وائل
۱۱	فہرالملقب بہ قریش	لیلےٰ	اب۔حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ دیکھوسلسلہ نمبر۱۶آباءنبوی ام۔9سلمیٰ بنت طانجہ بن الیاس دیکھوسلسلہ نمبر۱۷شجرہ ہذا
۱۲	مالک	جندلہ	اب۔عامر بن الحارث بن مضاض بن زید بن مالک جرہمی۔ ام۔ہنی بنت الطُلیم بن مالک بن الحارث (جرہمی)
۱۳	نضر	عکرشہ	اب۔عدنان (حارث) بن عمرو بن قیس بن عیلان بن مضرد بکھو سلسلہ نمبر۱۷آباء ام۔
۱۴	کنانہ	تمرہ	اب۔مُرّ بن اُدّ بن طانجہ (اخت تمیم بن مرا) (طانجہ برادر مدرکہ) نمبر۱۶
۱۵	خزیمہ	حوانہ۔ہند	اب۔سعد بن قیس بن عیلان بن الیاس دیکھوسلسلہ نمبر۱۷آباء ام۔وعد بنت الیاس دیکھوسلسلہ نمبر۱۷آباء
۱۶	مدرکہ	سلمیٰ	اب۔اسلم بن الحاف بن قضاعہ ام۔

Marfat.com

۱۷	الیاس	لیلیٰ (خندف)	اب۔حُلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ ام۔ضرِیہ بنت ربیعہ بن نزار دیکھو سلسلہ نمبر ۱۹ آباء
۱۸	مضر	رباب	اب۔خَیدہ بن معد (سلسلہ نمبر ۲۰ آباء ام۔
۱۹	نزار	سودہ	اب۔عک بن الرشید بن عدنان (سلسلہ نمبر ۲۱) ام۔
۲۰	معد	معانہ	اب۔جوشم بن جلہمہ بن عمر بن برّہ بن جرہم ام۔سلمٰی بنت الحارث بن مالک بن غنم (من جرہم)
۲۱	عدنان	مہدد	اب۔لہم بن جلحب بن جدیس بن حاثم بن ارم ام۔
نمبر شمار	بروایت طبری	بروایت ابن سعد	
۲۲	ادو	ادو	
۲۳	ہمیسع	ہمیسع	
۲۴	سلامان	سلامان	ہمیدع اور شاحب بھی اسی کو کہتے ہیں۔
۲۵	عوص	عوص	منجر اور نبیت بھی اسی کو کہتے ہیں۔
۲۶	بوز	بوز	اس کو ثعلبہ بھی کہتے ہیں اور قبیلہ ثعلبہ اسی کی جانب منسوب ہے
۲۷	قموال	قموال	اس کو یوز اور عشر الغناء بھی کہتے ہیں رسم عشرہ عرب میں اسی نے نکالی۔
۲۸	اُبی	اُبی	اس کو سعد رجب بھی کہتے ہیں رسم (رجیبہ اسی نے نکالی
۲۹	عوام	عَوّام	قموال اور بریح الناحب بھی اسے کہتے ہیں کان فی زمن سلیمانؑ
۳۰	ناشد	ناشد	محلم ذوالعین اسی کا لقب ہے۔
۳۱	حزا	حزا	ہوالعوام
۳۲	بلداس	بلداس	اسے محتمل بھی کہتے ہیں۔
۳۳	یدلاف	تدلاف	رائمہ اسی کا لقب ہے۔
۳۴	طانخ	طانخ	اسی کو طاہب بھی کہتے ہیں عیقان اسی کا لقب ہے۔

Marfat.com

۳۵	جاحسم	جاحسم	اس کالقب علتہ ہے۔
۳۶	ناحش	ناحش	اس کالقب علتہ ہے۔
۳۷	ماخی	ماخی	
۳۸	عیفی	عیفی	اس کوعافی اورعبقرابوالجن کہتے ہیں بنت عبقراسی کی جانب منسوب ہے۔
۳۹	عبقر	عبقر	اس کوابراہیم جامع الشمل کہتے ہیں۔جامع الشمل لقب اس لیے ہوا کہ اس کے عہد میں امن کامل تھا۔راستے بے خطر جاری تھے۔
۴۰	عبید	عبید	اس کواسماعیل ذوالمطابخ کہتے ہیں۔ذوالمطابخ اس لیے کہتے ہیں کہ مسافروں کے لیے سارے ملک میں ضیافت خانے مقرر کیے گئے۔
۴۱	الدعا	الدعا	اس کوتیرن الطعان کہتے ہیں پہلاشخص ہے جس نے نیزہ کا جنگ میں استعمال کیا۔
۴۲	حمدان	حمدان	اسی کواسمٰعیل ذوالاعوج کہتے ہیں اعوج اُسکے گھوڑے کانام تھا۔اب اعوجیہ نسل اسپاں اسی کی جانب منسوب ہے۔
۴۳	سنبر	سنبر	اسے لشیمین اور مطعم فی المحل بھی کہتے ہیں۔اسکے محل میں ہر شخص کے لیے کھانا تیار رہتا تھا۔
۴۴	یثربی	یثربی	یثرم اورطمح بھی اسی کالقب ہے۔
۴۵	یحزان	نحزان	نحزن نام اورتسورلقب ہے۔
۴۶	یلحن	یلحن	یلحن نام اورعنود لقب ہے۔
۴۷	ارعوے	ارعوے	رعویٰ نام اوردعدع لقب ہے۔
۴۸	عیفی	عیفی	عاقرلقب ہے۔
۴۹	دیشان	دیشان	لقب اس کاالزاعیہ ہے۔
۵۰	عیصر	عیصر	اسی کوعامراوریندان ذوالاندیہ اسی کے عہد میں نیسبت اورجاوان فرزاندان قادرد میں جنگ ہوئی۔
۵۱	اقناد	اقناد	اقنادنام۔ایاہمہ لقب ہے۔
۵۲	ایہام	ایہام	ایہامی نام دوس القق اوراجمل الخق لقب ہیں۔

Marfat.com

۵۳	مقصر	مقصی	مقاصری نام حسین اور نزال لقب ہے۔
۵۴	ناحث	ناحث	
۵۵	زارح	زارح	قمیر لقب ہے۔
۵۶	سمی	شمی	شمانام الحشر لقب ہے۔
۵۷	مزّی	مَزی	ہرمز بھی اسے کہتے ہیں۔
۵۸	عوض	عوص	اس کالقب ثمرا اور صفی بھی ہے۔
۵۹	عرام	عرام	
۶۰	قیدار	قیدار(10)	

1) صخرہ کی ماں کا نام تخمر بنت عبد بن قصی نانی کا نام سلمٰی بنت عامرہ بن عمیرہ بن ودیعہ بن الحارث سن پرنانی کا نام عاتکہ بنت عبداللہ بن وامکہ بن ظرِب تھا۔

2) عمیرہ کی ماں کا نام سلمٰی بنت عبدالاشہل اور نانی کا نام اثیلہ بنت رعورا تھا۔

3) ماویہ کی ماں دتاش بنت الاسم اور نانی کا نام کبشہ بنت الرافقی تھا۔

4) ہند کی ماں کا نام لیلیٰ بنت مازن (من خزانہ) تھا۔

5) ظریفیہ کی ماں کا نام صخرہ بنت عامر تھا۔

6) امامہ کی ماں کا نام ہند بنت دودان بن اسد خزیمہ ہے۔

7) وحشیہ کی ماں کا نام مادیہ بنت صبیعہ بن ربیعہ بن نزار ہے۔

8) انیسہ کی ماں کا نام تماخر بنت الحارث اور نانی کا نام ربم بنت کاہل ہے۔

9) سلمٰی کی ماں کا نام الاسد اور نانی کا نام زینب بنت ربعیہ ہے۔

10) قیدار کی بیوی کا نام حاضرہ تھا جو قبیلہ جرہم سے تھیں۔

Marfat.com

کردار کشی (Character Assassination)

مجھے بچپن ہی سے مختلف علماء اور پڑھے لکھے اور دانشور لوگوں سے اپنے بزرگوں کے ذریعے ملاقات کا شرف حاصل رہا ہے۔ اکثر اوقات ان بزرگوں کی گفتگو کا تعلق قرآن حکیم اور اسلامی تاریخ سے ہوتا تھا۔ قرآن حکیم پر ہر مسلمان کا پکا ایمان ہے کہ نہ اس میں کبھی کوئی تبدیلی ہوئی ہے اور نہ ہی کبھی ایسا ہو گا۔

میرے قریبی رشتہ داروں میں مختلف عقائد اور فقہوں کے لوگ شامل تھے اور جب بھی میں ان سے کچھ باتیں سنتا تھا اور کہیں اور سے سنی ہوئی بات سے اس کا موازنہ کرتا تھا تو قدرے پریشان ہو جاتا تھا کہ ہماری اسلامی تاریخ میں اتنا زیادہ بنیادی اختلاف کیوں؟ اس کا جواب مجھے صرف ایک اور ہمیشہ ایک ہی ملا کہ تاریخ لکھی نہیں جاتی بلکہ لکھوائی جاتی ہے اور لکھوانے والے اپنی مرضی کے مطابق لکھواتے ہیں۔

رحمۃ للعالمین ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام کائنات ہزاروں نہیں، بلکہ لاکھوں دنیاؤں پر مشتمل ہے۔ اور چونکہ حضور ﷺ رحمۃ للعالمین ﷺ ہیں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ان کی ہر عالم میں موجودگی ضروری ہے اور

Marfat.com

وہ وہاں پر اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں کی تبلیغ کرنے کے بعد پھر دوسری دنیا میں جاتے ہیں یا ایک ہی وقت میں تمام دنیاؤں میں ان کا ظہور ہوا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ مختلف دنیا کے وقت دن اور سال ایک دوسرے سے انتہائی مختلف ہیں۔

میرے ایک مخلص دوست سلطان خان جدون ایڈوکیٹ ایبٹ آباد نے میری توجہ دو چیزوں کی طرف مبذول کروائی ہے۔

۱) سورت المعارج میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کے مدارج میں ایک جگہ ایسی ہے جہاں کا ایک دن ہمارے پچاس ہزار سال کے برابر ہوتا ہے جب کہ میں نے 35,000 سال لکھا ہے۔ میرا 35,000 سال لکھنے کا مقصد تھا کہ ہمارے سائنسدانوں نے ایسی کائناتوں کا پتہ چلالیا ہے جہاں کا ایک دن ہمارے 11,000 سال کے برابر ہوتا ہے اور دوسری دنیا ایسی ہے جہاں کا ایک دن ہمارے 35,000 سال کے برابر ہوتا ہے۔ وہ جگہ جہاں کا ایک دن ہمارے 50,000 سال کے برابر ہوتا ہے جس پر ہمارا ایمان بھی ہے، اس تک سائنسدان ابھی نہیں پہنچ پائے۔ میرے خیال میں چند سالوں کی بات ہے کہ یہ حقیقت بھی دنیا کے سامنے آجائے گی، لیکن جن کے دلوں کو مہریں لگی ہوئی ہیں وہ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں کئی بار مدارج کا لفظ استعمال کیا ہے اور آج سے تقریباً 300 سال قبل ایک فرانسیسی سائنسدان نے قرآنِ حکیم کو پڑھتے ہوئے جب مدارج پڑھا تو اس نے اس کا ترجمہ Orbits کر دیا یہ آج بھی مستعمل ہے۔

۲) سلطان صاحب نے رحمتہ اللعالمین ﷺ کی غربت کا حوالہ سورت الضحیٰ

Marfat.com

پارہ 30 آیت نمبر 8 دیا ہے جس کی تفسیر مندرجہ ذیل ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ غریب کون ہوتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا غریب وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس ایمان نہ ہو (ایمان کی دولت نہ ہو)، لہٰذا حضور ﷺ کو غریب کہنا ان کی بے انداز توہین ہے۔

اس کا مقصد جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ بھی ہے کہ اگر کسی انسان کے پاس دنیا کے عیش وعشرت، اُولاد، دولت سب کچھ ہونے کے باوجود ایمان نہیں ہے تو وہ غریب ہے گویا غربت ایک لعنت ہے۔ اسلامی نظام تو بہت بڑی شے ہے اگر کسی محلے میں یا کسی بازار میں ایمان رکھنے والے لوگ موجود ہو اس محلے یا بازار میں کوئی غریب نہیں رہ سکتا۔

(۱) سوال: قرآن حکیم نے آیت نمبر 33 سورت آلِ عمران میں فرمایا ہے۔

"بے شک اللہ نے آدم، نوح، آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو اہلِ عالم (دنیا کی) کی رہنمائی کے لیے منتخب فرمایا" جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ عالم کی رہنمائی کے لیے ان کو منتخب فرمایا، کیا اب اللہ تعالیٰ کا انتخاب ختم ہو گیا؟ اور اس کی جگہ آلِ رسول ﷺ اور امتِ رسول اللہ ﷺ نے لے لی؟

(۲) جواب:۔ یہ ایک ایسا سوال تھا جس کو کہ میں پوری طرح سمجھ نہ سکا۔ ایک میٹنگ جس میں Stelingen (Hamburg) کی مسجد (یہ مسجد قادیانیوں یعنی احمدیوں نے بنائی ہوئی تھی) کے نائب امام بھی موجود تھے۔ میں نے ان سے کہا

Marfat.com

کہ آپ اس کا جواب دیں، لیکن اس نے کہا اس کے لیے اسے وقت درکار ہے چنانچہ بات اگلے ہفتے پہ منتقل کر دی گئی۔ اس ہفتے کے دوران میں ہم نے خود بھی مختلف فرقوں کے عقیدے رکھنے والے پڑھے لکھے لڑکوں سے جن میں پروفیسر سید مہدی رضوی بھی شامل تھے بڑی Intense گفتگو کی کیونکہ اس کے سوال ترجمہ کا نہیں تھا، بلکہ یہ تھا کہ آیا اس سورت کی رو سے آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو اہلِ عالم کی قیادت ہمیشہ کے لیے بخش دی یا اس وقت تک جب تک کہ آلِ رسول اللہ ﷺ اور امتِ رسول اللہ ﷺ کا قیام ظہور پذیر نہیں ہو گیا۔ کچھ حضرات کا یہ نظریہ تھا کہ چونکہ نئے رسول کے آنے کے بعد پچھلے رسول کی شرع ختم ہو جاتی ہے۔

(۳) لیکن زیادہ تر اسی خیال کا اظہار ہوا کہ اگر ختم ہو گئی ہوتی تو قرآن مجید میں بجائے اس کے ''بیشک اللہ نے آدم، نوح، آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو اہلِ عالم کی رہنمائی کے لیے منتخب فرمایا۔''

اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے فرمان کے مطابق ''ہم نے آدم، نوح، آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو اہلِ عالم کی رہنمائی کے لیے منتخب فرمایا۔'' چونکہ حضرت آدم علیہ سلام اور حضرت نوح علیہ سلام اس دنیا میں نہیں ہیں لیکن آلِ ابراہیم اور آلِ عمران ختم نہیں ہوئی لہٰذا یہ رہنمائی آلِ ابراہیم، آلِ عمران اور آلِ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہے۔ یہاں میں یہ بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو شخص انسانیت سے گرا ہوا ہو، جھوٹ بولتا ہو چوری کرتا ہو منافع خور ہو۔ زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو، نشہ کرتا ہو، (چاہے وہ نسوار ہی کیوں نہ ہو) اور زانی ہو یا Gay ہو، ایسا شخص

Marfat.com

آلِ رسول اللہ ﷺ کہلوانے کا مستحق نہیں ہوتا اور ہو بھی نہیں سکتا۔

(۴) ہم مسلمان سٹوڈنٹس متفقہ طور پہ اسی فیصلے پر پہنچ گئے اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو یہ بتلا دیا۔

(۵) چودھری لطیف صاحب امام مسجد ہوتے تھے ان کے چھوٹے بھائی بڑے کاروباری ہیں اور لاہور میں ان کا بینک ہے۔

چودھری لطیف صاحب ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی اپنی جماعت کے لیے وقف کی ہوتی ہے۔ چودھری صاحب اپنے بیوی بچوں کے ساتھ مسجد کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ چودھری صاحب کے ایک نائب بھی ہوتے تھے جن کو کہ ہم ان کا خلیفہ کہا کرتے تھے۔ نائب صاحب کو جرمن پڑھنے کی اجازت ہوتی تھی، لیکن تعلیم حاصل کرنے کی نہیں۔ چنانچہ اکثر اوقات ان کے نائبان انہیں چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے اور یونیورسٹی کی کسی Faculty میں داخلہ لے لیتے تھے ان میں سے ایک منیر الدین احمد تھے انہوں نے Economics میں داخلہ لے لیا ان کا جماعت نے مقاطعہ کر دیا لیکن انہوں نے .Phd کر لی اور ڈاکٹر منیر الدین احمد ہو گئے جب ان کا مقاطعہ ہو گیا تو یہ بے مسجدے ہو گئے مجھے ان پر بڑا ترس آیا میں نے ان کو Haus des Islam (اس کا مطلب House of Islam ہوتا ہے) لے آیا۔ جب میرے گھر میں جمعہ کی نماز ہوتی تھی تو اسی زمانے میں یہ جگہ ہم نے کرائے پہ لے لی تھی کیونکہ وہاں پہ مسجد بنانے کی اجازت نہیں مل سکتی تھی عمارت بہت پرانی ہونے کی وجہ سے اس کا کرایہ خاصا کم تھا یہ ہمیں سُوٹ کرتا تھا منیر الدین احمد

Marfat.com

صاحب بہت depression میں تھے، لہٰذا ایک جمعہ کو میں نے ان کو بلوایا اور House of Islam کی امامت ان کے سپُرد کر دی تا کہ ان کی طبیعت بہل جائے، لیکن وہ دو جمعوں کی امامت کروانے کے بعد خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے۔ بعد میں پتا چلا کہ وہ نہ بٹیر رہے اور نہ تیتر ہوئے۔ چودھری صاحب بڑے کمال کے آدمی تھے اور بہت قابل تھے یہی وجہ تھی کہ وہ میرے Hamburg آنے سے پہلے وہاں موجود تھے اور سالہا سال موجود رہے۔ انہوں نے ایک دن مجھے کہا کہ ملک صاحب جمعہ کو (یہ شروع شروع کی بات ہے۔) دوپہر کا کھانا آپ ہمارے ساتھ کھایا کریں تو مجھے فوراً یہ بات کھٹکی۔ میں نے کہا کہ جمعہ کی بجائے اتوار بہتر نہیں رہے گا اس پر ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور بہت ہنسے۔ چکر یہ تھا کہ چودھری صاحب کا خیال تھا کہ اگر میں جمعہ کے دن کھانے کے لیے جاؤں گا تو نماز بھی وہیں پڑھوں گا۔ لہٰذا میں نے ان کے ہاں کئی مرتبہ کھانا کھایا، لیکن جمعہ کو نہیں میں ان کے نائبین کو سیاسی پناہ دیتا رہا۔ چودھری صاحب کو ایک دن میں نے کہا لطیف صاحب ایک دن آئے گا جب آپ کو اس مسجد سے جانا پڑے گا، لیکن آپ واپس پاکستان نہیں جا سکیں گے۔ انہوں نے ہنس کر کہا کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ واپس نہ جائیں۔ ایک دن ایسا آیا جب واپسی کا حکم ہوا۔ اُولاد نے واپس جانے سے انکار کر دیا چودھری صاحب کو وہیں قیام کرنا پڑا اور ملازمت اختیار کرنی پڑی۔ جب چودھری صاحب نے مجھے کہا کہ ملک صاحب آپ کی بات پوری ہو گئی ہے میں نے ان کو مزید واقعات یاد دلوائے جہاں میری کہی ہوئی باتیں (پیشن گوئیاں) صحیح ثابت ہوئیں اور مزید کہا کہ چودھری

Marfat.com

صاحب زیادہ تو نہیں، لیکن اب آپ مجھے پیر مان لیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ﷺ آج بھی بہت سی کائناتوں میں موجود ہوں گے اور ان کی موجودگی لاکھوں، کروڑوں اور اربوں سال تک چلتی رہے گی۔

دنیا کی کوئی ایسی مقدس کتاب موجود نہیں ہے جس میں کہ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی طریقے سے حضور ﷺ کا ذکر نہ آیا ہو۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے یہ وعدہ لیا تھا کہ تم ہمیشہ ایک عظیم ترین رسول کی آمد کی اپنی قوم کو اطلاع دیتے رہو گے۔ حضور ﷺ کی ولادت کے بعد جب تواریخ لکھی گئیں تو انسان ان کو پڑھ کر نہ صرف حیران ہوتا ہے، بلکہ شرمندہ بھی ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ

حضور ﷺ کے تمام رشتہ داروں کے نام اور ان سے آپ ﷺ کی رشتہ داریاں لکھی جا چکی ہیں۔

حضور ﷺ کے والد ایک کاروباری شخصیت کے تھے اور اپنے اچھے خاصے کاروبار کے مالک تھے جس کو آپ کے مرنے کے بعد آپ کے والد بزرگوار یعنی حضور ﷺ کے دادا نے سنبھالا۔ ان کی وفات کے بعد اس کاروبار کو حضور ﷺ کے تایا نے اس وقت تک سنبھالا جب تک حضور ﷺ کاروبار کرنے کے اہل نہ ہو گئے۔ ان حالات میں حضور ﷺ کے اخراجات ان کے والد بزرگوار کے کاروبار سے ادا

Marfat.com

ہوتے رہے۔

حضرت عبداللہ کے ترکہ کی تفصیل جو حضرت محمد ﷺ کو ملا

☆ ام ایمنؓ (لونڈی جن کا نام برکہ تھا)

☆ سقران بن صالح (غلام)

☆ پانچ آوارک اونٹ (جو اعلیٰ نسل کے ہوتے ہیں)

☆ بھیڑوں کا ایک غلہ

☆ شعب بنی ہاشم کا مکان

☆ شہر مکہ میں حضرت عبداللہ کا کپڑے اور سلائی کا بڑا کاروبار تھا۔

حواشی: 1) طبقات از محمد بن سعد (ابن سعد) اخبار النبی (جلد اول) صفحہ 143

2) الوفا از ابن جوزی صفحہ 123 (مترجم محمد اشرف سیالوی)

3) تحقیقی مضمون ''نبی اکرم ﷺ کا گھرانہ'' از شاہ بلیغ الدین مطبوعہ اخبار جہاں کراچی 19 دسمبر 1983ء بحوالہ الاحکام السلطانیہ از ماروی

حضرت عبداللہ کے اس سلائی اور کپڑے کے کاروبار میں بیسیوں لوگ ملازمت کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ انڈونیشیا اور ہندوستان سے کپڑا امپورٹ کرتے تھے بلکہ کہیں یہ بھی لکھا پایا گیا ہے کہ چین سے بھی اُن کا کپڑا درآمد ہوتا تھا۔ ہندوستان اور چین سے عرب کے تعلقات تھے، بلکہ حضور ﷺ سے بہت قبل کی نظموں میں

Marfat.com

ہندوستان اور چین کے کپڑے اور چین کے ریشم کا ذکر ملتا ہے۔

اُن کے تمام کاریگر پورا سال ان کپڑوں کی سلائی کر کے بہت سی اقسام کے لباس بناتے تھے۔ اور اس کی فروخت نہ صرف مکہ معظّمہ میں ہوتی تھی بلکہ تاجر لوگ قریب کے ممالک میں اپنے دوسرے سامان تجارت کے ساتھ یہ سلے اور ان سلے کپڑے بھی لے جا کر بیچتے تھے۔ حضرت عبداللہ کی تجارت کا بڑا حصہ یہ تھا کہ حج کے موقع پر جو ہزاروں زائرین مکہ معظّمہ میں حج کا فریضہ ادا کرنے آتے تھے سب سے زیادہ ان ہی سے ملبوسات خریدتے تھے۔ ایک وہ شخص جو ہزاروں گز کپڑا (اتنا کپڑا جس کی بیویوں لوگ پورا سال سلائی کرتے رہتے تھے) منگواتے تھے یہ ایک بہت وسیع کاروبار تھا لیکن یہ پڑھ کر مجھے دکھ ہوا جب کسی شخص کو جو کہ اتنا بڑا کاروباری ہو اُس کو یہ کہہ دیا جائے کہ اُن کا درزیوں کا کاروبار تھا۔ درزی کا پیشہ ہمارے ہاں کوئی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ اگر یہ لکھ دیا گیا ہوتا کہ حضور ﷺ کے والد کپڑے اور ملبوسات کا کام کرتے تھے تو یہ حقیقت پر مبنی ہوتا۔ چونکہ اسلام دشمن عناصر نے حضور رحمتہ للعالمین ﷺ کو تو بہ نعوذ باللہ ایک نادار مفلس اور یتیم بچہ ظاہر کرنا تھا۔ اس لیے یہ سب من گھڑت باتیں یہود و نصاریٰ اور نام نہاد مسلمانوں نے مختلف کتابوں میں لکھوا دیں اور ہماری روایات میں ایسے شامل کیں اور کروا دی گئیں کہ کوئی شخص خاص طور پر مولوی حضرات جو ہر جمعہ بڑی لمبی چوڑی تقریریں کرتے ہیں۔ ان کو کبھی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ایسی بے بنیاد چیز جس سے رحمتہ للعالمین ﷺ کی کردار کشی ہو رہی ہو اس کی تردید میں کوئی جملہ کہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ (آمین)

Marfat.com

☆ سامان تجارت میں بہت کچھ نقد وجنس (چمڑا، کھجور) جو قریش کے دستور کے مطابق تجارت میں لگایا جاتا اور اسی حساب سے منافع میں تقسیم ہوتا۔

☆ حواشی:

1) طبقات از محمد بن سعد (ابن سعد) اخبار النبی (جلد اول) صفحہ 143

2) الوفا از ابن جوزی صفحہ 123 (مترجم محمد اشرف سیالوی)

3) تحقیقی مضمون ''نبی اکرم ﷺ کا گھرانہ'' از شاہ بلیغ الدین مطبوعہ اخبار جہاں کراچی 19 دسمبر 1983ء بحوالہ الاحکام السلطانیہ از ماروی۔

حضور ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب کا شمار بھی عرب کے روساء میں ہوتا تھا۔ ان کے پاس ہزاروں کی تعداد میں اونٹ اور بھیڑ، بکریاں اور بے انداز تجارتی سامان اور جائیداد تھی۔ ان کے بیٹے حضرت عبداللہ کا حصہ جب رسول پاک ﷺ کے حصے میں شامل ہو گیا تو رحمۃ للعالمین ﷺ بچپن ہی میں نہایت امیر آدمی بن گئے لہٰذا جس بھی تایا یا چچا کے پاس حضور ﷺ رہے تو نہ صرف حضور ﷺ کے اخراجات بلکہ ان کے خاندان کے بھی اخراجات باآسانی اتنی بڑی جائیداد اور کاروبار سے پورے ہو سکتے تھے۔

ان حالات میں، میں نہیں سمجھتا کہ حضور ﷺ کو فلاں نے پالا.....فلاں نے پالا۔ گویا کسی نے حضور ﷺ کی مدد نہیں کی۔ چھ سال کا بچہ اپنے آپ کو خود سنبھالنے کے قابل ہو جاتا ہے لہٰذا انہیں انکی والدہ کے علاوہ کسی اور نے نہیں سنبھالا اسکے برعکس حضور ﷺ نے اپنے حصے کی کمائی میں سے بذاتِ خود اپنے عزیزوں کی امداد فرمائی۔

Marfat.com

یہاں مجھے اپنے گھر کا واقعہ یاد آ گیا ہے کہ میری ایک پھوپی زاد بہن بچپن میں ہی یتیم (والد اور والدہ فوت ہو گئے) ہو گئی۔ ان کی ایک خالہ ان کو اپنے ہاں لے گئیں۔ چند مہینوں کے بعد یہ سارے لوگ امرتسر ہمارے ہاں تشریف لائے تو میری پھوپی زاد بہن نے میری والدہ سے اپنی خالہ کے متعلق کچھ شکایتیں کیں اور کہا کہ وہ ان کے ساتھ واپس نہیں جانا چاہتی۔ چنانچہ میری والدہ نے دو تین منٹ سوچا، میری طرف دیکھا تو میں نے اشارہ کر کے والدہ کی خدمت میں عرض کر دی کہ ٹھیک ہے۔ اگر بچی کسی وجہ سے خالہ کے پاس نہیں رہنا چاہتی تو اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا یہ ہمارے پاس رہے گی۔ دو تین ہفتوں کے بعد والدہ نے اس بچی کے سگے چچا کو خط لکھا۔ وہ امرتسر تشریف لے آئے۔ والدہ نے ان سے کہا کہ آپ اس بچی کو لے جائیں۔ یہ آپ کی بیٹی ہے اس پر چچا نے فرمایا کہ آپا میرے تو اپنے اخراجات پورے نہیں ہوتے میں اسے کہاں سے کھلاؤں گا۔ والدہ نے فرمایا اسی لئے تو میں بچی کو تمہارے ساتھ بھجوانا چاہتی ہوں تا کہ تمہارے اخراجات باآسانی پورے ہو سکیں چچا صاحب کچھ سمجھے نہیں تو اس پر وضاحت کر دی کہ اس بچی کے تین چار گنا اخراجات ہم امرتسر سے بھجوا دیا کریں گے۔ وہ خوشی خوشی بچی کو لے گئے۔ ان کے گھر میں اللہ نے اس بچی کے ذریعہ آسودگی بھی بھجوا دی۔ اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذریعہ کئی دوسروں کی امداد فرما دی۔

جب حضور ﷺ نے کاروبار سنبھال لیا اور ایک عرصہ تک کاروبار کرتے

Marfat.com

رہے اور ان کی سچائی اور ایمانداری وغیرہ اس حد تک مشہور ہوگئی کہ وہاں کے کچھ لوگوں نے اپنے کاروبار بھی حضور ﷺ کو منتقل کر دیئے تا کہ وہ اس کی بھی دیکھ بھال کریں۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ اپنا اور کچھ دوسرے لوگوں کے کاروبار بڑی صداقت اور ایمانداری سے چلاتے رہے اس سے متاثر ہو کر بی بی خدیجہؓ نے ان سے کاروباری الحاق کیا جو نفع ونقصان میں شراکت پر مبنی تھا۔ اگر کسی شخص کے متعلق یہ بات مشہور ہو کہ وہ بہت ایمان دار ہے سمجھدار ہے نہایت ہی قابلِ اعتماد ہے اعلیٰ قسم کا کاروباری ہے۔ یہ ساری باتیں اُس وقت کہی جا سکتی ہیں جب وہ شخص پڑھا لکھا ہو عام اور کاروباری لوگوں سے اس کے تعلقات ہوں۔ اچھے خاصے لوگوں سے لین دین ہو اور اس لین دین میں ہمیشہ اپنے وعدوں کی پابندی کی ہو۔ یہ وہ تمام خصوصیات ہیں جن کا کہ عوام کو آہستہ آہستہ پتا چلتا ہے۔ جوں جوں ان کے کاروبار میں وسعت آتی ہے اور کاروباری لین دین کا دائرہ نہ صرف اپنے شہر میں یا ملک میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت ہو جاتی ہے۔ دوسرے ممالک کی شہرت کا مطلب یہ ہے کہ جب ان کے کاروبار کا دائرہ دوسرے ممالک تک بڑھ جاتا ہے۔ یہ کاروباری دائرہ اُس وقت بڑھتا ہے جب امپورٹر اور ایکسپورٹر شخص دوسرے ممالک کے ساتھ کاروبار کرتا تھا تو مالکان اپنا ساز وسامان اُونٹوں پر لاد کر ایک کارواں کی صورت میں اپنے ملک سے دوسرے ممالک روانہ ہوتے تھے یہ ہزاروں میل کا سفر طے کرنے میں بہت وقت درکار ہوتا تھا۔ لہٰذا ہر قسم کے خورد ونوش کی اشیاء پورے سفر کے لیے ساتھ لیجانی پڑتی تھیں۔ ہر چیز اور اخراجات کا حساب کتاب لازمی شئے ہوتی ہے۔ اس کارواں کا

Marfat.com

امیر ہمیشہ پڑھا لکھا شخص ہوتا ہے۔ جو کہ ہر قسم کے کاروباری اصول، کاروباری گفتگو، بیچنا، خریدنا ؟ان سب کا حساب رکھنا ملازمین میں تنخواہیں اور بھتہ وغیرہ کا حساب کتاب رکھنا یہ ایک پڑھا لکھا انسان ہی کر سکتا ہے اور ایک خاص مدت کے بعد جب لوگوں کو پتا چل جاتا ہے کہ یہ شخص زندگی کے ہر ایک اصول پہ مکمل صداقت اور انسانیت سے کام لیتا ہے۔ ہر لحاظ سے پرکھنے برتنے اور دیکھنے کے بعد جب مکمل یقین ہو جاتا ہے تو عوام ایسے انسان کو ایماندار قابلِ اعتماد اور امین کا لقب دے دیتے ہیں اس کے بعد اس شخص کی انسانیت کی خبر آہستہ آہستہ سب لوگوں تک پہنچ جاتی ہے جو کہ ان پر ہر لحاظ سے اعتماد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ رحمتہ اللعالمین ﷺ پہ پیدائش سے پہلے سے لے کر نبوت کے اعلان تک سینکڑوں ایسے واقعات ہوئے جس کی رو سے اللہ تعالیٰ نے مکہ معظّمہ اور شام عراق تک حضور ﷺ کی بے بہا رحمتوں کو، جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو عطا فرمائی تھیں، مختلف انداز میں ظاہر کیا اس کا مقصد یہ تھا کہ عوام اُن سے اتنے متاثر ہو جائیں کہ جب وہ نبوت کا اعلان کریں تو لوگ اُن کی بات مان لیں۔

ام المومنین بی بی خدیجہؓ نے جب اُن کے کاروبار کی برکتوں کا سنا (یہ مشہوری حضور ﷺ کی ایک خاص عرصہ میں ہوئی تھی چند دنوں کی بات نہیں تھی) تو انہوں نے اپنی مکمل تسلی کر لی کہ رحمتہ للعالمین ﷺ کا کاروبار بابرکت ہے تو انہوں نے حضور ﷺ سے ملاقات کی اور پوچھا کہ کیا وہ اُن کا تجارت کا مال اپنے کارواں کے ساتھ لے جانے پر رضامند ہوں گے۔ حضور ﷺ کی رضامندی کے بعد دونوں نے

Marfat.com

بیٹھ کر تمام شرائط وغیرہ طے کر لیں۔ یہاں پر میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضورﷺ کے کاروبار کے ساتھ ام المومنینؓ کا کوئی تعلق نہیں تھا، بلکہ حضورﷺ کا بی بی صاحبہ کے سازوسامان جس کو کہ انہوں نے لے جانا تھا اس میں شراکت ہوئی۔ اُم المومنین حضرت خدیجہؓ بذات خود ایک نہایت سمجھدار کاروباری خاتون تھیں۔ حضورﷺ کے ساتھ کاروبار کر کے اُن کو مکمل یقین ہو گیا کہ حضورﷺ بہت ایماندار، عقلمند، اور بہت بابرکت انسان ہیں، یہی وجہ تھی کہ ام المومنینؓ نے انہیں شادی کا پیغام بھجوایا جسے حضورﷺ نے خاندان کے معزز رکن یعنی حضرت ابوطالبؓ، دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ اور چچا حضرت حمزہؓ سے مشورے کے بعد قبول فرمالیا پھر منگنی ہوگئی، جو کافی عرصہ تک قائم رہی۔ جس کے بعد ان دونوں کی شادی ہوگئی.....

نکاح کا خطبہ حضورﷺ کی طرف سے حضرت ابوطالبؓ اور حضرت خدیجہؓ کی طرف سے ورقہ بن نوفلؓ نے پڑھا اس نکاح میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بحیثیت گواہ شامل تھے۔

راقم کی عیسائیوں سے گفتگو

جرمن یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اچھی خاصی جرمن زبان آتی ہو۔ داخلے کے وقت ایک چھوٹا سا ٹیسٹ لیتے ہیں جس میں جرمن پڑھواتے ہیں آدھی سٹوری لکھوا کر بقایا آدھی لکھنے کو کہتے ہیں۔ ان امتحانات میں اگر کوئی پاس ہو جاتا ہے تو وہ اپنے شعبہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے

Marfat.com

اہل قرار دے دیا جاتا ہے جو طالب علم اس امتحان کو پاس نہ کر سکیں اُن کو دو سمیسٹر Semesters غیر ملکی طالبعلموں کی جرمن Deutsche fuer Auslaender پڑھنی پڑتی ہے جس میں کہ میرا بھی داخلہ ہو گیا اس کلاس میں مختلف شعبوں کے طالبعلم ہوتے ہیں جن میں اچھی خاصی طلبہ تھیولوجی Theology (مختلف مذاہب کی تعلیم) کے ہوتے تھے یہ طالبعلم جنھوں نے کہ Christian Theology پڑھی ہوتی ہے وہ خاصے Aggressive (جارحانہ) ہوتے تھے. یہ طالبعلم اکثر افریقہ سے آئے ہوتے تھے اور بڑے کٹر عیسائی ہوتے تھے۔ یہ لوگ مندرجہ ذیل سوالات کی بوچھاڑ کیا کرتے تھے۔

1. حضرت عیسیٰؑ چونکہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور دنیا میں ایسے کوئی انسان ایسا پیدا نہیں ہوا۔ انہوں نے اپنی مقدس والدہ کا مقدس دودھ پیا۔
2. وہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔
3. لاعلاج مریضوں کو تندرست کرتے تھے۔
4. ہوا میں اُڑتے تھے۔
5. اُن کا صرف ایک حواری ایسا تھا جس کا نام یوڈا (Judas) تھا جو غیر وفادار تھا جبکہ آپ کے نبی کے تینوں بڑے ساتھی جو کہ خلفاء راشدین ہوئے اور جن کے ہاتھ پر صحابہ اکرامؓ نے بیعت کی ان سب نے مل کر حضرت علیؓ کے حق کو غصب کیا اور توبہ نا نعوذ باللہ غاصب بن گئے۔

Marfat.com

6. حضرت عیسیٰؑ کو موت نہیں آئی بلکہ وہ زندہ آسمانوں پہ چلے گئے اور پھر واپس تشریف لائیں گے اور پھر پوری دنیا پہ ایک ہزار سال حکومت کریں گے اور یہ ہزار سال امن اور خوشحالی کے ہوں گے۔

7. یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اُن کے خداوند نے کوئی جنگ نہیں کی جبکہ مسلمانوں کا پہلا دور غزوہ اور سریہ سے بھرا پڑا ہے۔

8. عیسائیت محبت اور پیار سے انسانوں میں آئی جبکہ تمھاری (مسلمانوں کی) تاریخ کے مطابق آگ اور تلوار سے اسلام کو پھلایا گیا۔

9. دن میں تقریباً پندرہ بیس دفعہ تم شیطان سے اللہ کی پناہ کیوں مانگتے ہو؟ کیا شیطان تم کو تنگ کرتا ہے یا دوسرں کی نسبت تم پر زیادہ حملے کرتا ہے۔

10. کیا شیطان سے پناہ آپ کے (مسلمانوں کے) نبی ﷺ اور اُن کے بڑے بڑے صحابی یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ بھی شیطان سے پناہ مانگتے تھے۔ اور سیدھا راستہ دکھانے کی دعا کرتے تھے جو خداوند تعالیٰ سے خود سیدھے راستہ اور مشکلیں آسان کرنے کی دعا کرتے ہیں' وہ تمہیں کیا سیدھا راستہ دکھائیں گے اور کیا تمہاری مشکلیں آسان کریں گے۔ کیا پناہ اُس سے مانگی جاتی ہے جو خود سے زیادہ طاقتور ہو؟

11. حضرت ابراہیمؑ نے تو شیطان کو پتھر مار کر بھگا دیا تھا۔ آپ لوگ دعائیں مانگتے ہیں۔

12. صحیح طریقے کی صلوٰۃ (نماز) میں مسلمان اللہ سے سیدھا راستہ (صراطِ

Marfat.com

مستقیم) دکھانے کی دعا مانگتا ہے اس کا مطلب ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت کے درمیان اُس کو پھر ضرورت پڑ جاتی ہے یا تمھارا خدا تمھیں سیدھا راستہ دکھاتا ہی نہیں۔ اس لیے بار بار اللہ تعالیٰ کی منت سماجت کر کے سیدھے راستے کی دعا مانگی جاتی ہے۔

13. اگر تمھارا (مسلمانوں کا) مذہب صحیح ہے اور تم اُس پر گامزن ہو تو پھر یہ سیدھا راستہ نہیں ہے پھر بار بار کیوں مانگتے ہو۔ کیا تمھیں اس میں شک ہے؟

14. جو اشخاص اللہ تعالیٰ سے خود سیدھا راستہ دکھانے کی درخواست کرتے ہیں وہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے عرض کرتے ہیں۔ وہ تمھیں سیدھا راستہ کیسے دکھا سکتے ہیں یا تمھاری مشکلات کیسے آسان کر سکتے ہیں؟

15. کیا تم لوگ ایک عبادت اور دوسری عبادت کے درمیان اتنے گندے ہو جاتے ہو کہ تمھیں ہاتھ منہ (وضو) دھونا پڑتے ہیں۔

16. جب تمھاری ہوا خارج ہوتی ہے تو کہتے ہو کہ تمھارا وضو ٹوٹ گیا ہے اور بجائے نچلے حصے کو دھونے کے تم پھر منہ دھونا شروع کر دیتے ہو۔

17. تمھارے وضو کرنے کا طریقہ ایک دوسرے سے زمین اور آسمان کا فرق ظاہر کرتا ہے۔ ایک فرقہ پہلے ہاتھ دھوتا ہے جبکہ دوسرا پہلے پاؤں دھوتا ہے۔ بزرگانِ اسلام کو کبھی کسی نے وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ آج آپ لوگوں میں اتنا فرق ہے

18. جب آپ لوگ (مسلمان) نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو اس میں بھی تمھارے عام طور پر تین طریقے ہوتے ہیں ہاتھوں کو تکبیر سے پہلے کس حد تک اُٹھانا ہے پاؤں کے ساتھ پاؤں ملانے ہیں ہاتھ چھوڑ کر کھڑے ہونا ہے۔ ہر رکعت میں

Marfat.com

ہاتھوں کو کانوں کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ کیا اس کا مقصد کان پکڑنا ہوتا ہے؟ آمین اُونچا کہا جاتا ہے یا منہ میں ہی کہا جاتا ہے۔

19. کیا داڑھی سنت نبوی ہے؟ اگر ہے تو اس کا کیا سائز ہونا چاہیے؟

20. یہ کیا وجہ ہے کہ مختلف نمازوں کی مختلف رکعتیں ہوتی ہیں؟

21. چار بیویاں نتیجہ کچھ انسانوں کو بیویاں مل جاتی ہیں کچھ کو نہیں۔

یہودیوں کو جوابات

جو آپ لوگوں نے حضرت موسیٰؑ کے متعلق چیزیں بتائی ہیں وہ ساری باتیں کافی حد تک درست ہیں۔

حضرت موسیٰؑ کا جہاں بھی قرآن حکیم میں ذکر آیا ہے وہ عیاں ہے اور وہ اگر تم نے صحیح طور پر گنا ہے تو درست ہے۔ کیا آپ نے یہ نہیں گنا کہ شیطان سے پناہ اس سے بھی زیادہ دفعہ مانگی گئی ہے۔ اسی لیے ہم مسلمان عبادت میں اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ مانگتے ہیں۔ چونکہ تم نہیں مانگتے اس لیے تم شیطانی کام زیادہ کرتے ہو جس کے لیے تم ساری دنیا میں مشہور ہو۔ اتنی بار حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کا تذکرہ اور تمہارے وہ افعال جو تمہارے بزرگوں نے حضرت موسیٰؑ کو بار بار مصیبتیں ڈالیں۔ بار بار ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بھجوایا اور اتنا تنگ کیا کہ وہ تم لوگوں کو صحرائے سینا میں چھوڑ کر خود کشمیر کی طرف آ گئے۔ تم لوگوں کی کئی سو زیادتیوں کا ذکر بھی تو اُسی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رحمتہ للعالمین ﷺ پر جو قرآن نازل کیا اور ہر دفعہ جبرائیلؑ کے

Marfat.com

ذریعہ حضور ﷺ سے گفتگو کی وہ پانچ سو سے زیادہ بار ہے۔

اگر کسی شخص پر شیطان سوار ہے اور اُس کے ہر فعل سے شیطانیت عیاں ہوتی ہے تو ہمارا اللہ کی پناہ مانگنے کا جو مقصد ہے وہ صرف اکیلے شیطان سے ہی نہیں، بلکہ ہر اُس جاندار، جس پہ شیطان سوار ہے، اُس سے پناہ مانگنے کا ہے، شیطان کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں جو نا صرف انسانوں، بلکہ پرندوں اور حیوانوں پہ بھی حملے کرتا رہتا ہے اور جو اُس کی راہ پہ چل پڑا وہ شیطان ہو گیا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا اور زیادہ سے زیادہ بار مانگنا ہی بہتر ہے۔ میں تو اس وقت تم سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (اس پہ ایک قہقہہ لگا)۔

تمھارے اس سوال کا جواب کہ حضور رحمت للعالمین ﷺ کو اُن کی والدہ کی بجائے خریدا ہوا دودھ یا ابولہب کی لونڈیا کا دودھ پلایا گیا۔ یہ بات بالکل، غلط ہے۔ حضور ﷺ نے اپنی والدہ کا دودھ پیا۔ یہ دودھ پلانے اور خریدنے کے قصے تم لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کی من گھڑت کہانیاں ہیں جو کہ تم لوگوں نے ہماری کتابوں میں ڈلوادی ہیں۔

ہمارے (مسلمانوں کے) قبلہ کی تعمیر حضرت ابراہیمؑ نے فرمائی تھی۔ اگر یہ قبلہ حضرت ابراہیمؑ کا تھا تو حضرت موسیٰؑ کا قبلہ یروشلم (بیت المقدس) کیسے ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زیادہ تر قانون حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں خداوند تعالیٰ نے اُن کے ذریعے اس دنیا کو عطا فرمایا جو کہ بعد میں بہتر حالت میں اور صحیح حالت میں حضور ﷺ پہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔

Marfat.com

حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے حضرت اسماعیلؑ بڑے بیٹے تھے۔ اُن کا یہ بڑا پن ختم کرنے کے لیے تمھارے بڑوں (یہودیوں پادیوں نے) نے ماؤں کا فرق ڈال کر (ایک کو شہزادی کہہ دیا اور دوسری کو لونڈیا کہہ دیا) حضرت اسحاقؑ چھوٹے بیٹے تھے اُن کی والدہ کو شہزادی کہہ کر اپنے آپکو ایک ہی باپ کی اولاد سے مان لیا لیکن والدہ کا فرق ڈال کر حضرت اسحاقؑ کو اور اُن کی آل اولاد کو بہتر قرار دے دیا۔ اگر تمھاری (یہودیوں کی) نسل ماں سے چلتی ہے تو تم شاید ٹھیک کہتے ہو گے۔

عیسائی اور یہودی سٹوڈنٹس کے سوالات کے جوابات

1. یہ بات کہ حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہمارے لوگ بھی مانتے ہیں، لیکن یہ بات غلط ہے کہ حضورﷺ نے اپنی والدہ کے مقدس دودھ کے علاوہ کسی اور عورت کا دودھ پیا۔
2. حضرت عیسیٰؑ نے صرف تین مردوں کو زندہ کیا تھا جبکہ کرشن جی مہاراج نے بہت سارے مردوں کو زندہ کیا۔ یہ کام حضورﷺ کی اُمت میں دوسرے کئی لوگوں نے بھی انجام دیا اور آج مُردوں کو شاک دے کر اُس کا دل چلا دیتے ہیں، گویا وہ دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں۔
3. مریضوں کی تندرستی، یہ اللہ کے نیک انسان روزِ اول سے لے کر آج تک کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے۔
4. اپنے آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا مختلف مذاہب کے لوگ

Marfat.com

کرتے آئے ہیں اور یہ آج بھی ہو رہا ہے۔

5. قرآنِ حکیم میں نہ صرف جوڈ (Judas) اس کی بے گناہی کو تسلیم کیا ہے بلکہ حضور ﷺ کو بھی کہا ہے کہ آپ کے سارے ساتھی آپکے وفادار ہیں۔ حضور ﷺ کے رفقاء میں جوڈاس کی من گھڑت داستان اور الزام والا کوئی شخص خلفا راشدینؓ میں نہیں تھا اور جہاں تک حق کا تعلق ہے تو کسی کا حق تھا ہی نہیں، جب حق ہی نہیں تھا تو غصب کرنے کی کیا بات ہو سکتی ہے۔

6. حضرت عیسیٰؑ کی موت، حضرت عیسیٰؑ کو تمھارے مذہب کے مطابق موت آئی، اُن کو دفن کیا گیا اور پھر بقول مسمات Magdaline کے حضرت عیسیٰؑ تین دنوں کے بعد قبر سے نکل کر آسمانوں کی طرف اُڑ گئے جبکہ تاریخی حوالہ جات کی رُو سے حضرت عیسیٰؑ کو سینٹ پال نے دمشق میں دیکھا عراق اور ایران کی تواریخ میں اُن کا اُس زمانے میں حوالہ ملتا ہے جبکہ مدراس میں جناب سینٹ تھامس صاحب کی بائبل میں حضرت عیسیٰؑ کی مدراس میں آمد، وہاں کے راجے کو مسلمان کرنا وغیرہ سب کچھ شامل ہے۔ اس کے علاوہ حرمز (لداخ) کے بدھوں کی عبادت گاہ میں پرانی کتابوں کے اندر حضرت عیسیٰؑ کا کشمیر میں آنا اور رہائش وغیرہ بھی مفصل درج ہے۔ قرآن حکیم میں بھی درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کے خلاف سازشوں کی وجہ سے اُن کو وہاں سے اُٹھوا دیا (یا اُٹھالیا) اُٹھا کر کسی اور جگہ رکھ دینا یا رکھوا دینا ہوتا ہے نا کہ آسمان کی طرف اُٹھالینا ہوتا ہے۔

آپ لوگوں کو پتا ہے کہ آسمان کوئی ستارہ نہیں جہاں پہ کوئی رہائش کی جگہ

Marfat.com

ہو۔ آسمان ایک حدنظر ہے اور تمام ستاروں جو کہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں اُن کے مختلف آسمان ہوتے ہیں۔ ہر ستارہ ایک دُنیا ہے۔ میں نے جھروکے حصہ چہارم میں اس پہ کافی روشنی ڈالی ہے یعنی کائنات میں لاکھوں سیارے ہیں جواب تک دریافت ہو چکے ہیں اُن کو مختلف نام دیئے جا چکے ہیں۔ ہر سیارے کا ایک آسمان ہوتا ہے۔ آسمان کوئی ایسی شئے نہیں ہے جہاں پہ کہ انسان جا کر کوئی کام کاج کر سکے یا بیٹھ سکے۔

جو بات سوچنے کی ہے، وہ یہ ہے کہ بقول عیسائیوں کے جب حضرت عیسیٰؑ کو پھانسی دے دی گئی (کراس پہ چڑھا دیا گیا) تو اُس کے بعد اُن کو دفن کر دیا گیا۔ دفن ہو جانے کے تین دن بعد وہ قبر سے نکلے ہیں۔ یہ واقعہ جمعہ والے دن ہوا تھا جس کو گڈ فرائی ڈے Good friday کہتے ہیں۔ عیسائی لوگ اُن کے اس قبر سے نکل کر دوبارہ زندہ ہونے کو ایسٹر Easter بولتے ہیں۔ اس عیسائیت کے عقیدے کی کُتب میں درج ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قبر سے نکلنے کے بعد چالیس دن تک گھومتے پھرتے رہے۔ اپنے حواریوں سے گفتگو کرتے رہے۔ ہدایات دیتے رہے اور دوسرے احکامات جاری کرتے رہے۔ چالیسویں دن بہشت کی طرف اُڑ کر چلے گئے بغیر کسی سواری کے۔ اس کو HF کہتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آسمان اور بہشت میں بہت فرق ہے۔ اگر وہ بہشت میں چلے گئے ہیں تو یہ ایک انسان کی فائنل سٹیج ہے جو کہ حضرت عیسیٰؑ نے بقول عیسائیوں کے پالی ہے۔

دوبارہ دنیا پہ آنے کا واقعہ King Constantian کے زمانے میں

Marfat.com

حضرت عیسیٰ ؑ کے غائب ہوجانے کے کئی سو سال بعد بنایا گیا۔ اس کے بعد اس تھیوری کو ۱۸۳۰ میں بڑے زور شور اور پوری طاقت کے ساتھ امریکہ میں متعارف کروایا گیا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک امریکہ کی ایک بڑی زبردست آرگنائزیشن بن گئی ہے اور وہ اپنے آپ کو **Fundamentalist** کہتے ہیں۔ جبکہ مولوی صاحبان کا یہ کہنا ہے یا وہ قرآنی آیت کا جو کسی زمانے میں غلط مفہوم دے دیا گیا ہے۔ اُس کی رو سے حضرت عیسیٰ ؑ نہ کراس پہ چڑھے، نہ اُن کی موت ہوئی، نہ ہی قبر میں دفن کیے گئے اور نہ ہی قبر سے زندہ باہر نکلے۔

7. یہ بات سراسر غلط ہے کہ مسلمانوں نے جنگیں کیں۔ اس میں کسی قسم کی صداقت نہیں ہے۔ اسلام دشمن عناصر جب مسلمانوں پہ حملہ آور ہوتے تھے تو اپنا دفاع کرنا جنگ نہیں ہوتی۔ جو ملک، جو لوگ، جو فرقہ اعلان جنگ کرتا ہے، اُن کے اس اعلان کو جنگ سمجھا جاتا ہے۔

اگر لڑنے والوں کی تعداد بالکل مختصر ہو تو اس کو جنگ نہیں جھگڑا کہتے ہیں۔ جس میں ماموں بھانجا، بہن بھائی، چچا بھتیجا، باپ بیٹا، مستورات، ڈنڈوں سوٹوں (چھڑیوں) اور چارپائی سے نکالے ہوئے بانسوں سے ایک دوسرے کو ماریں تو اس کو جنگ نہیں کہا جاسکتا۔

مندرجہ ذیل غزوات میں مسلمانوں کی تعداد دکھائی گئی ہے۔ اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ یہ جنگیں نہ تھیں۔ ایک قبیلے کے لوگ، جس میں مسلمان اور کفار دونوں شامل تھے رشتہ داروں میں بھی یہی پوزیشن تھی۔ اس لیے ان واقعات کو جنگ کا

Marfat.com

نام دینا ترجمے کی غلطی کہا جا سکتا ہے۔

غزوہ ابواء	۷۰ مہاجرین
غزوہ صفوان	۷۰
غزوہ بواط ربیع الاول	۲۰۰ مہاجرین
غزوہ ذی العشیرۃ	۱۵۰ مہاجرین
سریا عبداللہ بن جحش الاسدی (سریا نخلہ)	۸ یا ۱۲
غزوہ بنی سلیم	۲۰۰
غزوہ بدر	۳۱۳_۳۱۵

8. اسلام سے بڑھ کر پیار محبت اخوت مساوات کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔ چھوٹا بڑا امیر غریب سب ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں اور اُن کا آپس میں تعلق سگے بھائیوں سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے اسلام میں عیسائیت سے زیادہ محبت ہے۔ اسلام ایک وہ دائرۂ رحمت ہے جس میں شامل ہو جانے کے بعد

کوئی انسان بھوکا نہیں رہتا۔

کوئی انسان ان پڑھ نہیں رہتا۔

کوئی انسان بیکار نہیں ہوتا۔

ہر انسان کی عزت محفوظ ہوتی ہے۔

ہر انسان کو اس کی ہر چیز کی اور ہر قسم کی **Security** مہیا کی جاتی ہے۔

زکوٰۃ دینے والے تو ہوتے ہیں، لیکن لینے والا کوئی نہیں ہوتا۔

Marfat.com

جھوٹ، بے ایمانی اور دولت پرستی جیسی لعنتیں معاشرے سے ناپید ہو جاتی ہیں۔

نہ کوئی ظالم ہوتا ہے، نہ ہی کوئی مظلوم۔

علم اور خوشحالی کا دور دورہ ہوتا ہے۔

10. اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تمام برگزیدہ ہستیاں جن کا سوال نمبر ۱۰ میں ذکر ہے وہ نہ صرف اپنے حق میں دعائیں مانگتے تھے، بلکہ اپنی غلطیوں کی معافی بھی مانگتے تھے۔ ہم ان برگزیدہ ہستیوں سے نہیں مانگتے، بلکہ اُن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنے کا مطلب اُس کی ہستی کو چیلنج کرنا ہے جو کہ کفر ہے۔

11. حضرت ابراہیمؑ نے واقعی شیطان کو پتھر مارے کیونکہ ان کو شیطان نظر آ رہا تھا اور گم راہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب کہ ہمیں شیطان نظر تو نہیں آتا، لیکن گم راہی کی طرف راغب ضرور کرتا ہے۔ اگر ہمیں نظر آ جائے تو ہم بھی اس کو پتھر ماریں نہ نظر آنے کی صورت میں اللہ سے پناہ مانگی جاتی ہے۔

12. تم لوگ (یہودی) صرف ہفتے کو اور عیسائی اتوار کو دعا کرتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں بروز ہفتہ یا اتوار کام نہ کرنے کا مقصد یہ ہی ہے کہ ایک دن گھر میں بیٹھ کر یا Synagoge (یہودیوں کی عبادت گاہ) جا کر یا Church میں جا کر عبادت کرتے ہیں اور اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پہلے ایک ہفتہ گناہ اکٹھے کرتے رہتے ہیں اور بروز ہفتہ یا اتوار معافی مانگتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کافی

Marfat.com

ہے جبکہ ہم مسلمان اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اور بار بار مانگتے ہیں، کہ ہم سے گناہ سرزد نہ ہو۔

13. اب تم (Priest) نے مجھے گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے یہ میری دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ تمھاری ساری باتوں جس میں بظاہر کچھ Logic لانے کی کوشش کی گئی ہے ان کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا، ورنہ میں بھی شیطان ہو جاتا۔

14. double۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تمام برگزیدہ ہستیاں نہ صرف اپنے حق میں دعائیں مانگتی تھیں، بلکہ اپنی غلطیوں کی معافی بھی مانگتی تھیں۔ ہم ان برگزیدہ ہستیوں سے نہیں مانگتے، بلکہ اُن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنے کا مطلب اُس کی ہستی کو چیلنج کرنا ہے جو کہ کفر ہے۔

14. جس وقت ایک انسان ایک مشین بناتا ہے تو اُس کو استعمال اور دیکھ بھال کے قواعد وضوابط بھی ساتھ ہی مرتب کر دیتا ہے یعنی کہ کتنے گھنٹے مشین چلانے کے بعد مشین کو بند کرنا ہے۔ کون کون سی جگہوں کو صاف کرنا ہے۔ کتنے عرصے کے بعد تیل دینا ہے اور کہاں کہاں دینا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے ہماری مشینری کو بنایا تو اس کے بھی استعمال کے طریقے بنائے گئے۔ جس وقت آپ لوگ دفتر جاتے ہیں یا گرجا جاتے ہیں تو اُس سے پہلے کیا آپ شیو وغیرہ کر کے منہ دھو کر اچھے کپڑے نہیں پہنتے؟ اگر نوکری کے انٹرویو کے لیے جاتے ہو تو تم لوگ تقریباً دولہا بنے ہوتے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دوران میں آپ ملازمت دینے والے کو اپنا ایک صاف ستھرے

Marfat.com

انسان کا تاثر دیتے ہیں۔ خدا تو عظیم ترین ہستی ہے۔ اُس کے حضور میں پیش ہوتے وقت انسان ہر لحاظ سے صاف ستھرا ہونا چاہیے۔ اس لیے وضو ضروری ہوتا ہے۔ تم لوگ ایک دفعہ صبح اور ایک دفعہ رات سونے سے قبل دانتوں کو برش کرتے ہو۔ اس کا مقصد ہائی جینک ہے (Higenic)۔ جب کہ وضو میں یہ چیز کم از کم پانچ دفعہ کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے بیس پچیس سال سے دِل کی کئی امراض کے لیے پانی سے مساج کا System چل رہا ہے۔ یہ سسٹم Develop کیا گیا ہے، جو کہ اسی فیصد وضو سے لیا گیا ہے، جس کو کہ وہ Reverse Message کہتے ہیں۔

16. یہ معاملہ صرف ہوا کا ہی نہیں ہے، بلکہ اس میں پیشاب کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔ اس کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت سے پہلے لازم قرار دیا کہ اس سے نا صرف کہ مختلف اعضاء کی صفائی ہوتی ہے، بلکہ جسم کے مختلف حصوں پہ پانی سے صفائی کے طریقہ سے ایک اس قسم کا مساج ہوتا ہے جس سے دل کو تقویت ملتی ہے۔ دوران خون دل کی طرف کچھ بڑھ جاتا ہے اور Tension میں کافی کمی ہو جاتی ہے۔ جس وقت ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو انگلیوں کے درمیان انگلیاں ڈال کر ہم صفائی کرتے ہیں۔ یہ ایک اعلیٰ قسم کا مساج ہو جاتا ہے۔ جب ہم چہرے کو دھوتے ہیں تو بھی پانی اور ہاتھ سر سے نیچے کی طرف لاتے ہیں جب بازو دھوتے ہیں تو بھی ہاتھ پھیرنے کا رُخ ہاتھوں سے شروع کر کے کہنیوں کی طرف ہوتا ہے گویا کہ جب پاؤں دھوتے ہیں تو بھی اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈال کر صفائی ہوتی ہے جو کہ مساج ہو جاتا ہے اور پاؤں کو بھی اُنگلیوں سے ٹخنے کی طرف ہی دھویا جاتا ہے اس سارے

Marfat.com

(Rictual) رسم کا تعلق ایک بات سے ہے، وہ یہ کہ ہاتھ مختلف اعضاء سے دل کی طرف پھیرے جاتے ہیں اس سارے طریقے کو الٹا مساج کہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دفعہ زیتون کے تیل سے پورے جسم پہ الٹا مساج کروایا تھا تو خون کا دوران اتنا بڑھ گیا تھا کہ نکسیر پھوٹ گئی تھی۔ جہاں تک نچلے حصے کو دھونے کا تعلق ہے۔ میں نے اُس سے کہا کہ یہ تمھاری غلط فہمی ہے ہم اس کو وضو کرنے سے پہلے دھوتے ہیں۔

17. یہ فرق طریقہ کار میں ہے یعنی کہ وضو کرنے کے طریقے میں ہے، مگر وضو کے معاملے میں سب متفق ہیں۔ جس طرح تمہارے مذہب میں چرچز کی تعداد بتانی شروع کروں تو ایک خاصہ وقت درکار ہوگا جو کہ ایک دوسرے کے ساتھ اس سے بھی بڑے اختلافات رکھتے ہیں۔ اگر پاؤں پہ مٹی وغیرہ زیادہ پڑی ہو تو پہلے پاؤں کو دھولو ورنہ پہلے ہاتھوں کو دھولو۔

18. اس کا سیدھا سادھا اصول ہے کہ ایک سیدھی قطار میں کندھے کے ساتھ اس طرح کندھا لگانا ہے کہ اگر لمبا اور چھوٹا آدمی ساتھ کھڑے ہو جائیں تو لائن میں فرق نہ آئے۔ باقی رہا ہاتھ چھوڑنے اور باندھنے وغیرہ کا تو یہ مختلف اوقات پہ مختلف وجوہات کی بنا پہ مختلف طریقے استعمال کیے گئے۔

19. داڑھی حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک ماسوائے بدھ مت کہ بقایا جتنے بھی مشہور مذاہب ہیں اُن میں ہمیشہ رکھی گئی ہے اور رکھی جا رہی ہے اگر ہم سنت کے حساب سے چلیں تو ہم یہ کہیں گے کہ چونکہ رحمتہ للعالمین ﷺ نے داڑھی رکھی تھی لہٰذا

Marfat.com

یہ سنت ہوگئی اُن دنوں کفار نے بھی داڑھیاں رکھی ہوئی تھیں شیو کرنے کے اتنے مواقع نہیں ہوتے تھے سنت نبوی جو ہے صرف داڑھی کے خط ہیں جو بہت کم لوگوں کے نظر آتے ہیں۔

تبصرہ

یہ ایک بڑی مشہور اصطلاع ہے کہ

شکل مومناں

کرتوت کافراں

یہ نہایت بڑی بات ہے قرآنِ حکیم میں آیا ہے کہ اپنے آپ کو وہ ظاہر مت کرو جو کہ تم نہیں ہو کیونکہ ایسا کرنے سے آپ عوام کو دھوکا دیتے ہیں اور جب بھی کوئی اُن کو دیکھتا ہے تو دھوکا کھا جاتا ہے۔ اپنے بچپن میں میں نے کئی بار دیکھا کہ کسی با۔ یش انسان نے صداقت سے ہٹ کر کوئی بات کر دی تو لوگ اُس کو طعنے دیتے تھے اور یہ کہا جاتا ہے، کہ شرم کرو داڑھی رکھ کے جھوٹ بولتے ہو داڑھی والے کا جھوٹ گناہِ عظیم سمجھا جاتا ہے اور ہر دفعہ جب میرے دل میں داڑھی رکھنے کا خیال آتا ہے تو اسی ڈر کی وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ شائد میں وہ مرد مومن نہیں ہوں جس کا قرآنِ حکیم میں ذکر آیا ہے، تو اس خیال کو دماغ سے نکال دیتا ہوں۔

20. انسان صبح کی نماز کے وقت جب اُٹھتا ہے، وہ رات کے آرام کی وجہ سے تروتازہ ہوتا ہے اور تھکاوٹ ختم ہو چکی ہوتی ہے وضو کرنے کے بعد وہ اور زیادہ Relax ہو جاتا ہے اور خاص طور پر جب وضو کی آخری سٹیج پر پہنچ کر وہ مسح کرتے

Marfat.com

ہوئے گردن پہ دونوں ہاتھ پھیرتا ہے۔صرف دو سنتیں اور دو فرض کے بعد صبح کی یہ عبادت مکمل ہو جاتی ہے۔اس عبادت میں صرف آٹھ دفعہ سجدہ کیا جاتا ہے۔سجدے کے دو مقصد ہوتے ہیں۔ایک کا تعلق مذہب سے ہے اور دوسرا جسمانی مشینری سے۔ صحیح سجدہ کرتے وقت انسان کو دیکھنا پڑتا ہے کہ اُس کا ناک اور ماتھا زمین کو چھو رہے ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بُدھ مت کی عبادت میں یوگا بھی شامل ہے یعنی سر کے بل کھڑے ہونا۔یہ یوگا دماغ کے خون کی سرکولیشن کے لیے بہت اعلیٰ چیز ہے لیکن خاصا مشکل کام ہے اللہ تعالیٰ نے ناک اور پیشانی میں ایسا زاویہ رکھا ہے جو عام آدمیوں میں مختلف ہوتا ہے۔ہر مسلمان نے ناک اور پیشانی کو زمین پہ لگانا ہوتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے اُس کو دماغ کے خون کی سرکولیشن کے مطابق جیسے چاہیے اُس کے مطابق زاویہ ہوتا ہے، لہٰذا ہر انسان کا زاویہ مختلف ہے۔یہ قدرت کا ایک بہت بڑا کمال ہے۔صبح کے وقت ان چیزوں کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی۔

ظہر

صبح سے لے کر دوپہر تک انسان جب کام کرتا ہے تو اس میں بیٹھ کر کام کرنے کا ایک خاص انداز ہوتا ہے اور جسم کے پورے اعضاء ایک جیسے حرکت میں نہیں رہتے۔تمام اعضاء کو مشترکہ حرکت میں لانے کے لیے اور Relaxation کے لیے ظہر کے وقت کی عبادت میں زیادہ رکعتیں ہیں۔میں صرف جسمانی مشینری کی وجوہ بتا رہا ہوں۔مذہبی معاملے کو اگر کوئی عالم دین سمجھتے ہیں تو براہِ مہربانی مجھے خط

Marfat.com

تحریر فرمائیں تا کہ اگلے شمارے میں میں اس میں اضافہ کر سکوں۔

تبصرہ

تقریباً چالیس سال پہلے کا واقعہ ہے کہ جاپانی کاروں نے یورپ کی منڈی پہ حملے شروع کر دیئے تھے۔ جاپانی کاروں کی قیمتیں یورپین کاروں کی نسبت خاصی کم ہوتی تھیں۔ شروع میں تو یورپین میڈیا جو اکثر اوقات Biased ہوتا ہے اور جن کی خبریں ایک سرمایہ دارانہ اور ساہوکارانہ نظام کے لیے وقف ہوتی ہیں یہ خبروں کو خوبصورتی سے ایسا توڑتے مروڑتے ہیں اور بدھو عوام کو بدھو ترین بنا دیتے ہیں، یوں ایک خاص طبقے (ساہوکار) کا مقصد پورا کیا جاتا ہے۔

اُنہوں نے جاپانی کاروں کی اتنی جھوٹی اور بے بنیاد مخالفت شروع کر دی اور عوام کو یہ تاثر دیا کہ چند مہینوں کے بعد یہ گاڑیاں کھڑک (انجر پنجر ہل جائے گا) جائیں گی۔

اس پروپیگنڈے کی بدولت لوگوں میں ایک خوف پیدا ہو گیا اور بڑے عرصے تک عوام کا رجحان ان کاروں کی طرف نہیں ہونے پایا، لیکن وہ جاپانی پُتروں (بیٹوں) کو نہیں جانتے تھے۔ انہوں نے ایک دو کاروں کی نمائشوں میں جاپان کی کاروں کو سب سے اعلیٰ کار کا ایوارڈ دلوا دیا۔ دوسرا جو انہوں نے حملہ کیا، وہ گارنٹی جو کہ تین ماہ کی ہوتی تھی اُس کو بڑھا کر ایک سال کر دیا جس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو یقین ہو جائے اور وہ اس کار کی طرف راغب ہو جائیں۔ کچھ چھوٹے بنکوں نے ان گاڑیوں کو فنانس کرنا شروع کر دیا اور سود کی شرح مقابلتاً دوسرے بنکوں کے کچھ کم کر

Marfat.com

دی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپین کار انڈسٹری کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ جاپانیوں جیسی نقل باز قوم ایک سستی گاڑی لا کر اُن کے مقابلے میں آ گئی۔ سب سے زیادہ پریشانی جرمنوں کو ہوئی۔ کیونکہ اُس وقت تک وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ جس چیز پہ میڈ ان جرمنی لکھا گیا، وہ دنیا میں بیسٹ ہو جاتی ہے۔ یہ پہلی مرتبہ تھا کہ اُنہیں سخت دھچکا لگا۔

اب فوکس ویگن (Vox wagon) کے ڈائریکٹروں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک وفد کو جاپان بھیجا جائے جو وہاں جا کر اس بات کی تحقیق کریں کہ یہ جاپانیوں کے لیے کیسے ممکن ہوا کہ بغیر ہمارے انجن ڈیزائنوں کو نقل کرنے کے اپنے انجن تیار کر لیے۔ پیٹرول کے کم خرچے کے باوجود کم قیمت ہونے کے باوجود گاڑیاں صحیح چل رہی ہیں۔ یہ وفد جاپان کی مختلف فیکٹریوں کا معائنہ کرتا رہا۔ واپسی پر انہوں نے یعنی اس وفد نے جو رپورٹ دی، وہ بہت مزیدار ہے۔ اُس میں مندرجہ ذیل نکات خاص طور پر اجاگر کیے گئے تھے۔

۱ جاپانی ہم (جرمنوں) سے زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔

۲ ہم سے زیادہ عقل مند نہیں ہیں۔

۳ ہم سے زیادہ طاقتور نہیں ہیں۔

۴ ہم سے زیادہ کام نہیں کرتے یعنی کہ شفٹ آٹھ گھنٹوں کی ہی ہے۔ شفٹ میں ہم سے زیادہ وقفہ لیتے ہیں اور دس منٹ آرام کرتے ہیں جبکہ ہم صرف ایک مرتبہ

Marfat.com

وقفہ کرتے ہیں اس کے باوجود اُن کی پروڈکشن ہم سے زیادہ ہے۔

فوکس ویگن کے کارگو(Cargo) کو ہم بھی ٹرانسپورٹ کرتے تھے، لہٰذا اُن لوگوں کے سٹاف سے ہمارا لین دین اور کام کاج ہوتا رہتا تھا جس سے کافی واقفیت ہوگئی تھی۔

وفد کی اس رپورٹ کی Secrecy چند ماہ کے بعد ختم ہوگئی تو مجھے بھی یہ رپورٹ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ دس منٹ کے وقفے والی بات میری سمجھ میں نہ آسکی جس کو وفد نے تھکاوٹ دور کرنے کا درجہ دیا ہوا تھا۔ اس وفد کا ایک ممبر جس کا تعلق ٹرانسپورٹ سیکشن سے تھا، میری اُس کے ساتھ کافی شناسائی بھی تھی۔ اُس سے میں نے پوچھا کہ اس دس منٹ کے وقفے میں جاپانی مزدور کیا کرتے ہیں۔ اُس نے بتایا کہ منہ ہاتھ دھوکر اُٹھک بیٹھک لگاتے ہیں اور زمین پہ لیٹتے ہیں میرے دماغ میں فوراً یہ بات آ گئی کہ جاپانی مزدور اس دس منٹ میں ساٹھ ستر فیصد وضو اور نماز کی رسم (بغیر جانے ہوئے) ادا کرتا ہے۔

میں نے Herr Shulz سے کہا کہ تمھارے مزدوروں اور جاپانی مزدوروں کا فرق صرف یہی دس منٹ کا ہے جسمیں وہ وضو کا خاصا حصہ ادا کرتے ہیں تم بھی اگر یہ نظام اپنی فیکٹریوں میں رائج کردو تو تمہاری پروڈکشن بھی اُن کے مقابلے میں آجائے گی کیونکہ یہ وضو کی رسم سے جاپانی مزدور کی تھکاوٹ ختم ہو جاتی ہے اور اُسکی Out put کم ہونے کی بجائے بڑھ جاتی ہے Shulz صاحب تمہاری صبح کی شفٹ اور رات کی شفٹ میں بھی اسی وجہ سے فرق آتا ہے۔

Marfat.com

Shulz ایک پڑھا لکھا انسان ہونے کی ساتھ ساتھ ایک سمجھدار شخص بھی تھا۔ وہ بھی فوری طور پر سمجھ گیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ وہ انہی دنوں میں یہ تجویز بورڈ آف ڈائریکٹر کو بھیجے گا۔

تین چار ہفتوں کے بعد مجھے اُس کا ٹیلی فون آیا۔ اُس نے بتلایا کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کو تجویز بہت پسند آئی ہے، لیکن اُنہوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ یہ مزدوروں کا مسلمان بن جانے کی طرف پہلا قدم ہوگا۔ یہ ہم کسی بھی صورت میں نہیں کر سکیں گے۔

حضورؐ رحمتہ للعالمین کی کردار کشی کی ایک اور مثال

کچھ کتابوں میں لکھا ہوا پایا گیا ہے کہ ایک دفعہ سرور کائناتؐ نے مندرجہ ذیل

1۔ صفوان بن امیہ

2۔ عکرمہ بن ابوجہل

3۔ واحد بن عاص

کو موت کی بددعا دی تھی، میرے نظریے کے مطابق رحمتہ للعالمینؐ نے ایسا کبھی نہیں کیا یہ تینوں حضرات نہ صرف صحابہ کرام میں شامل ہو گئے، بلکہ انہوں اسلام کے لیے ہر لحاظ سے بے انداز خدمات سرانجام دیں۔ یہ سارا واقعہ ایجاد کرنے کا مقصد صرف یہ

Marfat.com

تھا کہ رحمتہ للعالمین کو بددعائیں دینے والا ظاہر کیا جائے، حالانکہ ہم سب جانتے ہیں کہ جب حضورؐ کو طائف میں مختلف چیزوں کی مدد سے لہولہان کیا گیا تو جبرئیلؑ فرمایا کہ آپ ان لوگوں، جنہوں نے آپ پر یہ ظلم کیا ہے، ان کے خلاف بددعا فرمائیں تو میں دونوں پہاڑوں کو جن کے بیچ ایسے لوگ رہتے ہیں، اکٹھا کر دوں اور یہ سب دب کر مر جائیں اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ حضورؐ نے اس وقت بھی جب کہ وہ خود لہولہان تھے، بددعا کرنے سے انکار کر دیا، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے بددعائیں دینے والا نہیں۔

شروع شروع میں جب مسلمانوں کی حالت بہت خراب تھی اس وقت بھی حضورؐ نے کسی کو بددعا نہیں دی تھی، بلکہ دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ حضرت عمر خطاب اور ابوجہل میں سے ایک کو مسلمان کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حضورؐ کی دعا کے ذریعے سے حضرت عمر فاروقؓ پہ پڑی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اس واقعہ کا بہت سے مسلمانوں کو علم ہے، لیکن موجودہ نسل کے لوگوں کیلئے جن کو کہ اس واقعہ کا علم نہیں ہے دوبارہ بیان کر رہا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ (نعوذ باللہ) حضور ﷺ کے قتل کے ارادے سے نکلے۔ راستے میں ان کو ایک آدمی ملا جس نے ان سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ میں (نعوذ باللہ) حضورؐ کو قتل کرنے جا رہا ہوں تو اس شخص نے کہا کہ پہلے اپنی ہمشیرہ کے گھر کی خبر لو آپؓ وہاں ہی سے واپس اپنی ہمشیرہ کے گھر گئے اور ان کو قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ جب حضرت عمرؓ گھر کے اندر

Marfat.com

داخل ہوئے تو ان کی ہمشیرہ نے تلاوت بند کر دی ۔اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے پوچھا کہ تو کیا پڑھ رہی تھی ہمشیرہ نے جواب دیا کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔۔اب جوتمہارے جی میں آتا ہے کرو مجھے پروانہیں ہے۔حضرت فاروقؓ نے کہا کہ
میں تمہں کچھ نہیں کہنا چاہتا،صرف اتنی سی بات ہے کہ جوتم پڑھ رہی تھی اس کو دوبارہ پڑھو۔چنانچہ انھوں نے دوبارہ پڑھا۔حضرت عمر فاروقؓ سننے کے بعداس جگہ تشریف لے گئے جہاں رسول اللہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما تھے ۔دروازہ کھٹکھٹانے پر اندر سے آواز آئی کون دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے،حضرت عمرؓ نے اپنا نام لیا تو اندر سارے صحابی پریشان ہو گئے ۔اس پر حضرت حمزہؓ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اورانہیں اندر آنے دو ۔اگر نیک ارادے سے آئے ہیں تو بہتر ہے ۔اگر دوسرے ارادوں سے آئے ہیں تو ان کا سر قلم کر دیا جائے گا۔سب صحابہ کرام جواس وقت کمرے میں موجود تھے، پریشان ہو گئے ۔جب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اسلام قبول کرنے کے لیے آیا ہوں حضرت عمر فاروقؓ سب میں مل کر بیٹھ گئے حضورؐ کی باتیں سننے لگے ہو کہ اتنے میں صلوٰۃ (نماز) کا وقت آ گیا۔اورایک صحابی کھڑے ہو گئے اور اذان دینے لگے،اس پر حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ آج اذان اندر نہیں، بلکہ باہر ہوگی تا کہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ آج عمرؓ مسلمان ہو گیا ہے۔مزید فرمایا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنانا ہے تو وہ اذان کو روکنے کی کوشش کرے۔
اس دن سے آج تک اللہ کا یہی فضل بحال ہے۔
ان حالات میں بھی حضورؐ نے بددعا نہیں دی، بلکہ دعا کی ۔حضورؐ کے متعلق

Marfat.com

یہ کہنا کہ انہوں نے فلاں فلاں اشخاص کو بددعا دی جو کہ بعد میں مسلمان ہوئے اور مسلمان ہونے کے بعد اسلام کے لیے بڑے بڑے کام بھی سرانجام دیئے۔ایسی باتیں گھڑنے کا مقصد لوگوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش ہے کہ حضورؐ کو اتنا تنگ کرنے والے لوگ بددعا کے بعد مسلمان ہو جائیں گویا کہ بددعا کا الٹ اثر ہو جائے۔یہ لہانی بھی حضورؐ کی کردار کشی کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔

بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ رحمتہ للعالمینؐ معراج شریف کے لیے تشریف لے گئے تو دوپہر کے کھانے کے وقت حضورؐ اور اللہ کے درمیان ایک پردہ تھا۔اس میں سے ایک ہاتھ نکل کر آتا تھا اور لقمہ لے کر واپس پردے کے پیچھے چلا جاتا تھا۔حضورؐ نے ایک چیز کو بڑے غور سے دیکھا کہ وہ جو ہاتھ پردے سے باہر آتا ہے۔اس ہاتھ کی انگلی پر ایک مندری ہے اور یہ مندری حضرت علیؓ کی ہے۔کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جب رحمتہ للعالمین معراج پر تشریف لے گئے تو وہاں پہ حضرت علی پہلے سے ہی موجود تھے۔

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں۔کہ پردے کے پیچھے سے شیر کا پنجہ باہر آتا تھا۔اور لقمہ لے کر پھر واپس پردے کے پیچھے چلا جاتا تھا۔شیر کے متعلق میں نے ایک باب تفصیل سے پہلے رقم کر دیا ہوا ہے۔پچھلے دنوں کی بات ہے،حضرت علی کا یوم شہادت منایا جا رہا تھا۔ARY Channel پہ دو علماء دین آئے ہوئے تھے پروگرام Live دکھایا جا رہا تھا۔اس پروگرام میں ایک محترمہ کا کراچی سے ٹیلی فون آیا۔کہ لوگ کہتے ہیں جب رحمتہ للعالمینؐ معراج شریف پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ آپؐ سے

Marfat.com

حضرت علی کی آواز میں مخاطب ہوئے۔

اس پر مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا، گلبرگ کی ایک مسجد میں جمعہ کی تقریر میں ایک مولوی صاحب، جو اپنے نام کے ساتھ MA بھی لکھتے ہیں، انھوں نے تقریر کی اور دورانِ تقریر فرماتے ہیں: "ایک شخص مر گیا۔ اس کے عزیزوں دوستوں وغیرہ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ اس کو دفنا دیا۔ مولوی صاحب کے بیان کے مطابق دو فرشتے آئے۔ انھوں نے اس مردے سے پوچھا کہ تو کس کا بندہ ہے۔ مردے نے جواب دیا کہ میں شیخ عبدلقادر جیلانی کا بندہ ہوں۔ اس پر فرشتے حیران ہوئے اور مزید سوالات کرنے سے پیشتر بھاگے بھاگے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوئے اور پوچھا یا اللہ ہم نے لاکھوں انسانوں سے حساب کتاب لیا ہے، لیکن یہ جواب کہ میں شیخ عبدلقادر جیلانی کا بندہ ہوں اور میرا نبی شیخ عبدالقادر جیلانی ہے، ہم نے پہلے کبھی کسی سے نہیں سنا۔ یہ کیا ماجرا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا او فرشتو تم نہیں سمجھ سکے، کہ اس نے یہ کہنے کا مقصد کیا ہے۔ اصل میں وہ یہ بتانا چاہتا تھا کہ، اس کا خدا وہ ہے جو شیخ عبدلقادر جیلانی کا خدا ہے اور وہ اسی کا بندہ ہے جس کے شیخ عبدالقادر جیلانی بندے ہیں۔ ان کے نبی وہی ہیں جو شیخ عبدالقادر جیلانی کے نبی ہیں۔" یہ کوئی سنی سنائی بات نہیں، بلکہ میں خود اس وقت وہاں جمعہ کی نماز کے لیے موجود تھا۔ اس کے بعد مبری مولوی صاحب کے والد صاحب سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا۔ جس وقت قبر میں فرشتے سوالات پوچھ رہے تھے، کیا تمہارا بیٹا وہاں پہ موجود تھا؟ اور جس وقت فرشتوں کی اللہ تعالیٰ سے گفتگو ہوئی تو یہ گفتگو عرش معلیٰ پر کس نے سنی؟ اس پر

Marfat.com

مولوی صاحب کے والد صاحب جو کہ میری بات غور سے سن رہے تھے، مسکرائے اور کہنے لگے کہ ملک صاحب مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ میرے بیٹے سے پوچھیں۔ میں اس کو منع کر دوں گا۔ وہ آئندہ ایسے معاملات کو جس کا نہ سر ہو نہ پیر بیان کرنے سے باز رہے۔ یہی بات مجھے اس وقت یاد آئی کہ جب وہ محترمہ ٹیلی وژن Televison پر بذریعہ ٹیلی فون Telephone یہ سوال کر رہی تھیں۔ اس ان علماء (جو کہ بڑی خوبصورت تلے والی ٹوپیاں پہنتے ہیں) نے اس کی تردید تو کر دی لیکن، جس طرح تردید کرنے کا حق تھا اس طرح نہیں کی۔ ان کو وہی سوال کرنا چاہیے تھا جو میں نے مولوی صاحب کے والد صاحب سے کیا تھا۔ ایک شخص کو خُدا کا درجہ دینے والے اس شخص کی عزت کے بجائے الزام تراشی کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں

میں بچپن سے ہی سنتا آیا ہوں کہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں اور فلاں بیبیوں کا دودھ پیا۔ تو کچھ عرصہ کے بعد میں نے والدہ سے سوال کیا کہ میں نے کس کس کا دودھ پیا ہے۔ اُنہوں نے ہنسنا شروع کر دیا اور جواب دیا کہ تم نے میرا دودھ پیا ہے۔ یہ بات میرے ذہن میں ہمیشہ کے لیے ایسی بیٹھی کہ جس کا جواب مجھے پوچھنے ڈھونڈنے اور پڑھنے سے کہیں نہیں ملا۔ میری عقل نے کبھی اس بات کا مکمل طور پر یقین نہیں کیا۔ کبھی کبھار میں یہ سوچتا تھا کہ اگر یہ واقعی صحیح ہے تو یہ رحمۃ للعالمین کی زندگی کی پہلی سنت بنتی ہے کہ اُنہوں نے اپنی والدہ محترمہ کی بجائے کسی اور محترمہ کا

Marfat.com

دودھ پی کر پرورش پائی ہے۔ اگر یہ واقعی صحیح ہے تو والدہ کی بجائے رضاعی والدہ کا دودھ پینا پہلی سنت رحمتہ للعالمین ﷺ تھی۔ یہ عام آدمی کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ اتنی عظیم اور سب سے پہلی سنت رسول اللہ ﷺ کو کیسے منقطع کر دیا گیا۔ میں نے جب بھی کسی پڑھے لکھے انسان سے اس معاملے پہ استفسار کیا تو بجائے اس کے کہ وہ کسی طریقے سے مجھے قائل کرنے کی کوشش کرتے۔ انہوں نے مجھ سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ہمیشہ ایک بات کہی کہ یار فرخ یہ تو ہر کتاب میں لکھا ہوا ہے اور دنیا جانتی ہے۔ اور یوں مجھے خاموش کروا دیا جاتا۔ ایک دن ہمبرگ میں میرے گھر سید مہدی رضوی اور ان کی بیگم حلیمہ بی بی اور دو تین دوسری جرمن مستورات کھانے پر مدعو تھیں۔ میں نے اُن سے پھر یہی سوال کیا جس کی مجھے سالہا سال سے تسکین نہیں ہوئی تھی۔ برادرم مہدی رضوی سالہا سال ہمبرگ یونیورسٹی میں تعلیم و تدریس میں مشغول رہے اور اس کے علاوہ مختلف مساجد میں عربی۔ اسلامیات اور قرآن حکیم کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔

جنہوں نے ہمبرگ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا ہوا تھا۔ اب کالج سے ریٹائرڈ ہو چکی ہیں **Handicaped** بچوں کی تعلیم کی ماہر ہیں۔ اور مجھے اپنا اسلامی باپ کہتی تھی اور اکثر لوگ اس کے قد جسامت اور انداز گفتگو سے یہ بات مان بھی لیتے تھے۔ **1980** کے اوائل میں جرمن ٹیلی ویژن پروگرام نمبر 3 والے اکثر مختلف مذاہب کے پڑھے لکھے لوگوں کو **Live Transmission** کے ذریعہ ایک مذہبی بحث میں مدعو کرتے تھے۔ اس میں عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کے بڑے بڑے

Marfat.com

رہنماؤں کو مدعو کیا جاتا تھا۔ جلیمہ بٹیا نہ صرف عربی کی سکالر ہیں، بلکہ بائبل، اور Hebrew میں بھی خاصی مہارت رکھتی ہیں اور سالہا سال یونیورسٹی میں اور رضوی صاحب سے تعلیم حاصل کرتی رہی ہیں۔ ایک شام کو اُن کا پروگرام آیا جو میں نہ دیکھ سکا ۔اگلے روز میں نے حلیمہ کو فون کیا اور پوچھا کہ رات ٹیلی ویژن بحث کا کیا بنا تو اُس نے بتایا As usual Cardinal and the Rabbi were knocked out اس پر ہم دونوں نے ایک قہقہہ لگایا۔ ایک دفعہ وہ لاہور تشریف لائیں اور مجھے اُن کی آمد کا علم نہیں تھا۔ وہ سیدھی ہمارے گھر آ گئیں اور گھنٹی دی۔ میری بیوی نے گھر کے اندر سے اُس کی جھلک دیکھی اور مجھے کہنے لگی باہر مت جانا۔ باہر ایک Johova Witness کھڑی ہے، لیکن جب نزدیک سے دیکھا تو یہ اپنی حلیمہ تھی۔ میں نے اُس کی ملاقات علامہ جاوید غامدی سے کروائی۔ جو کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔ جب وہ واپس ہمارے گھر آئیں تو میں نے اُس سے پوچھا کہ علامہ جاوید صاحب کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے تو اُس نے جواب دیا؛ خیال تو بہت اچھا ہے، لیکن افسوس کی جو بات ہے، وہ یہ کہ اس کیلیبر (Caliber) کے انسان دنیا کے ہر ملک میں ہونے چاہیے۔ میں حسب عادت لکھواتا لکھواتا کہیں سے کہیں نکل جاتا ہوں لیکن اب میں واپس آ گیا ہوں۔

میں نے ان سب پڑھے لکھے لوگوں سے پھر مندرجہ ذیل اپنے وہی پرانے سوال کیے اُن کے جوابات بھی ساتھ درج ہیں۔

سوال 1 کیا یہ حقیت ہے کہ حضور ﷺ کو دو عورتوں نے دودھ پلایا جن

Marfat.com

میں ایک حضرت ثوبیہ بھی تھی۔ یہ ابولہب کی لونڈیا تھیں جنھوں نے حضورﷺ سے قبل حضرت حمزہ کو دودھ پلایا تھا اور حضورﷺ کے بعد حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد کو دودھ پلایا۔ دوسری حضرت حلیمہ سعدیہ تھیں جنھوں نے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور حضرت حمزہ کو بھی ایک دن دودھ پلایا تھا؟

جواب اسلامی کتب میں یہی چیز درج ہے۔

سوال2 آج جتنی کتابوں میں اس موضوع پر تحریریں موجود ہیں اُن کا پہلا ریفرنس جب پوچھا جاتا ہے تو وہ پرانی ایک آدھ کتاب کا ذکر کر دیتے ہیں جو کہ سینکڑوں سال بعد میں لکھی گئی ہوتی ہے۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ وہ کون سا ایسا شخص تھا جو دودھ پلانے والی عورتوں کی اس حد تک Statistic رکھتا تھا کہ اُس کو یہ بھی معلوم ہوتا تھا فلاں عورت نے فلاں بچے کو ایک دن دودھ پلایا۔ اس کا مطلب ہوا کہ ہر روز یہ شخص مکہ معظّمہ سے کئی کلومیٹر باہر، جہاں ان مستورات کا گاؤں تھا، وہاں آتا جاتا رہتا تھا۔

سوال۲ اگر غیر عورتوں کا دودھ پلانا رواج تھا تو اہل قریش کے کن کن بچوں نے کون کون سی مستورات کا دودھ پیا؟

جواب ہسٹری میں صرف چند ایک بچوں کا ذکر ہے اس کے علاوہ خاموشی ہے۔

Marfat.com

سوال۳ ان مستورات کے دودھ کا معاوضہ دیا جاتا تھا؟

جواب جی ہاں۔ کسی جگہ یہ بھی تحریر ہے کہ یہ رواج غریب خاندانوں کی پرورش کے لیے بنایا گیا تھا۔

سوال۴ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ دودھ پلانے کے لیے متمول مائیں دوسری عورتوں کا دودھ اپنے بچوں کو پلاتی تھیں تو اُن کا اپنا دودھ کہاں جاتا تھا؟

جواب اس کا ہمیں پتا نہیں۔

سوال۵ خواتین وحضرات یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ بچے کی پیدائش سے چند ماہ بیشتر ہی عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ بننا شروع ہو جاتا ہے اور بچے کی پیدائش پر اس حد تک ہو جاتا ہے کہ نومولود بچے کے معمولی سے چوسنے پر ماں کا دودھ بچے کے منہ میں آ جاتا ہے۔ اگر ماں بچے کو دودھ نہ پلائے تو تھوڑا تھوڑا دودھ ماں کی چھاتیوں سے نکل کر قمیص کو خراب کرتا رہتا ہے۔

جواب جی ہاں ہم نے اکثر اوقات یہ چیز دیکھی ہے۔

سوال نمبر۶ اگر ماں کے دودھ کی یہ کیفیت ہو اور بچے کو دودھ نہ پلایا جائے تو ماں کی چھاتیوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ پچھلے ساٹھ ستر سال سے مارکیٹ میں کیمسٹ کی دکان پہ پمپ بکتے ہیں جس کے ساتھ ماں کے دودھ کو نکال کر پھینک دیا

Marfat.com

جاتا ہے جس سے درد میں افاقہ ہوجاتا ہے۔کیا اُس زمانے میں ایسے پمپ موجود تھے۔؟

جواب ہمارے خیال میں کوئی ایسا آلہ موجود نہیں تھا۔

سوال ۷ بچوں کو دودھ نہ پلانے والی عورتوں کو اکثر چھاتیوں کا کینسر ہوجاتا ہے۔؟

جواب جی ہاں یہ بات صحیح ہے۔

سوال ۸ کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ مثل مشہور ہے کہ تو کس کا نُطفہ ہے اور کس ماں کا دودھ پیا ہے۔؟

جواب کئی مرتبہ سنا ہے اور صحیح ہے۔

سوال ۹ کیا یہ قرآن مجید میں نہیں آیا کہ ہر انسان اپنے قبیلے سے پہچانا جاتا ہے اور کیا قبیلے میں ماں اور باپ دونوں نہیں آتے؟

جواب یہ بالکل صحیح ہے اور ہمارا ایمان ہے۔

سوال ۱۰ دودھ کی کوالٹی عورت کی خوراک رہائش ذہنی سوچ آرام و آسائش یا مزدوری اور غربت پہ منحصر ہوتی ہے۔؟

جواب یہ ساری اشیاء دودھ کی کوالٹی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

Marfat.com

سوال ۱۱ کیا آپ لوگوں کو وجہ معلوم ہے کہ کرشن جی مہاراج کی گائیں دوسرے لوگوں کی گائیوں سے زیادہ اور بہتر دودھ دیتی تھیں؟

جواب سنا ہوا ہے، لیکن وجہ معلوم نہیں۔

وجہ جس وقت کرشن جی مہاراج نے اپنی گائیوں کو اکٹھا کرنا ہوتا تھا تو بانسری کی دھن بجاتے تھے۔ جس پر تمام گائیں اکٹھی ہو جاتی تھیں۔ اُن کی بانسری کی دھن پہ اُن کے پیچھے پیچھے چلتی تھیں۔ ڈیرے پر لے جا کر جب اُن کا دودھ دوھیا جاتا تھا تو ان گائیوں کے دودھ کی مقدار اور کوالٹی دوسری گائیوں کے دودھ سے بہتر ہوتی تھی۔ حالانکہ گائیوں کی نسل اور خوراک بالکل ایک جیسی ہوتی تھی۔ یہ سوچنے کی بات ہے کہ کرشن جی مہاراج کی گائیوں پہ اللہ کی رحمت تھی۔ یہ اُن کا باگھ تھا یا اُن کی بانسری کا کمال اور برکت تھی۔؟ آج سے کوئی تیس چالیس سال قبل جرمنی کے مختلف فارموں پر مختلف گائیوں کو مختلف قسم کے میوزک سنا کر دودھ کی مقدار اور کوالٹی چیک کی جاتی رہی کچھ ہفتوں کے بعد جب یہ عمل مکمل ہو گیا تو اُنہوں نے دیکھا کہ جن گائیوں نے **Mozart** کا میوزک سنا تھا اُن کا دودھ دوسروں سے کافی زیادہ تھا اور کریم بھی زیادہ نکلی، حالانکہ گائیوں کی نسل خوراک اور ماحول وغیرہ ایک جیسا تھا۔ یہ تجربات جرمنی میں ایک جگہ ہے جس کا نام **Fulda** ہے جس کے نام پر **Fulda Tyre** جو دنیا میں بہت مشہور ہیں رکھا گیا وہاں کے ڈائریکٹر اینیمل ہسبنڈری **Director**

Marfat.com

Animal Husbandary جس سے میری 1961 سے واقفیت تھی اور ہم ایک دوسرے کو کبھی کبھار ٹیلی فون کرتے رہتے تھے۔ اُس نے مجھے اس پروجیکٹ کے بارے میں بتایا تھا تقریباً دو تین ہفتوں کے بعد میں نے اُس کو یہ تجویز دی کہ فارموں میں میوزک تبدیل کر دو جہاں پر Mozart ہے وہاں پر کوئی اور لگا دے یعنی کہ Interchange کر دیں۔ جس کے نتیجے میں وہ گائیں جن کو عام میوزک سنایا گیا تھا اور اب Mozart سن رہی تھیں اُن کا دودھ بڑھ گیا۔ اور جو پہلے Mozart سن رہی تھیں اور اب عام میوزک سنا تو اُن کا دودھ کم ہو گیا۔

ان ساری باتوں سے میری دودھ کے متعلق اوپر بتائی ہوئی باتیں درست ثابت ہوتی ہیں۔ اس چیز کی سمجھ نہیں آتی کہ جب دودھ پلانے والی عورتیں اُونٹنیوں پر سوار ہو کر مکہ شریف کی طرف روانہ ہوتی ہیں اور سب بچوں کو لے جاتی ہیں تو صرف رحمت للعالمینؐ مکہ معظّمہ میں رہ جاتے ہیں اور ایک بی بی جس کی اونٹنی دوڑنے کے قابل نہیں تھی وہ پیچھے رہ جاتی ہے اور سب سے آخر میں مکہ معظّمہ پہنچتی ہے۔ جب وہ پہنچتی ہے تو دوسری دودھ پلانے والی عورتیں سارے بچوں کو لے جاتی ہیں صرف ایک نادار بچہ تو بہ نعوذ باللہ رہ جاتا ہے جو حلیمہ بی بی کے حصے میں آتا ہے۔ یہ دو تین کہانیاں حضور ﷺ کے بچپن کے متعلق گھڑی گئی ہیں۔ ایک بات جو کہ حساب کی ہے وہ میں عرض کیے دیتا ہوں کہ جس گاؤں سے دودھ پلانے والی عورتیں مکہ معظّمہ آتی ہیں تو یہ بہت بڑی Coordination ہے کہ اُس گاؤں میں مائیں اُس وقت بچے پیدا کرتی تھیں جب مکہ معظّمہ میں بچے پیدا ہوتے ہیں تب بھی دودھ پلایا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

دوسرے مورخین لکھتے ہیں حلیمہ سعدیہ کا گاؤں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اس چھوٹے سے گاؤں میں یہ کیسے ممکن ہے کہ وہاں کی عورتیں مکہ معظّمہ جو کہ اس گاؤں سے پندرہ بیس گنا بڑا تھا کے سارے بچوں کو کیسے دودھ پلا سکتی تھیں۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ یہ ایسا ہوا تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ توبہ نعوذ باللہ حضور ﷺ اپنے رضاعی بھائی کا آدھا دودھ پیتے تھے تو یہ کیا رضاعی بھائی کا حق نہیں مارا گیا۔ دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کی رضا سے رضاعی والدہ کا دودھ بڑھ گیا۔ جو کہ دونوں بچوں کے لیے کافی تھا۔ اگر دودھ کے چھوٹے معمولی سے معاملے میں جو کہ آج کل ایک آدھ دوائی کھانے سے بڑھ جاتا ہے اُس کو اللہ کا کرشمہ قرار دینا نعوذ باللہ اللہ سے زیادتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اور یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ بغیر اللہ کی رضا پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جتنی بھی خرافات اس وقت دنیا میں ہو رہی ہیں۔ اس میں بھی اللہ کی رضا ہے یہ سراسر غلط ہے۔ انسان خود چھلانگیں مارتا ہوا شیطان کے اثر و رسوخ میں چلا جاتا ہے۔ بعد میں اس کو اللہ کی رضا کہتا ہے۔ اگر یہ مؤرخ یہ لکھ دیتے کہ حضور ﷺ کی رضاعی ماں کا دودھ اتنا بڑھ گیا کہ سارے مکہ معظّمہ کے بچوں کو پلانا شروع کر دیا دوسری رضاعی مائیں جو دوسرے بچوں کو لے گئی تھیں کیا اُن کا بھی دودھ بھی بڑھ گیا تھا۔ اگر نہیں بڑھا تو کیا یہ رضاعی اور اپنے بچوں سے زیادتی نہیں تھی۔

بچے کی پیدائش کی تکلیف کے بعد اللہ تعالیٰ نہ صرف انسانوں میں، بلکہ حیوانوں میں بھی ایک خاص محبت پیدا کر دیتا ہے اور یہ اسی محبت کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ماں کی چھاتیوں میں دودھ آ جاتا ہے۔ اولاد کو دودھ پلانے میں ماں کی نہ صرف خوشی ہوتی

Marfat.com

ہے، بلکہ ذہنی اور جسمانی طور پہ ایک خاص قسم کا سکون پیدا ہوتا ہے اور اگر یہ ساری اشیاء ماں کو میسر نہ آئیں تو یہ ماں کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی بھی قبول نہیں ہو سکتی۔

میں اوپر بھی بیان کر چکا ہوں کہ مختلف ماؤں کے کدھر دودھ مختلف اقسام کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا حضور رحمت للعالمین ﷺ کی والدہ جیسا دودھ کل کائناتوں میں نہ کسی کا تھا نہ کسی کا ہے اور نہ کسی کا ہوگا۔ ایسے پاکیزہ قابل احترام دودھ سے حضور ﷺ کو محروم کرنا ایک مؤرخ کا ہی کمال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے اور واضح طور پر فرمایا ہے کہ ماں بچے کو دو سال تک دودھ پلائے۔ توبہ نعوذ باللہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ کی والدہ اللہ کے اس واضح حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ جی اُس وقت تو قرآن حکیم تو موجود ہی نہیں تھا۔ میں اس بات کا واضح جواب دینا یہیں مناسب سمجھوں گا۔

۱ حضور ﷺ نے نبوت سے پہلے کبھی بھی بت پرستی نہیں کی۔

۲ حضور ﷺ نے نبوت آنے سے بیشتر کوئی ایسا کام نہیں کیا جس میں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہوتی ہو اور ایسا کبھی بھی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

یہی مثال اُن کی والدہ محترمہ پہ عائد ہوتی ہے جس میں انہوں نے کوئی ایسی چیز جو ماضی حال یا مستقبل میں اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہو کی ہو۔

ہماری کتاب رحمتہ للعالمین ایک نظر میں، جو حضور ﷺ کی رضاعی ماؤں کے متعلق ذکر ہے، وہ حاجی نواز صاحب کا لکھا ہوا ہے میں نے ویسے کا ویسا ہی شائع کر دیا۔ کیونکہ وہ

Marfat.com

اپنی بات اور جو عام کتابوں میں لکھا ہوا ہے اس پر بضد تھے، لیکن بعد میں میری اُن کے ساتھ ایک لمبی گفتگو ہوئی جس پر اُنہوں نے کہا کہ ملک صاحب آپ کے دلائل سننے کے بعد میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ ان دلائل میں بہت وزن ہے اور مجھے بھی دو تین بچوں کے علاوہ جن کو کہ رضاعی ماؤں نے دودھ پلایا اور کوئی واقعہ نظر میں نہیں آیا۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس الف لیلائی مؤرخ نے یہاں تک حساب رکھا کہ فلاں بچے کو فلاں لونڈیا نے ایک دن دودھ پلایا تو اُس کے لیے یہ ایک معمولی بات تھی کہ وہ مکہ شریف کے جتنے بھی بڑے لوگ تھے اُن کا بھی حساب کتاب درج کرتا، مگر ایسا کہیں نہیں ہوا عرب کے دوسرے شہروں کی تواریخ میں کہیں بھی ایسا نہیں پایا جاتا کہ عورتوں نے اپنی جسمانی خوبصورتی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے بچوں کو دودھ پلانے سے انکار کیا ہو۔

موجودہ چند ایک محققین کا کہنا ہے کہ رضاعی ماؤں کے گاؤں والے لوگ کیونکہ غریب تھے، لہٰذا مکہ معظّمہ کے امیر لوگوں نے یہ روایت نکالی کہ اس قبیلے کی مالی سرپرستی کرنے کے لیے دودھ خریدنے کا طریقہ اپنایا تھا میرے خیال میں اس بات میں کوئی وزن نہیں ہے کہ کسی کی غربت کی وجہ سے اُس قبیلے کے نومولود بچوں کو ماں کے آدھے دودھ سے محروم کر دیا جائے۔ آج کل بھی دنیا میں بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو بچوں کو ڈبوں وغیرہ کا دودھ پلاتی ہیں اور کچھ سالوں کے بعد خود کئی ایک بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔

دنیا کے تمام سائنسدان اس بات پہ متفق ہیں کہ ماں کے دودھ کے متبادل

Marfat.com

دنیا میں کوئی شئے نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ ہے کہ ہر بچے کی ضرورت اور پرورش کے مطابق اللہ تعالیٰ اُس کی والدہ کو دودھ عطا فرماتا ہے جس طرح دنیا کا ہر شخص ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے' اسی طریقے سے ہر ماں کا دودھ بھی مختلف ہوتا ہے جو صرف اُس بچے کے لیے ہوتا ہے جس کو اُس ماں نے جنم دیا ہے۔ اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ وہ عورت جو اپنے بچے کا دودھ بیچتی ہے اس کو کتنی مجبوری ہوگی اور کتنی تنگ دستی ہوگی کہ وہ اس کام کے لیے تیار ہو جائے۔ گویا تنگ دستی کی انتہا ہے تنگ دستی میں رہنے والی عورت کی خوراک اور ماحول وغیرہ کا اثر اُس کی دودھ کی نوعیت پر پڑتا ہے۔ اب سوچنا یہ ہے کہ کسی کی تنگ دستی سے اس طریقے سے فائدہ اُٹھانا کہاں کی انسانیت ہے۔ خداوند تعالیٰ کے احکام کے مطابق اور عام دستور کے لحاظ سے بچے کو دو سال تک دودھ پلانا چاہیے۔ اگر اس دوران میں عورت کو پھر حمل ہو جائے تو اس کے متعلق کیا احکامات ہیں میرے نظریے میں یہ بات بڑی سیدھی سادھی ہے کہ ایک غریب عورت جو بیچاری غربت کی وجہ سے اپنا دودھ بیچنے پر مجبور ہو گئی ہو حاملہ ہونے کے چند مہینوں کے بعد وہ تین بچوں کو کیسے خوراک مہیا کر سکتی ہے اس **Deficiency** کا اثر دونوں بچوں اور ہونے والے بچے پر بہت بری طرح ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کو کسی بھی صورت میں پسند نہیں ہو سکتا۔

یہ بات بھی پڑھنے میں آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی کوئی نبی چھوٹے موٹے خاندان میں پیدا نہیں کیا۔ نبی کی پیدائش اُس کی قوم اصلاح کے لیے ہوتی ہے اور اصلاح کا کام مشکل ترین کام ہوتا ہے کیونکہ نبی کی پیدائش سے پہلے جو بھی طاقتور

Marfat.com

طبقہ ہوتا ہے۔ وہ صراط مستقیم سے ہٹ جاتا ہے۔اُن طاقتور لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جو شخص اُن کو متنبہ کرتا ہے وہ کوئی عام شخص نہیں ہوسکتا، بلکہ وہ بھی ایک طاقتور طبقے سے تعلق رکھتا ہے،لہٰذا حضور ﷺ کے بچپن کے متعلق جو کچھ بھی کہا جارہا ہے وہ توبہ نعوذ باللہ اُن کی بے عزتی کے مترادف ہے

رسول اللہ ﷺ کی رضاعی مائیں اور بہن بھائی

والدہ محترمہ کے بعد دودھ پلانے والیاں

رضاعی مائیں، رضاعی بہن، بھائی

1۔ حضرت ثوبیہ (ابولہب کی لونڈی)

☆ حضرت ثوبیہ کی گود میں اس وقت حضرت مسروحؓ (ان کے بیٹے) تھے۔

☆ رسول اللہ ﷺ سے پہلے حمزہؓ کو دودھ پلایا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوسلمہؓ بن عبدالاسد کو دودھ پلایا۔

2۔ حضرت حلیمہ سعدیہ

☆ حضرت حلیمہ سعدیہ کی اولاد

1۔ عبداللہ۔

2۔ انیتہ۔

3۔ حذافہ یا جذفہ (لقب شیماؓ) رسول اللہ ﷺ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں،

Marfat.com

☆حضرت حلیمہ نے جن دوسرے بچوں کو دودھ پلایا۔

1۔حضرت حمزہؓ کو ایک دن دودھ پلایا (حضرت حمزہؓ سے دوہری رضاعت ہوئی)

2۔ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب۔

ان اصحاب کے علاوہ دودھ پلانے والی ماؤں کا ذکر کہیں اور موجود نہیں۔ خدا کی قسم میرے آقا محمد مصطفےٰ ﷺ رحمۃ للعالمین ابولہب (جو کہ اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا) کی لونڈیا حضرت ثوبیہ کا دودھ نہ تو پی سکتے ہیں اور نہ اللہ ان کو پلوا سکتا ہے۔

حضور رحمۃ العالمین ﷺ کی غربت کے متعلق تشریح اور حق مہر

<u>حضور ﷺ فرماتے ہیں غریب وہ ہوتا ہے جس کے پاس علم اور ایمان نہ ہو۔</u>

اس تشریح کے بعد میرے خیال میں اس معاملے پہ مزید لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے سوفی صدی ثابت ہو جاتا ہے کہ جو مصنف یا عالمِ دین حضور ﷺ کو غریب قرار دیتے ہیں وہ سراسر غلط کہتے ہیں۔ایسے ترجموں میں ہمیشہ ہمارے کتابی بھائیوں کا ہاتھ رہا ہے، جن کے ہاتھوں یہ مصنفین

Marfat.com

وغیرہ ORIENTALISTS کے ترجمہ یا ان کی تحقیق سے استعفادہ کرتے ہیں یا اس کے علاوہ کوئی چھپا ہاتھ ہے جو ان مصنفین سے حضور ﷺ کی کردار کشی کیلئے ایسی غلط باتیں لکھوا لیتے ہیں۔

☆20 نہایت اعلیٰ قسم کی اونٹنیاں

☆400 مثقال سونا

یہ وہ اشیاء ہیں جو حضور ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو نکاح کے موقع پر مہر کی صورت میں ادا کر دیں۔ جو شخص یہ ساری چیزیں جانتا ہے یا پڑھی ہوئی ہیں اور اسے معلوم ہیں کہ حضور ﷺ نے وہ حق مہر جو آج کل کئی لاکھوں روپے کے برابر بنتا ہے مہر کے موقع پر ادا کر دیں۔

☆ حواشی: 1) سیرت النبی ﷺ کامل از ابن ہشام جلد اول صفحہ 212

2) مدارج النبوی ﷺ از شیخ عبدالحق دہلوی صفحہ 38

ہمیشہ سے ایک دستور چلا آ رہا ہے کہ حق مہر دولہا کی مالی حیثیت کے مطابق اور دلہن کی ڈیمانڈ کے مطابق قائم کیا جاتا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق حق مہر کی رقم انسان کے Assets (اثاثہ جات) کی مالیت کا تقریباً 2 سے 3 فیصدی ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے جو مہر ادا کیا۔ اس کو اگر 50 سے ضرب دی جائے تو اندازاً مکمل اثاثہ سامنے آجاتا ہے جو کروڑوں میں بنتا ہے۔

ایک طرف تو یہ مال و دولت اور دوسری طرف بیوی کا مال و دولت، ان کو اگر ایک طرف اکٹھا کر لیا جائے اور دوسری طرف حضور ﷺ کے اثاثہ جات جو

Marfat.com

پہلے بیان کئے جا چکے ہیں وہ رکھ لئے جائیں تو بیلنس شیٹ یوں بنتی ہے کہ حضور ﷺ کی جائیداد آخری ایام میں تین اونٹ اور کچھ بھیڑ اور خچر وغیرہ رہ گئے تھے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بقایا کہاں گئے؟ جو بات میری ناقص عقل میں آتی ہے وہ یہ کہ نبوت کے بعد حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی وحی آئی تو ان میں سے ایک وحی یہ بھی تھی کہ جس میں لوگوں کو یہ کہا گیا تھا کہ جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے وہ بانٹ دو، وگرنہ ان سے چھین لو۔ لہٰذا اتنا کچھ کرنے کے بعد جو بچا تھا۔ ذاتی ضرورت کا رکھ کر بانٹ دیا گیا اور یہی صحیح اسلام ہے۔

اتنے عظیم کاروباری اور متمول انسان کو ایک غریب اور بے سہارا انسان بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ یہ صرف اور صرف حضور ﷺ کی کردار کشی کرنے کیلئے تمام واہیات اور من گھڑت غلط قسم کے واقعات گھڑے گئے ہیں۔ گھٹیا اور کمینے قسم کے بکاؤ مال جو اپنے آپ کو تاریخ دان کہتے ہیں تھوڑے سے معاوضے پر یہ حرکات کرتے رہے ہیں۔ یورپ کے مؤرخین تو اس سے زیادہ بدتمیزی کرتے ہیں جو میں لکھنا تو درکنار سوچ بھی نہیں سکتا۔

رحمۃ اللعالمین ﷺ اور ام المومنین ؓ کے نکاح سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ نکاح سے بیشتر لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں ..... گفتگو کر سکتے ہیں ..... لڑکی اپنی مرضی کے مطابق خود رشتہ مانگ سکتی ہے اور مانگا ..... خود حق مہر مانگ سکتی ہے اور دونوں یعنی لڑکا اور لڑکی آپس میں طے بھی کر سکتے ہیں۔ جہاں نہ کرنا چاہیں تو ان کے والدین یا ان کا کوئی نمائندہ ایسا کر سکتا ہے۔

Marfat.com

اب مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ وکیل کی آمد کس حالت میں اور کیونکر ضروری ہے؟ سب میں ضروری نہیں ہے۔ جہاں لڑکا اور لڑکی کے والدین معاملے کو آپس میں طے کریں تو وہاں ان کی حیثیت وکیل کی کہی جاسکتی ہے۔

25 سال کی عمر سے لیکر 40 سال کی عمر تک حضور ﷺ کا نام بڑے کاروباری لوگوں میں شامل ہوگیا تھا۔ اور اس کاروبار میں حضور ﷺ اور ام المومنین بی بی خدیجہؓ کی شراکت برابر قائم رہی۔

نبوت کے اعلان کے بعد حضور ﷺ نے نہ صرف اللہ کا پیغام لوگوں کو دیا، بلکہ حضور ﷺ نے اپنے کاربار کا بیشتر حصہ اور ام المومنین بی بی خدیجہؓ نے بھی اپنے کاروبار کا بیشتر حصہ اُن نومسلم غرباء پر اس طرح خرچ کیا کہ ان کو چھوٹے چھوٹے کاروبار کھلوا دیئے۔ غلاموں کو خرید کر نہ صرف آزاد کیا گیا، بلکہ ان کیلئے روٹی، کپڑے اور مکان کا بھی انتظام کیا گیا۔ جب آپ ایک بات غور سے دیکھیں گے کہ شروع شروع میں جو مسلمان ہوئے اور پہلے صحابہ کرام بنے، ان میں ماسوائے چند لوگوں کے باقی سارے غیر تعلیم یافتہ غلام تھے۔ ان پر سب سے پہلے حضور ﷺ اور بی بی خدیجہؓ نے اپنی دولت خرچ کی۔ بعد میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ اس کارِ خیر میں شامل ہوگئے۔ اور انہوں نے کسی مسلمان کو کسمپرسی کی حالت میں نہیں چھوڑا، بلکہ ہر لحاظ سے ہر قسم کی امداد کر کے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کیا۔

اسی دوران میں حضور ﷺ اور دیگر صحابہ کرام کا مقاطعہ کر دیا گیا اور ان

Marfat.com

لوگوں نے بیابان، صحرا اور کڑکتی دھوپ میں نہایت ہی سخت حالات میں تقریباً تین سال وہاں قیام کیا اور جو کاروبار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد بچا تھا ،اس میں بجائے اضافہ کے کمی واقع ہوگئی۔ ام المومنین حضرت خدیجہؓ اس زمانے میں شط العرب کی امیر ترین خاتون تھیں اور ساری زندگی نہایت آرام وآسائش سے گذاری تھی۔ انہیں تین سال تک یہ جبر وتشدد اور غیر انسانی سلوک برداشت کرنا پڑا اور انہوں نے اس کے خلاف ایک کلمہ تک نہیں کہا۔ وہیں پر آپؓ بیمار رہنے لگیں اور اس کے بعد کبھی صحت یاب نہ ہوئیں اور اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ گویا کہ دنیا کی پہلی مسلمان خاتون شط العرب کی امیر ترین خاتون ،رحمۃ للعالمین ﷺ کی زوجہ مطہرہ نے مالی اور جسمانی قربانی دیکر اسلام کی بنیاد رکھنے میں ایک عظیم کردار ادا کیا۔ یہ دو قربانیاں یعنی دولت اور جان بیک وقت ایک شخص نے اللہ کی راہ میں کی ہوں شاید ہی دنیا میں کہیں اور نظر آئی ہوں، لیکن اسلام کے ان تاریخ دانوں نے ان کو بھی صحیح مقام نہ دیکر ان کی بھی کردار کشی کی ہے۔

معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوتا، بلکہ کچھ لوگ تو اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ ان کے کہنے کے مطابق جس وقت حضرت جبرائیلؑ وحی لیکر تشریف لائے تو انہوں نے یہ وحی حضرت علیؓ کو دینے کی بجائے بھول کر حضرت محمد ﷺ کو دیدی۔ اس وقت حضرت علیؓ کی عمر دس سال تھی۔ گویا کہ بھول کر وحی ایک بچے کی بجائے ایک چالیس سالہ نوجوان کو دیدی گئی اور پھر یہ غلطی بیس بائیس سال تک چلتی رہی..... اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

درست ہی نہیں کروائی..... یہ بھی حضور ﷺ کی کردار کشی کا ایک طریقہ ہے۔
اللہ تعالیٰ انہیں حساب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مدینہ شریف میں حضور ﷺ کے پاس مندرجہ ذیل اشیاء اور جانور تھے۔

گھوڑے 7 عدد

خچر	5 عدد
گدھے	3 عدد
اونٹ	3 عدد

اور اسلحہ میں یہ چیزیں شامل تھیں:

تلواریں	9 عدد
زرہیں	7 عدد
کمانیں	4 عدد
ڈھالیں	2 عدد
نیزے	7 عدد

جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو ان کی دیکھ بھال کرنے کیلئے اور ان کے چارہ وغیرہ کا انتظام کرنے کیلئے نہ صرف ملازم درکار تھے، بلکہ ایک اچھی خاصی بڑی جگہ بھی درکار تھی۔ جب کہ ام المومنین کے اخراجات ان کے علاوہ تھے اس کے علاوہ ان کے گزارہ کیلئے باغ فدک بھی تھا۔ اس کی آمدنی بھی حضور ﷺ کو ملتی

Marfat.com

تھی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ حضور ﷺ نے دولت کو Accumulate (اکٹھا) نہیں کیا ہوا تھا۔ جو غیر اسلامی ہے بلکہ اتنے وسائل تھے کہ جس سے کہ ان کا گزارہ ہوتا رہا۔

رحمت للعالمین، مسجد نبوی اور جنت البقیع کی کردار کشی

ان الف لیلوی مؤرخین نے حضور ﷺ کی ازواج کو بھی نہیں بخشا۔ اُن کے متعلق تہمتیں لگائی گئیں۔ جن کی پاکیزگی کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گواہی دی۔ انہوں نے ان کے متعلق ایسی خراب احادیث بنا دیں کہ اس پر ایک ہندو نے ایک کتاب رنگیلا رسول کے نام سے شائع کر دی اور اس کتاب میں اُس نے اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں لکھی تھی۔ بلکہ صرف اور صرف احادیث لکھی تھیں۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے بے انداز ایسی احادیث کو غلط اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔

کہ رحمت للعالمین ﷺ نے توبہ نعوذ باللہ:

1. ماں کے دودھ کی بجائے غیر عورتوں کا دودھ پیا۔
2. بچپن میں اُونٹ چراتے رہے اور اس مزدوری کے پیسے توبہ نعوذ باللہ اپنے چچا کو دیتے رہے۔
3. بڑے ہوئے تو ایک بڑی عمر والی مالدار بیوہ عورت سے شادی کر لی وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

4. وہ بزرگ دوست (حضرت ابوبکر صدیقؓ جو حضور ﷺ کے نکاح کے گواہ تھے) تو بہ نعوذ باللہ اُن کو غاصب (مسلمان غاصب نہیں ہوتا) قرار دے دیا۔

5. حضرت عمر فاروقؓ جن کو کہ رحمت للعالمین ﷺ نے دعا مانگ کر اسلام قبول کروایا تھا اور جن کے اسلام قبول کرنے کے بعد پہلی مرتبہ کھلے میدان میں اذان دی گئی۔ اُن کی رحمت للعالمین ﷺ کی دختر نیک اختر سے تکرار دکھلا دی۔ ان کو بھی غاصب قرار دے دیا۔

6. حضرت عثمان غنیؓ جنھوں نے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بنوائی ہوئی مسجد نبوی کو اپنا مال و دولت خرچ کر کے دوگنا کیا جنھوں نے جنت البقیع کی زمین خرید کر دی جہاں نہ صرف رحمت للعالمین ﷺ کی ازواج بلکہ دختر نیک اختر فاطمۃ الزہراؓ، حضرت امام حسنؓ اور اُن کی اُولاد اور بیشتر صحابہ کرام دفون ہیں جنھوں نے اپنے تمام مال و دولت کی قربانی دے دی۔ اُن کو غاصب قرار دے دیا۔ گویا کہ تمام بزرگان اسلام جو جنت البقیع میں دفن ہوئے، تو بہ نعوذ باللہ غیر مسلم کی زمین کو جنت البقیع کا نام کیسے مل گیا۔ اگر وہ غیر مسلم تھے تو اُن کی مسجد نبوی کی ایکسٹینشن میں لوگ نماز کیوں پڑھ رہے ہیں۔ اگر وہ غیر مسلم تھے تو مسجد نبوی مسجد نہیں رہتی کیونکہ زمین کا مالک غیر مسلم ہے یہ وہی مومن ہیں جنھوں نے کہ اپنے تمام کاروبار جائدادیں ہر چیز چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت حبشہ کی اور دولت کی قربانی دی جو سب سے بڑی قربانی گنی جاتی ہے جو کہ حضرت عثمان غنیؓ نے کئی مرتبہ کی۔ ساری دولت کی قربانی دینے کے بعد آدمی کے پاس کچھ نہیں رہتا اور انہیں بھوک کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ بابا بلھے شاہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

بلھیا موتوں بھُک ری

راتیں کھا کے ستوں

دنیں فیر کھڑی

جس کا مطلب ہے کہ موت ایک دفعہ آجاتی ہے اور معاملہ ختم ہو جاتا ہے، لیکن بھوک ایک ایسی چیز ہے جو آتی ہے کھانا کھا کر اس کو ختم کرتے ہیں اور صبح پھر آجاتی ہے۔

اب سوچنا یہ ہے کہ رحمت للعالمین ﷺ کو اتنا نادار اور بے یارومددگار ہونے کی جو جھوٹی داستانیں بنا کر دکھلایا جاتا ہے اس کی وجہ کیا ہے

اگر آپ تیس چالیس سال یورپ میں رہے ہوں، تعلیم حاصل کی ہو یورپ اور اپنے شہر کے معززین اور پڑھے لکھے لوگوں سے آپ کے رابطہ ہو (جو کہ شاذ و نادر ہی ہم کو میسر آتے ہیں) یونیورسٹی کی ڈیبیٹ میں شامل ہوتے ہوں مختلف مذاہب کے لوگوں سے گفت وشنید ہوتی رہی ہو۔ اُن کے وہ سوالات جو کہ عام طور پر ہم نے یہاں پر یعنی کہ اپنے ملک میں کبھی نہیں سنے ہوتے، وہ نہ صرف سننے پڑتے ہیں، بلکہ ان کا جواب بھی دینا ہوتا ہے اور جواب معقول ہونا چاہیے یہ نہیں کہ ہم اُن سے گھسن مُکّی (ہاتھا پائی) ہو جائیں یہ مہذب لوگوں کا شعار نہیں ہے کچھ سوال جواب میں نیچے لکھ رہا ہوں۔

الف Rabbies (ربّی) جو کہ یہودیوں کے مولوی ہوتے ہیں، وہ اپنے مذہب کو ماں سے منسوب کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں فلاں یہودی کا بیٹا

Marfat.com

ہوں۔اُس کو یہودی نہیں مانتے، بلکہ سوال کرتے ہیں کہ آیا تیری ماں یہودن تھی یا نہیں؟اس کی وجہ ہزاروں سال پرانی ہے۔

ب یہودیوں کے عقیدے کے مطابق حضرت اسحاقؑ کی والدہ ایک شہزادی تھیں اور حضرت اسماعیلؑ کی والدہ بقول اُن کے ایک کنیز تھیں۔

ج حضرت موسیٰؑ نے پوری دنیا کو قانون عطا فرمایا جو ہمارے رحمتہ للعالمین ﷺ نے قرآن میں نقل کر دیا۔

د قرآن حکیم میں ہمارے رسول یعنی حضرت موسیٰ کا **Direct and Indirect** حالتوں میں کوئی پانچ سو مرتبہ ذکر آیا ہے۔آپ کے رسول اللہ ﷺ کا اتنا ذکر نہیں۔

ڈ ہمارے رسول یعنی کہ حضرت موسیٰ کو جب فرعون کی بیوی محل میں لے گئی اور بچے کے دودھ کے پلانے والی رضاعی ماں کا مسئلہ کھڑا ہو گیا۔مختلف عورتوں کو بلایا گیا،لیکن حضرت موسیٰؑ روتے رہے اور کسی بھی عورت کا دودھ پینے سے انکار کر دیا اور صرف اپنی ماں کا مقدس دودھ پیا۔جبکہ تمھارے رسول اللہ ﷺ نے خریدا ہوا دودھ اور لونڈیا کا دودھ پیا۔

ذ حضرت اسحاقؑ کی اُولاد میں سے تمام نبی آئے حضرت اسماعیلؑ سے صرف ایک یعنی کہ حضور ﷺ۔

ر تمھارے رسول ﷺ کا قبلہ اول یروشلم (بیت المقدس) کی طرف تھا جو کہ ہمارے رسول حضرت موسیٰؑ کا قبلہ تھا۔

Marfat.com

رضاعی مائیں

میں نے رحمت اللعالمین ﷺ کے متعلق مختلف مؤرخین کی بے بنیاد باتوں خاص طور پر وہ جس میں کہ حضور ﷺ کو نہایت غریب ظاہر کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں اور حضور ﷺ کی رضاعی ماؤں کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق میں نے مختلف مضامین میں بتایا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں باتیں صحیح نہیں ہیں اِس لیے میں اَب رضاعی ماؤں کا اَب چھوٹا سا مضمون لکھ رہا ہوں تا کہ کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو اور اگر ہے تو اِس کا ازالہ ہو جائے۔

حضور ﷺ کی ازواج کی تعداد عموماً بارہ (۱۲) بتائی جاتی ہے۔ اِسکے علاوہ گھوڑے، اُونٹ، بھیڑیں مختلف قسم کے جنگی اوزار باغِ فدک حضور ﷺ کے تمام مویشیوں اور اسلحہءِ نبوی کی لسٹ میری کتاب رحمت اللعالمین ایک نظر میں صفحہ ۳۲ تا ۳۴ میں دی گئی ہے۔ اِن تمام ازواج کا خرچہ اور دوسرے تمام اخراجات کو برداشت کرنے والا شخص کو غریب کہنا یا تو حماقت ہے یا کم عقلی یا پھر میرے حساب کے مطابق کردار کشی کی گئی ہے۔ حضور ﷺ اپنے تمام اخراجات پورا کرنے کے بعد جو کچھ بچتا تھا وہ اللہ کے نام پہ نیک کاموں پر خرچ کرتے تھے۔

جہاں تک تعلق رضاعی ماؤں کا ہے اسکے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس بہانے امیر مستورات اپنے جسم کی خوبصورتی کو محفوظ کرنے کے لیے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں بلکہ بچوں کو کسی اور عورت کے دودھ پر ڈال دیتی تھیں جسکا معاوضہ ادا کر دیا جاتا

Marfat.com

تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ امیروں کے نخرے ہوتے تھے جس سے کہ عوام کو متاثر کیا جاتا تھا کہ بچے کے والدین بہت رئیس ہیں۔ یہاں پر ایک بڑا (اختلاف)contradiction آجاتا ہے۔ایک طرف تو یہ بات ہے اور دوسری طرف رضاعی ماؤں میں سب سے غریب بی بی حلیمہ ہیں کہ اُن کی اُونٹنی سب سے کمزور ہے اور آخر میں اُن کو وہ بچہ ملتا ہے جو کہ سب بچوں کے چلے جانے کے بعد اکیلا رہ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ماں اپنے بچے کو تقریباً دو سال تک اپنا دودھ پلائے۔ میرا ایمانِ کامل ہے کہ رحمت اللعالمین ﷺ کی پیدائش سے لیکر اللہ کو پیارے ہونے تک آپ ﷺ سے کوئی ایسا عمل سرزد ہوا جس سے کہ اللہ کے اُس قرآن کی (جو لوح محفوظ میں ہے) حکم عدولی ہوئی ہو اور نہ ہی ایسی کوئی حکم عدولی آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سے ہوسکتی تھی۔ لہذا آپ ﷺ نے تقریباً دو سال تک اپنی والدہ محترمہ کا دودھ پیا۔ بعد میں آپ ﷺ کو بی بی حلیمہ اپنے ساتھ اپنے گاؤں لے گئیں تا کہ وہاں پر آپ ﷺ خالص عربی سیکھ سکھیں۔ اِس کا دودھ پلانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

رضاعی مائیں وہ ہوتی ہیں جو اپنے علاوہ دوسرے بچوں کو دودھ پلا کر اُسکا معاوضہ لیتی ہیں۔ آجکل پاکستان میں بچے کی پیدائش کے وقت آٹھ سے دس فیصد عورتیں فوت ہوجاتی ہیں خاص طور پر پہلے بچے کی پیدائش پر۔ بہت سی تحقیقات کرنے پر یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ آج سے چودہ پندرہ سال پہلے زچگی کے دوران ماؤں کی اموات ۲۵ فیصد سے بھی زیادہ ہوتی تھیں۔ جب ہر چوتھا بچہ کہ پیدائش سے ہی ماں

Marfat.com

کا دودھ میسر نہ آئے تو اُس کو بزرگ لوگ دوسری عورت سے قیمت طے کر کے دودھ پلا کر لیتے ہیں۔ بہت بڑے بڑے علمائے دین کا یہ فتویٰ ہے اور اِسکو سیدنا اِمام خمینیؒ نے بڑے تفصیل کے ساتھ فرمایا ہے چونکہ باپ Natural Guardian ہے اِس لیے باپ کو اپنی بیوی جو اُسکے بچے کی ماں بنتی ہے اُسکو دودھ کے پیسے دینے پڑیں گے۔ جس طرح بیوی کا حق مہر نان نفقہ اور جیب خرچ ہوتا ہے۔ امام صاحب مزید فرماتے ہیں کہ یہ جتنے بھی اخراجات ہیں جو خاوند بیوی کو دیتا ہے یہ پیسے حساب سے بالاتر ہیں۔ گویا خاوند بیوی سے اِسکا حساب نہیں مانگ سکتا۔ بیوی جس طرح چاہے اِسکو خرچ کر سکتی ہے یا جس کو چاہے دے سکتی ہے۔ ماں کے دودھ کے متعلق سیدنا امام خمینیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ماں اپنے دودھ کے پیسے جو وہ اپنے بچے کو پلائے گی زیادہ مانگے اُس صورت میں ماں کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق پیسے دیئے جائیں لیکن ادائیگی ضروری ہے۔

رضاعی مائیں صرف اُن بچوں کو دودھ پلاتی ہیں جس بچے کی والدہ فوت ہو گئی ہو یا جس کی چھاتیوں میں دودھ ختم ہو گیا ہو (ایسا کبھی دیکھنے میں نہیں آیا) والدہ کی موجودگی میں رضاعی ماں کا کسی غیر بچے کو دودھ پلانا قرآن حکیم کے احکامات کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ماں کم از کم دو سال تک بچے کو دودھ پلائے۔ اِس حکم کی خلاف ورزی قرآن حکیم کی خلاف ورزی سمجھی جائے گی جو کہ نہ ہی رحمۃ اللعالمین ﷺ کی والدہ سے ہو سکتی ہے اور توبہ نعوذ باللہ حضورؐ سے ہو سکتی ہے۔

یہودی کُتب میں بار بار اِس چیز کا ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت

Marfat.com

اسماعیلؑ تو بہ نعوذ باللہ ایک لونڈی کی اولاد تھے جبکہ حضرت اسحاقؑ کی والدہ شہزادی تھی یہودی مورخین نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بے بنیاد قسم کی کہانیاں گھڑ دیں اور یہاں تک کہہ دیا کہ حضرت عیسیٰؑ ایک اصطبل میں پیدا ہوئے تھے جبکہ ایک درخت جس کو اللہ نے اتنا جھکا دیا تھا کہ وہ خیمہ بن گیا تھا وہاں پر حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی اور یہودیوں نے اِسکو اصطبل بنا دیا۔ جس پہ کہ عیسائی بھی آج تک یقین رکھتے ہیں' اسی لیے اللہ تعالیٰ کے لیے یہ ضروری ہو گیا کہ اِسکی تردید قرآنِ حکیم میں کریں۔ ہم مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق ایک بڑے درخت کو اللہ تعالیٰ نے خیمے میں تبدیل کر دیا۔

اسی طرح سے یہودیوں اور عیسائیوں نے حضورؐ کی پیدائش اور دودھ کے معاملے کو حضرت موسیٰؑ کے واقعہ کے مدّ مقابل کر کے حضورؐ کے رُتبے کو حضرت موسیٰؑ سے کم ظاہر کیا ہے کہ حضورؐ نے مول کا اور لونڈی کے دودھ سے پرورش پاتے رہے جو کہ سراسر غلط ہے۔

جیسا کہ اوپر مفصل اور مکمل طور پر بیان کیا جا چکا ہے اس سے بغیر کسی شک و شُبہ کے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ دودھ والا قصّہ حضورؐ کی کردار کشی کے لیے گھڑا گیا ہے۔

رضاعی مائیں اور کردار کشی

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ رضاعی ماؤں کی ضرورت اس وقت پڑتی تھی جب

Marfat.com

دوران پیدائش بچہ زندہ رہ جائے اور زچہ فوت ہو جائے یا بچے کو دودھ پلانے کے عرصہ میں اس کی ماں فوت ہو جائے تو رضاعی ماں کی ضرورت پڑتی تھی۔ میرے اپنے خاندان میں جب میری نانی صاحبہ کے ہاں میری والدہ کی پیدائش ہوئی، اسی زمانے میں نانی جی کی ہمشیرہ جس کی گود میں ایک ننھا سا بیٹا تھا، وہ فوت ہو گئیں۔ چنانچہ وہ بچہ اور میری والدہ دونوں میری نانی کا دودھ پیتے تھے۔ اس طریقے سے میری نانی جی میرے ماموں صادق کی نہ صرف خالہ رہئیں بلکہ رضاعی ماں بھی ہو گئیں۔ اس دودھ کا معاوضہ نہ دیا گیا، نہ لیا گیا۔ دوسری قسم کی رضاعی مائیں اپنے دودھ کا معاوضہ لیتی ہیں۔ آج تک نہ میں نے کبھی سنا ہے، نہ کہیں درج ہے کہ اصل ماں نے جسم کی جوبصورتی کو بحال رکھنے کیلئے اپنے بچے کو دوسری عورت کا دودھ پلایا ہو۔

جوں جوں پیٹ کے اندر بچے کی پرورش ہوتی رہتی ہے، اسی حساب سے ماں کی چھاتیوں میں آہستہ آہستہ دودھ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس دودھ کے پیدا ہونے کی وجہ سے چھاتیاں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر اس بچے کی والدہ دودھ نہ پلائے تو اکثر ان عورتوں کی چھاتیوں میں کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وقت کے گزر جانے کے ساتھ چھاتیوں میں دودھ تو خشک ہو جاتا ہے، لیکن سائز (Size) میں کمی نہیں آتی۔ اس وجہ سے چھاتیاں ڈھلک جاتی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بچوں کو دودھ نہ پلانے والی عورتوں کے جسم کی خوبصورتی کا تعلق دودھ پلانے یا نہ پلانے سے نہیں ہے۔

Marfat.com

جس وقت عورت حاملہ ہوتی ہے تو دن بدن اسکا پیٹ پڑھتا جاتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد اس بڑھے ہوئے پیٹ پہ (Stretch Marks) جس کو ہماری عام زبان میں کھوگیاں بولتے ہیں پڑ جاتی ہیں۔ڈھلکے ہوئے پیٹ کا کسی حد تک علاج ممکن ہے اور یورپ میں اکثر کیا جاتا ہے۔بچوں کی پیدائش کے فوراً بعد چھوٹے سے بیگ جس میں گرم ریت پڑی ہوتی ہے وہ زچہ (جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو) کے پیٹ پر رکھ دیتے ہیں۔اور عورت سے کہا جاتا ہے کہ وہ بالکل نہ ہلے جلے نتیجتاً عورت کا پیٹ گرمائش اور وزن سے بہت حد تک سکڑ جاتا ہے۔چونکہ یورپ میں شلوار اور ناڑے کا رواج نہیں، بلکہ عورتیں سکرٹ پہنتی ہیں اگر عورت کا پیٹ بڑھا رہے تو اس عورت کو اپنے لیے نئے سائز (Size) کے سارے کپڑے خریدنے پڑھتے ہیں۔یہ مشکل کام ہے جبکہ ناڑا جہاں چاہیں Adjust کرلیں۔

ڈنٹیل میڈیسن میں ایک متل مشہور ہے۔ "A child costs the mother one tooth" اس کا مطلب یہ ہے کہ دوران حمل بچہ اپنے جبڑوں کے لئے Nutrition ماں کے دانتوں سے لیتا ہے۔عموماً ماں کی دھاڑ میں کے کوٹی (Cavity) ہو جاتی ہے۔جس کا پرانے وقتوں میں علاج میسر نہیں تھا، لہٰذا کچھ عرصے کے بعد اس داڑھ کو نکلوانا پڑتا تھا۔یہ بہت تکلیف دہ ہوتا تھا۔وہ قربانیاں جو ماں بچے کے ہوش سے قبل دیتی ہے۔اس کا معاوضہ عموماً بچے ادا نہیں کر سکتے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بچہ پیدا کرنے کے بعد عورت کے جسم کی خوبصورتی چاہے وہ بچے کو دودھ پلائے یا نہ پلائے پہلے کی طرح قائم نہیں رہتی۔ہمارے ملک میں بہت سی

Marfat.com

ایسی نسلیں ہیں جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک بچہ پیدا کرنے کے بعد پھیل جاتی ہیں۔ پھیلنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان عورتوں کے ان اجزا پہ بہت سا گوشت اکٹھا ہو جاتا ہے، جہاں نہیں ہونا چاہئے، یہ ایک سرسری نگاہ میں نظر آجاتا ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً 35 سال کی عمر میں پہنچتے ہیں تو ان کیز (Muscls) میں نرمی آجاتی ہے۔ اور یہ ڈھلک جانے کی وجہ سے موٹاپا پیدا ہو جاتا ہے۔ جسکو کہ کسی بھی لحاظ سے خوبصورتی نہیں کہا جاسکتا۔

بقول شخص رضاعی ماؤں سے دودھ پلوانا امارت کی نشانی ہے اور بقول ان کے کہ امیر عورتیں اپنے جسم کی خوبصورتی کو بحال رکھنے کیلئے ایسا کرتی ہیں۔

بہت بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ حضور سرور کائناتؐ بحیثیت شیر خوار بچے کے اتنے غریب (توبہ نعوذ باللہ) تھے کہ باقی سب بچوں کی رضاعی مائیں بچوں کو اونٹوں پہ سوار کروا کر اپنے گاؤں کو چلی گئیں۔ جبکہ اماں حلیمہ نے حضورؐ کو گود میں لے کر گدھے پر سوار ہو کر اپنے گاؤں کا رخ کیا۔ (Reference Urdu Encyclopedia) اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے ایسی من گھڑت جھوٹی داستان بنانے کا مقصد یہ تھا کہ رحمت للعالمینؐ کے بچپن کو اتنا غریب ظاہر کیا گیا ہے کہ باقی تو اونٹ کی سواریاں کریں اور حضورؐ کو گدھے پر چڑھا دیا ہے۔ حضورؐ سے اور حضورؐ کی والدہ سے بچپن میں وہ کام کروایا جو کہ اللہ کے حکم کے خلاف تھا۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا اور اوپر بھی بیان کیا جاچکا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو تقریباً دو سال کی عمر تک دودھ پلائیں۔ پھر

Marfat.com

ایسا لکھنا جونا ممکن ہی نہیں بلکہ ظلم ہے۔ایسی چیزیں لکھنے والے سے بہت بڑا گناہ سر زدہوا ہے۔

میں بہت سالوں سے پاکستان یورپ کے مختلف مما لک اورامریکا میں علماء دین اور Orientlists سے دوسرے معاملات کے علاوہ اس پر بھی گفتگو کرتا رہا ہوں کہ کیا ایسا ممکن ہوسکتا ہے بجائے اس کے کہ وہ مجھے قائل کریں وہ خود یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ دودھ پلانے کا واقعہ شائد درست نہیں۔اوراس فیشن کی تصدیق کرنے کیلئے کسی شخص کا یہ لکھ دینا کہ دودھ پلوانے کا رواج عام تھا،اور دو تین ناموں کا ذکر کر دیا گیا۔ یہ کہیں بھی نہیں لکھا ہوا پایا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ،حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ،حضرت علی مرتضیٰؓ،حضرت امام حسنؓ،حضرت امام حُسینؓ یاان میں سے کسی کی اولادوں نے یا کسی اور صحابہ کرام نے یہ مول کا دودھ پیا ہو۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ دودھ پلوانے کا رواج ایسے تیس فی صد بچوں کے لیے تھا،جن کی پیدائش کے دوران ان کی مائیں فوت ہوجاتی تھیں۔

جن صحابہ کرامؓ کا ذکر میں نے کیا ہے ان میں سے کسی کی بھی والدہ دوران زچگی فوت نہیں ہوتی ،لہٰذا مول کے دودھ کی کبھی ضرورت نہیں پڑی، ورنہ سینکڑوں کتابوں میں ایک بہت لمبی چوڑی لسٹ (List) بنی ہوتی جو کہیں بھی نظر نہیں آتی۔

چند ہفتوں کی بات ہے کہ میں نے ایک پڑھے لکھے صاحب سے درخواست کی کہ وہ رضاعی ماؤں کے سلسلے میں تحقیقات کریں کہ دو تین باعزت اصحاب کے علاوہ اور بھی اس زمانے کے لوگوں کی کسی رضاعی ماں کے متعلق کسی تحریر

Marfat.com

میں ان کا ذکر موجود ہے۔اگر ہے تو کہاں ہے۔انہوں نے چند کتب کا حوالہ دیا جن میں ایک کتاب رحمتہ للعالمین ؐبھی شامل تھی جس کی تصنیف اس خادم نے کی ہوئی ہے۔اس کتاب میں بھی رضاعی ماؤں کا ذکر موجود ہے،لیکن یہ Information حاجی نواز صاحب نے مختلف کتابوں میں سے اکھٹی کی تھی۔جس کا ذکر میں نے پیش لفظ میں کر دیا ہے۔میں نے حاجی نواز صاحب سے بھی اس معاملے پر گفتگو کی ہے جنہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ رضاعی ماؤں کے متعلق میرے خیالات میں بڑا وزن ہے،اور اس پر دوبارہ غور سے مطالعہ کریں گے۔ابھی تک ان کو اور دوسرے احباب کو کوئی ایسی چیز نہیں مل سکی جس سے یہ ظاہر ہو کہ اہل قریش میں دو تین اصحاب کے علاوہ کہیں بھی کسی اور کا ذکر مول کے دودھ کے حوالے سے کیا گیا ہو۔جس کا ذکر میری کتاب رحمتہ للعالمین ایک نظر میں کے صفحہ نمبر 4 پر یوں درج ہے۔

حضرت موسیٰؑ کا واقع اور رضاعی ماں

جب فرعون کو یہ پتا چلا کہ بنو اسرائیل قوم میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا جو اُس کے اقتدار کو نہ صرف چیلنج کرے گا' بلکہ ختم بھی کر دے گا تو اُس نے تمام بنی اسرائیل کے نومولود لڑکوں کو قتل کروانا شروع کر دیا اور یہ ظلم وستم جاری تھا کہ ایک دن فرعون کے محل کے پاس جو کہ دریا کے کنارے پہ بنا ہوا تھا ایک نومولود بچہ جس کا کھٹولا لکڑی

Marfat.com

کے مچان پہ باندھا ہوا تھا کنارے سے لگ گیا۔اس کو لونڈیاں اُٹھا کر محل میں ملکہ کے پاس لے گئیں۔بچے کی معصومیت اور پیاری شکل کے باعث ملکہ نے بچہ گود لے لیا اور فرعون سے اس کی اجازت لے لی۔

اب ایک مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ بچے کو بھوک لگتی ہے اور وہ رونا شروع کر دیتا ہے۔بہت سی عورتوں کو دودھ پلانے کے لیے محل میں بلایا جاتا ہے۔لیکن بچہ رضائے الٰہی کی وجہ سے ہر عورت کا دودھ پینے سے انکار کر دیتا ہے۔قصہ مختصر اُس بچے کی والدہ کو بحیثیت دودھ پلانے والی عورت کے لایا جاتا ہے اور وہ بچہ اُس عورت کا دودھ قبول کر لیتا ہے اور پی لیتا ہے اور کسی کو اس بات کا شک نہیں ہوتا کہ وہ محترمہ اُس بچے کی ماں ہے۔اس واقعہ کو مختصراً عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بچے کو کسی اور عورت کے دودھ نہ پینے کے حکم کا کیا مقصد تھا؟ اس کی ایک خاص وجہ ہے، وہ یہ ہے کہ نبی اور رسول نہایت ہی برگزیدہ اور اہم ہستیاں ہوتی ہیں اور اُتنا ہی اہم اور مقدس دودھ اللہ تعالیٰ اُن کی ماؤں کو بخشتا ہے اور یہ نبی صرف وہی دودھ پی سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ خاص اُن کے لیے اُن کی ماؤں کو بخشتا ہے۔یہ نہیں ہو سکتا کہ آج ایک کا پی لیا کل دوسری رضاعی ماں کا پی لیا اور تیسرے دن تیسری ماں کا پی لیا اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ رضاعی ماں والی روایت صرف اور صرف حضور ﷺ کی شخصیت کو کم کرنے کے مترادف ہے بلکہ بے عزتی ہے۔

بات دراصل یوں ہے کہ اس گاؤں کے لوگوں کی عربی اور عربی کا تلفظ پورے عرب میں مشہور تھا۔عرب کے رؤسا اپنے بچوں کی عربی زبان کی تربیت وغیرہ

Marfat.com

کے لیے اپنے بچوں کو اس گاؤں میں بھیجا کرتے تھے اور اُس کا معاوضہ اور ان بچوں کی خوراک کے پیسے ادا کرتے تھے، لہٰذا یہ ممکن ہے کہ حضرت بی بی حلیمہ رحمتہ للعالمینؐ سے اچھی اور اعلیٰ عربی میں بات چیت کرتی ہونگی اور یہ ہے بھی صحیح حضور ﷺ کے متعلق یہ بھی لکھا گیا ہے کہ وہ بچپن سے ہی اونٹوں کو چرایا کرتے تھے اور اُس کی مزدوری اپنے کسی قریبی رشتے دار کو دے دیتے تھے یہ کہنا بھی سراسر غلط ہے کیونکہ حضور ﷺ ہوش سنبھالنے کے بعد کاروبار کرنے اور کاروبار سنبھالنے کے طریقوں سے آگاہ ہوتے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ اُن کی ملاقات اُم المومنین حضرت بی بی خدیجہ سے ایک نہایت کامیاب اور نہایت ہی ایماندار شریف النفس کامیاب کاروباری نوجوان کی حیثیت سے ہوئی تھی۔

رضاع کا بیان

آپ ﷺ کی پیدائش کی خوش خبری ثوبیہ نے ابولہب کو پہنچائی تو اس نے اس خوشی میں ان کو آزاد کر دیا۔ ان ثوبیہ نے ہی آپ ﷺ کو پہلے پہل دودھ پلایا۔ کسی نے ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ بولا" جہنم میں ہوں، ہاں! پیر کے دن میرے عذاب میں کچھ کمی ہو جاتی ہے، اور دونوں اُنگلیوں کے درمیان سے کچھ پانی چوستا ہوں" اور اس نے اپنی انگلی کے سرے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: اس کا سبب نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنانے پر میرا ثوبیہ کو آزاد کرنا اور اس کا آپ ﷺ کو دودھ پلانا ہے۔

Marfat.com

علامہ ابنِ جوزیؒ فرماتے ہیں: "جب ابولہب کافر کا جس کی قرآن نے مذمت بیان کی ہے آپ ﷺ کی ولادت پر خوش ہونے کی وجہ سے یہ حال ہے، تو آپ ﷺ کی امت کے اس موحد مسلمان کا کیا کہنا جو آپ ﷺ کی ولادت پر مسرور اور خوش ہے۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے بعد ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثوبیہ نے سب سے پہلے آپ ﷺ کو اپنے لڑکے مسروح کے ساتھ دودھ پلایا اور انھوں نے رسول ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ اور ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی کو بھی اپنے لڑکے مسروح کے ساتھ دودھ پلایا۔

مصنف نے اولاً تو ابن الجوزی کے اس قول کا حوالہ نقل نہیں کیا۔ ثانیاً اگر یہ ثابت بھی ہو تو ابن الجوزی کے اس استدلال کی بنیاد ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے خواب میں دیکھے جانے والے اس واقعہ پر ہے جس کا ذکر خود مصنف نے بھی سطورِ بالا میں کیا ہے۔ لیکن یہ بھی بلا حوالہ ہے۔ البتہ اختلافِ الفاظ کے ساتھ یہ واقعہ صحیح بخاری میں یوں مذکور ہے۔

"عروہ کہتے ہیں: ثوبیہ، ابولہب کی لونڈی تھیں، انہیں ابولہب نے آزاد کر دیا۔ پھر انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے خواب میں بری حالت مین دیکھا اور پوچھا" تجھ سے کیا معاملہ کیا گیا؟" اس نے جواب دیا:" جب سے تم سے جدا ہوا ہوں، سخت عذاب میں مبتلا ہوں۔ ہاں ثوبیہ کے آزاد کرنے کی وجہ سے تھوڑا سا پانی پلایا جاتا ہوں!"

Marfat.com

(بحوالہ: مختصر سیرۃ الرسول از الشیخ عبداللہ بن شیخ محمد بن عبدالوھاب، اردو ترجمہ: محمد مدنی حافظ عبدالغفور)

تبصرہ:

1. ابولہب کی لونڈیا کا ایک بچہ جس کا نام مسروح تھا اُس کا باپ کون تھا؟
2. سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ابولہب کی لونڈیا نے صرف مسلمان بچوں (حضرت امیر حمزہ، ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی) کو دودھ کیوں پلایا؟ اور اس کے پاس اتنا دودھ کہاں سے آیا؟
3. اندازہ کیجئے کہ ابولہب کے خاندان میں کسی شخص کو جس کا کہ نام نہیں دیا گیا خواب میں ابولہب آتا ہے اور ان کی گفتگو ہوتی ہے ایک دوسرے کا حال احوال پوچھتے ہیں، لیکن رشتے دار کا نام کہیں بھی درج نہیں ہے۔ کہ کون سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے راوی کی جہنم میں ابولہب سے گفتگو ہوئی۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو آج تک اسلام میں حضرت آدم سے لے کر حضور ﷺ تک کبھی رونما نہیں ہوا۔
4. اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ بی بی ثوبیہ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کو دودھ پلایا جبکہ مولانا مودودی اپنی کتاب سیرۃ النبی جلد دوئم میں لکھتے ہیں:

بکثرت روایات میں بی بی آمنہ کا یہ بیان بھی نقل ہوا ہے کہ جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے اندر سے نور نکلا ہے جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے ہیں۔ بیقی اور ابن عبدالبر نے عثمان بن ابی العاص الثقفی کی ماں کا بیان نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت کے وقت وہ بی بی آمنہ کے پاس موجود تھی۔ اس

Marfat.com

وقت جدھر نظر جاتی تھی نور ہی نور نظر آتا تھا۔ ولادت کے وقت دایہ کی خدمت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ شفاء بنت عوف بن عبدالحارث زُہری نے انجام دی۔

پیدائش کے ساتویں روز جناب عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا عقیقہ کیا اور قریش کے لوگوں کو کھانے کی دعوت دی۔ کھانے کے بعد لوگوں نے پوچھا "اے عبدالمطلب، آپ نے اپنے جس بیٹے کے لیے ہماری یہ ضیافت کی ہے، اس کا نام کیا رکھا ہے؟" انھوں نے کہا میں نے اس کا نام محمد ﷺ رکھا ہے۔ لوگ کہنے لگے آپ نے اپنے خاندان کے دوسرے لوگوں کے ناموں سے مختلف نام کیسے رکھ دیا۔

جناب عبدالمطلب نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آسمان میں اللہ اور زمین میں خلق اس کی تعریف کرے۔

(بحوالہ: سیرۃ النبیؐ جلد دوم، مولانا مودودی)

اس سے اس بات کا مکمل ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ بوقت پیدائش رحمتہ للعالمین ﷺ بی بی ثوبیہ وہاں پہ موجود نہیں تھیں۔

بچے کی پیدائش کے تقریباً پندرہ منٹ بعد ماں کا دودھ پلایا جاتا ہے، یہ وہ پندرہ منٹ ہوتے ہیں جس میں زیچہ و بچہ کو صاف کیا جاتا ہے، لہٰذا وہاں والدہ کے دودھ کے علاوہ اور کوئی چیز میسر نہیں ہو سکتی۔

رحمۃ للعالمین ﷺ کو جنم دینا اور پالنا (دودھ پلانا) ایک عظیم اعزاز کی بات ہے اور یہ اعزاز تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔

جناب عبداللہ شادی کے وقت نوجوان تھے۔ اور اپنے کاروبار کی انہوں نے

Marfat.com

ابھی ابتدا ہی کی تھی کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ اس لیے وہ اپنے یتیم بچے اور اپنی بیوہ کے لیے کوئی بڑی دولت چھوڑ کر نہ جا سکے۔ ابن سعد کا بیان ہے کہ انہوں نے پانچ اونٹ، بکریوں کا ایک ریوڑ، اور ایک لونڈی ترکہ میں چھوڑی تھی۔ لونڈی وہی اُمِ ایمن تھیں جنہوں نے بڑی محبت سے حضور ﷺ کو پالا۔ ان کا اصل نام برکہ تھا اور حبشی النسل تھیں۔ بعد میں حضور ﷺ نے ان کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارثہ سے کیا جن سے اُسامہؓ بن زید پیدا ہوئے۔

حیات طیبہ کی اسی غریبانہ زندگی کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے کہ:

ترجمہ: اور اللہ نے تم کو غریب پایا پھر غنی کر دیا۔

(بحوالہ: سیرۃ النبیؐ جلد دوم، مولانا مودودی)

اسی آیت کا ترجمہ مولانا امین احسن اصلاحی مرحوم یوں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: اور محتاج پایا تو کیا غنی نہیں کیا۔

اس میں خاص طور پر نوٹ کرنے والی چیز یہ ہے کہ مولانا مودودی صاحب ترجمے میں حضور ﷺ کو غریب بتاتے ہیں اور لکھتے غریب پایا تو غنی نہیں کیا۔

جبکہ مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں۔ اور محتاج پایا تو غنی نہ کیا۔

غریب اور محتاج میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے مولانا مودودی صاحب اسی تفسیر میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت عبدالمطلب نے ساتویں روز عقیقے پہ تمام اہل قریش کی دعوت کی جو شخص اپنے بیٹے کے عقیقے پہ اتنی بڑی دعوت کرتا ہے۔ اس کو مولانا

Marfat.com

مودودی صاحب کیسے غریب کہہ سکتے ہیں۔

غریب کا اُلٹ امیر ہوتا ہے۔

محتاج کا اُلٹ غنی ہوتا ہے۔

اگر کسی بچے کے بچپن میں والدین فوت ہو جائیں تو وہ یتیم نہیں محتاج بھی ہو جاتا ہے باوجود اس کے کہ اس بچے کے پاس خواہ کتنی ہی جائیداد کیوں نہ ہو اگر کوئی شخص زیادہ بیمار ہو جائے۔

اس کی بینائی جاتی رہے۔

فالج ہو جائے۔

یہی نہیں بلکہ اگر جسم کے ایک دو حصے بیکار ہو جائیں، وہ بھی محتاج ہو جاتا ہے محتاجی کا تعلق دولت سے نہیں ہے۔

ویسے کسی نہ کسی معاملے میں دنیا کا ہر شخص محتاج ہوتا ہے (Dependent) ہوتا ہے۔

غزوہ خیبر ۷ ہجری

اس غزوہ کو کئی کتابوں میں اس طریقے سے لکھا گیا ہے کہ اس غزوہ میں ایک قلعہ کو فتح کرنے کے لیے رحمتہ للعالمین ﷺ نے سب سے پہلے حضرت سیدنا ابوبکر

Marfat.com

صدیقؓ کو علم دے کر حملہ کے لیے بھیجا، لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ دوسرے روز رحمتہ للعالمین ﷺ نے حضرت عمر خطابؓ کو علم دے کر مجاہدین کے ساتھ حملہ کے لیے روانہ کیا، لیکن کامیابی نہیں ہوئی، اس طریقے سے تیسرے دن بھی حضرت عثمان غنیؓ کی قیادت میں حملہ کیا گیا اور کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ ہر روز ہر حملے میں مسلمان شہید ہوتے رہے، لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ ان کتابوں میں مزید لکھا گیا ہے کہ رحمتہ للعالمین ﷺ نے تیسرے روز شام کو یہ اعلان کیا کہ کل صبح میں اس شخص کو علم دوں گا جو کہ فتح اور کامرانی سے ہمکنار ہوگا۔ چوتھے روز ان مؤرخین (جو کہ کوئی مؤرخ نہیں تھے بلکہ الف لیلوی داستانیں لکھنے والے تھے) کے مطابق جھنڈا حضرت علیؓ کو سونپا گیا۔ اور اُنہوں نے قلعے کا دروازہ اُکھاڑ کر پھینک دیا۔ کسی صحابیؓ نے حضور ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے پہلے روز ہی حضرت علیؓ کو علم کیوں نہیں سونپ دیا تو توبہ نعوذ باللہ من ذالک حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں پہلے تینوں صحابہ اکرامؓ کو یہ بات باور کروانا چاہتا تھا کہ جو کام تم سے نہیں ہوسکا وہ حضرت علیؓ سرانجام دیں گے۔ یہ غزوہ سات ہجری میں وقوع پذیر ہوا تھا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت علیؓ کی عمر 23,24 سال تھی۔ رحمت للعالمین ﷺ نے حضرت علیؓ کے سپرد تعلیم اور تدریس کا کام چھوڑا جو کہ سب سے اہم ترین شعبہ ہے۔ اور حضرت علیؓ مرتے دم تک آپ ﷺ کی یہ خواہش پوری کرتے رہے۔ جن لوگوں نے حضرت علیؓ کی یونیورسٹی میں تعلیم پائی اور بعد میں حضرت علیؓ لوگوں کو خود تعلیم دیتے رہے اسی سلسلے کا نتیجہ تھا کہ بعد میں بغداد دنیا کے علم کا مرکز بنا اور اس کی لائبریری دنیا کی سب سے بڑی

Marfat.com

لائبریری بن گئی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے تو بہ نعوذ باللہ خاکم بدہن کہ رحمت للعالمین ﷺ نے حضرت علیؓ کی برتری دکھانے کے لیے کئی لوگ مروا دیئے۔ کیا کوئی ذی ہوش انسان ایسی گری ہوئی حرکت حضور ﷺ سے وابستہ کر سکتا ہے؟

یہی الف لیلوی مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں، بلکہ بعد میں ان کی احادیث بھی بنادی گئیں۔

مجھے تو آج تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ صحابہ کرام میں کس کا درجہ زیادہ ہے اور کس کا کم ہے۔ ہر فرقے کے لوگ اس کو مختلف انداز میں اور اس کے مختلف معنی بیان کر دیتے ہیں۔

(کیا یہ جو باتیں حضور ﷺ کے نام لگائی جاتی ہیں۔ کیا ان کے متعلق کوئی وحی آئی تھی اتنی بڑی باتوں کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہونا تھا یہ وہ چیزیں ہیں جس سے کہ اسلام کا مکمل نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔)

کیا وجہ ہے کہ نبوت کے اعلان کے بعد اتنی بڑی باتوں کو بیس سال تک بتایا ہی نہیں گیا۔ حتیٰ کہ حج الوداع کے خطبہ میں حضور ﷺ نے اس کے برعکس باتیں کیں۔

عربی کو عجمی پہ فوقیت نہیں
عجمی کو عربی پہ فوقیت نہیں
اللہ کے نزدیک وہ شخص بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے

سوال اگر تو بہ نعوذ باللہ حضور ﷺ ایسی باتیں اعلان نبوت سے پہلے کرتے کہ حضرت علیؓ اس وقت کے تمام لوگوں سے اعلیٰ ہونگے اور ان کی اُولاد باقی سب کی

Marfat.com

اُولاد سے بہتر ہوگی تو وہ سوسائٹی جو سرمایا دارانہ نظام پہ مبنی تھی اس میں سے کوئی شخص مسلمان نہ ہوتا۔ یہ حضور ﷺ کی بڑی کردار کشی ہے کہ ان کے بارے میں یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو ایمان لانے کی دعوت دینے میں بغض سے کام لیا اور بہت کچھ چھپائے رکھا توبہ نعوذ باللہ ایسی باتیں حضرت علیؓ کی عظمت کو بھی بہت بُری طرح نقصان پہنچاتی ہیں۔ اسلام ایک مساوات کا مذہب ہے اور اس مساوات پہ اسلامی انقلاب دنیا میں برپا ہوا اور جب سے ہم نے اس مساوات کے نظام کو چھوڑا تو اسلام کی اشاعت اُسی وقت رُک گئی۔

Marfat.com

رحمۃ العالمین ﷺ کی شان میں دنیا کے مختلف مشہور لوگوں کے خیالات ان کے اصل الفاظ میں درج کر رہا ہوں۔

What They Say (I)
The Prophet of Islam

During the centuries of the crusades, all sorts of slanders were invented against Prophet MUHAMMAD (P.B.U.H). But with the birth of the modern age, marked with religious tolerance and freedom of thought, there has been a great change in the approach of Western authors in their delineation of his life and character. The views of some non-Muslim scholars regarding Prophet MUHAMMAD (P.B.U.H), given at the end, justify this opinion. But the West has still to go a step forward to discover the greatest reality about MUHAMMAD (P.B.U.H) and that is his being the true and the last Prophet of God for the whole humanity. In spite of all its objectivity and enlightenment there has been no sincere and objective attempt by the West to understand the Prophet Hood of MUHAMMAD (P.B.U.H). It is so strange that very glowing tributes are paid to him for his
Integrity and achievement but his claim of being the Prophet of God has been rejected explicitly or implicitly. It is here that a searching of the heart is required, and a review of the so-called objectivity is needed. The following glaring facts from the life of MUHAMMAD (P.B.U.H) have been furnished to facilitate an unbiased, logical and objective decision regarding his Prophet Hood.

Up to the age of forty, MUHAMMAD (P.B.U.H) was not known as a statesman, a preacher or an orator. He was never seen discussing the principles of metaphysics, ethics, law, politics, economics or sociology. No doubt he possessed an excellent character, charming manners and was highly cultured. Yet there was nothing so deeply striking and so radically extraordinary in him that would make men expects

Marfat.com

something great and revolutionary from him in the future. But when he came out of the Cave (HIRA) with a new message, he was completely transformed. Is it possible for such a person of the above qualities to turn all of a sudden into 'an impostor' and claim to be the Prophet of Allah and invite all the rage of his people? One might ask: for what reason did he suffer all those hardships? His people offered to accept him as their King and he would leave the preaching of his religion. But he chose to refuse their tempting offers and go on preaching his religion single-handedly in face of all kinds of insults, social boycott and even physical assault by his own people. Was it not only God's support and his firm will to disseminate the message of Allah and his deep-rooted belief that ultimately Islam would emerge as the only way of life for humanity, that he stood like a mountain in the face of all opposition and conspiracies to eliminate him? Furthermore, had he come with a design of rivalry with the Christians and the Jews, why should he have made belief in Jesus Christ and Moses and other Prophets of God (peace be upon them), a basic requirement of faith without which no one could be a Muslim? Is it not an incontrovertible proof of his Prophet hood that in spite of being unlettered and having led a very normal and quiet life for forty years, when he began preaching his message, all of Arabia stood in awe and wonder and was bewitched by his wonderful eloquence and oratory? It was so matchless that the whole legion of Arab poets, preachers and orators of the highest calibre failed to bring forth its equivalent. And above all, how could he then pronounce truths of a scientific nature contained in the Quran that no other human being could possible have developed at that time? Last but not least, why did he lead a hard life even after gaining power and authority? Just ponder over the words he uttered while dying: "We the community of the Prophets are not inherited. Whatever we leave is for charity."

As a matter of fact, MUHAMMAD (P.B.U.H) is the last link of the chain of Prophets sent in different lands and times since the very beginning of the human life on this planet. Read the following writings of the Western authors:

Marfat.com

"If greatness of purpose, smallness of means, and astounding results are the three criteria of human genius, who could dare to compare any great man in modern history with MUHAMMAD (P.B.U.H)? The most famous men created arms, laws and empires only. They founded, if anything at all, no more than material powers which often crumbled away before their eyes. This man moved not only armies, legislations, empires, peoples and dynasties, but millions of men in one-third of the then inhabited world; and more than that, he moved the altars, the gods, the religions, the ideas, the beliefs and souls. . . his forbearance in victory, his ambition, which was entirely devoted to one idea and in no manner striving for an empire; his endless prayers, his mystic conversations with God, his death and his triumph after death; all these attest not to an imposture but to a firm conviction which gave him the power to restore a dogma. This dogma was twofold, the unity of God and the immateriality of God; the former telling what God is, the latter telling what God is not; the one overthrowing false gods with the sword, the other starting an idea with words."

"Philosopher, orator, apostle, legislator, warrior, conqueror of ideas, restorer of rational dogmas, of a cult without images; the founder of twenty terrestrial empires and of one spiritual empire, that is MUHAMMAD (P.B.U.H). As regards all standards by which human greatness may be measured, we may well ask, is there any man greater than he?"

Lamartine, HISTOIRE DE LA TURQUIE, Paris, 1854, Vol.II, pp. 276-277.

"It is not the propagation but the permanency of his religion that deserves our wonder, the same pure and perfect impression which he engraved at Mecca and Medina is preserved, after the revolutions of twelve centuries by the Indian, the African and the Turkish proselytes of the Koran. . . The Mahometans have uniformly withstood the temptation of

Marfat.com

reducing the object of their faith an devotion to a level with the senses and imagination of man. 'I believe in One God and Mahomet the Apostle of God' is the simple and invariable profession of Islam. The intellectual image of the Deity has never been degraded by any visible idol; the honours of the prophet have never transgressed the measure of human virtue, and his living precepts have restrained the gratitude of his disciples within the bounds of reason and religion."

Edward Gibbon and Simon Ocklay, HISTORY OF THE SARACEN EMPIRE, London, 1870, p. 54.

"He was Caesar and Pope in one; but he was Pope without Pope's pretensions, Caesar without the legions of Caesar: without a standing army, without a bodyguard, without a palace, without a fixed revenue; if ever any man had the right to say that he ruled by the right divine, it was Mohammed, for he had all the power without its instruments and without its supports."

Bosworth Smith, MUHAMMAD (P.B.U.H) (P.B.U.H) AND MUHAMMAD (P.B.U.H)ANISM, London, 1874, p. 92.

"It is impossible for anyone who studies the life and character of the great Prophet of Arabia, who knows how he taught and how he lived, to feel anything but reverence for that mighty Prophet, one of the great messengers of the Supreme. And although in what I put to you I shall say many things which may be familiar to many, yet I myself feel whenever I re-read them, a new way of admiration, a new sense of reverence for that mighty Arabian teacher."

Annie Bésant, THE LIFE AND TEACHINGS OF MUHAMMAD (P.B.U.H), Madras, 1932, p. 4.

Marfat.com

"His readiness to undergo persecutions for his beliefs, the high moral character of the men who believed in him and looked up to him as leader, and the greatness of his ultimate achievement - all argue his fundamental integrity. To suppose MUHAMMAD (P.B.U.H) an impostor raises more problems than it solves. Moreover, none of the great figures of history is so poorly appreciated in the West as MUHAMMAD (P.B.U.H)."

W. Montgomery Watt, MUHAMMAD (P.B.U.H) AT MECCA, Oxford, 1953, p. 52.

"MUHAMMAD (P.B.U.H), the inspired man who founded Islam, was born about A.D. 570 into an Arabian tribe that worshipped idols. Orphaned at birth, he was always particularly solicitous of the poor and needy, the widow and the orphan, the slave and the downtrodden. At twenty, he was already a successful businessman, and soon became director of camel caravans for a wealthy widow. When he reached twenty-five, his employer, recognizing his merit, proposed marriage. Even though she was fifteen years older, he married her, and as long as she lived, remained a devoted husband.

"Like almost every major prophet before him, MUHAMMAD (P.B.U.H) fought shy of serving as the transmitter of God's word, sensing his own inadequacy. But the angel commanded "Read." So far as we know, MUHAMMAD (P.B.U.H) was unable to read or write, but he began to dictate those inspired words which would soon revolutionize a large segment of the earth: "There is one God."

"In all things MUHAMMAD (P.B.U.H) was profoundly practical. When his beloved son Ibrahim died, an eclipse occurred, and rumours of God's personal condolence quickly arose. Whereupon MUHAMMAD (P.B.U.H) is said to have announced, "An eclipse is a phenomenon of nature. It is foolish to attribute such things to the death or birth of a human being." "At MUHAMMAD 's (P.B.U.H) own death an attempt

Marfat.com

was made to deify him, but the man who was to become his administrative successor killed the hysteria with one of the noblest speeches in religious history: "If there are any among you who worshipped MUHAMMAD (P.B.U.H), he is dead. But if it is God you worshipped, He lives forever."

James A. Michener, "ISLAM: THE MISUNDERSTOOD RELIGION," in READER'S DIGEST (American edition), May 1955, pp. 68-70.

AS NON-MUSLIMS SEE THE HOLY PROPHET (P.B.U.H)
Do You Know This Man?
History has recorded the appearance and deeds of many religious leaders: Moses, Jesus Christ, Zoroaster, and Abraham, to name just a few. There have also been many self-proclaimed prophets and messengers, each of whom has claimed to bring a divine revelation for mankind.
Some have proven to be false, and others have been forgotten. But there is one religious leader who stands alone, an unlettered man who transmitted a revelation from God that literally changed the course of history and the destinies of a major portion of mankind: MUHAMMAD (P.B.U.H), the Prophet and Messenger of God.

ENCYCLOPEDIA BRITANNICA confirms:
"...a mass of detail in the early sources shows that he was an honest and upright man who had gained the respect and loyalty of others who were likewise honest and upright men." (Vol. 12)

BERNARD SHAW said about him:
"He must be called the Savior of humanity I believe that if a man like him were to assume the dictatorship of the modern world, he would succeed in solving its problems in a way that would bring it much-needed peace and happiness." (The Genuine Islam, Singapore, Vol. 1, No. X 1936)

Marfat.com

He was by far the most remarkable man that ever set foot on this earth. He preached a religion, founded a state, built a nation, laid down a moral code, initiated numerous social and political reforms, established a powerful and dynamic society to practice and represent his teachings, and completely revolutionized the worlds of human thought and behavior for all time to come.

"HIS NAME IS MOHAMMED (P.B.U.H)" May the Peace of God Be upon Him (P.B.U.H)

Born in Arabia in the year 570 CE, MUHAMMAD (P.B.U.H) started his mission of preaching Islam, the religion of truth and the submission of man to one God, at the age of forty and died at the age of sixty-three. During the short twenty-three year period of his prophet hood, MUHAMMAD (P.B.U.H) changed the entire Arabian Peninsula forever. Within the space of one generation, the vast majority of people went from paganism and idolatry to devout and strict monotheism, from tribal quarrels and wars to national solidarity and cohesion, from drunkenness and debauchery to sobriety and piety, from lawlessness and anarchy to a lifestyle characterized by discipline, from moral bankruptcy to the highest standards of moral excellence. Human history has never seen such a complete transformation of a people or a place before or since-and just IMAGINE that all of these unbelievable wonders took place in JUST OVER TWO DECADES and because of the efforts of one man.

The world has had its share of great personalities. But these were one-sided figures who distinguished themselves in only one or two fields, such as religious thought or military leadership. The lives and teachings of these great personalities are shrouded in the mists of time. There is so much speculation about the time and place of their birth, the mode and style of their life, the nature and detail of their teachings, and the degree and measure of their success or failure that it is impossible for humanity to reconstruct accurately the lives and teachings of these men.

Marfat.com

Not so this man The Prophet MUHAMMAD (P.B.U.H) accomplished so much in so many fields of human thought and behavior in the fullest blaze of human history. Every detail of his private life and public utterances has been accurately documented and faithfully preserved to our day The authenticity of the records so preserved are vouched for not only by the faithful followers but even by his prejudiced critics.

MUHAMMAD (P.B.U.H) was a religious teacher, a social reformer, a moral guide, an administrative colossus, a faithful friend, a wonderful companion, a devoted husband, a loving father-all in one. No other man in history ever excelled or equaled him in any of these different aspects of life- but it was only for the selfless personality of MUHAMMAD (P.B.U.H) to achieve such incredible perfection.

Mahatma

Gandhi, speaking on the character of MUHAMMAD (P.B.U.H), says in Young India:

"I wanted to know the best of one who holds today undisputed sway over the hearts of millions of mankind. I became more than convinced that it was not the sword that won a place for Islam in those days in the scheme of life. It was the rigid simplicity, the utter self-effacement of the Prophet, the scrupulous regard for his pledges, his intense devotion to his friends and followers, his intrepidness, his fearlessness, his absolute trust in God and in his own mission. These and not the sword carried everything before them and surmounted every obstacle.

When I closed the 2nd volume (of the Prophet's biography) I was sorry there was not more for me to read of the great life."

Thomas Carlyle, in his Heroes and Hero-worship, was simply amazed as to "how one man single-handedly could weld warring tribes and wandering bedouins into a most powerful and civilized nation in less than two decades."

Marfat.com

Diwan Chand Sharma wrote: "MUHAMMAD (P.B.U.H) was the soul of kindness and his influence was felt and never forgotten by those around him. " (D. C. Sharma, The Prophets of the East, Calcutta 1935, pp. 12)

Edward Gibbon and Simon Ockley, speaking on the profession of Islam write: " It is not the propagation but the permanency of his religion that deserves our wonder, the same pure and perfect impression which he engraved at Mecca and Medina is preserved, after the revolutions of twelve centuries by the Indian, the African and the Turkish proselytes of the Koran. . .

The Mahometans have uniformly withstood the temptation of reducing the object of their faith an devotion to a level with the senses and imagination of man. _I believe in one God, and Mahomet, a Apostle of God_ is the simple and invariable profession of Islam. The intellectual image of the Diety has never been degraded by any visible idol; the honor of the Prophet has never transgressed the measure of human virtues; and his living precepts have restrained the gratitude of his disciples within the bounds or reason and religion."

(History of the Saracen Empires, London,
1870, p. 54).

MUHAMMAD (P.B.U.H) was nothing more or less than a human being But he was a man with a noble mission, one which was to unite all human beings on the worship of the one and only God and to teach them the way to honest and upright living based on the commands of God. He always described himself as "a servant and messenger of God," and every single one of his actions proclaimed loudly the truth of this phrase. Speaking on the aspect of equality before God in Islam, the famous Indian poetess Sarojini Naidu says: "It was the first religion that preached and practiced democracy for, in the mosque when the call for prayer is sounded and worshippers

Marfat.com

are gathered together, the democracy of Islam is embodied five times a day when the peasant and king kneel side by side and proclaim: "God Alone is Great." I have been struck over and over again by this indivisible unity of Islam that makes man instinctively a brother. (S. Naidu, "Ideals of Islam," vide Speaches ~ Writings, Madras, 1918, p. 169).

In the words of Prof. Hurgronje: "The League of Nations founded by the prophet of Islam put the principle of international unity and human brotherhood on such universal foundations as to show candle to other nations ... the fact is that no nation of the world can show a parallel to what Islam has done towards the realization of the idea of the League of Nations." The world has not hesitated to raise to divinity individuals whose lives and missions have been lost in legend. Historically speaking, none of these legends achieved even a fraction of what MUHAMMAD (P.B.U.H) accomplished. And all of his striving was for the sole purpose of uniting mankind for the worship of the one God on the codes of moral excellence. MUHAMMAD (P.B.U.H) or his followers never at any time claimed that he was a son of God, a God-incarnate, or a man having a divine nature-he always was and is even today considered as only a human messenger chosen by God. Michael H. Hart, in his recently published book on the rating of individuals who have contributed towards the benefit and upliftment of mankind writes: "My choice of MUHAMMAD (P.B.U.H) to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels.

(M H. Hart, The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History, New York, 1978, pp. 33)

As a matter of fact, MUHAMMAD (P.B.U.H) is the last link of the chain of Prophets sent in different lands and times since the very beginning of the human life on this planet. Read the following writings of the Western authors:

Marfat.com

K. S. RAMAKRISHNA RAO, an Indian Professor of Philosophy in his booklet, ("MUHAMMAD (P.B.U.H), The Prophet of Islam,") calls him the "Perfect model for human life."

Prof. Ramakrishna Rao explains his point by saying:
"The personality of MUHAMMAD (P.B.U.H), it is most difficult to get into the whole truth of it. Only a glimpse of it I can catch. What a dramatic succession of picturesque scenes!

There is MUHAMMAD (P.B.U.H), the Prophet.
There is MUHAMMAD (P.B.U.H), the Warrior;
MUHAMMAD (P.B.U.H), the Businessman;
MUHAMMAD (P.B.U.H), the Statesman;
MUHAMMAD (P.B.U.H), the Orator;
MUHAMMAD (P.B.U.H), the Reformer;
MUHAMMAD (P.B.U.H), the Refuge of Orphans;
MUHAMMAD (P.B.U.H), the Protector of Slaves;
MUHAMMAD (P.B.U.H), the Emancipator of Women;
MUHAMMAD (P.B.U.H), the Judge;
MUHAMMAD (P.B.U.H), the Saint.

All in all these magnificent roles, in all these departments of human activities, he is alike a hero." Today even after a lapse of fourteen century, the life and teachings of MUHAMMAD (P.B.U.H) have survived without the slightest loss, alteration, or interpolation. They offer the same undying hope for treating mankind's many ills that they did when he was alive. This is not a claim of MUHAMMAD (P.B.U.H)'s followers but also the inescapable conclusion reached by a critical and unbiased study of human history. Maybe it is time for you to get to know this outstanding person who has influenced the life of billions of people over the last fourteen hundred years. He could also change your life.
Source: http://www.MUHAMMAD.net/intro/
Check following links to know more about:

Marfat.com

MUHAMMAD (P.B.U.H) (Peace be upon him) The Prophet of Mankind

1- The Sealed Nectar: A biography of the Prophet Muhammad (P.B.U.H)
2-Biography of the final messenger - MUHAMMED -
3-Love of the Prophet Dr. Bilal Philips Side a Side B
4-Twelve Proofs that MUHAMMAD (P.B.U.H) (P.B.U.H) is a true Prophet
5-Did Jesus and Isaiah PROPHESY the coming of MUHAMMAD (P.B.U.H)?
6- The Status of Sunni in Islam by Shaikh Al-Albany
7- MUHAMMAD (P.B.U.H) In the Bible by Dr. Jamal Badawi Book
8- MUHAMMAD (P.B.U.H) In the Bible Dr. Jamal Badawi Audio
9- Finality of Prophet Hood
11-The story of MUHAMMAD (P.B.U.H) read by Yusuf Islam
12-You Must Know This Man

My fellow Christian friends, how can you like one prophet more than another? You should love them all. And did you ever wonder why you know nothing of this man Mohamed may the peace and blessings of God be upon him

You see it says in the Quran, "Then woe to those who write the Book with their own hands, and then say:" This is from God," to traffic with it for miserable price! - Woe to them for what their hands do write, and for the gain they make thereby." 2:79 and also, "We gave Moses the Book and followed him up with a succession of messengers; we gave Jesus the son of Mary Clear (Signs) and strengthened him with the Holy Spirit. Is it that whenever there comes to you a messenger with what ye yourselves desire not, ye are puffed up with pride? - Some ye called impostors, and others ye slay! 2:87 this was talking to the children of Israel and in another place it says," They say:

Marfat.com

"Allah hath begotten a son": Glory be to Him.-Nay, to Him belongs all that is in the heavens and on earth: everything renders worship to Him. The Originator of the heavens and the earth! When He decreeth a thing, He saith unto it only: Be! And it is." 2:116-117

The Quran also says, "Never will the Jews or the Christians be satisfied with thee unless thou follow their form of religion." 2-120. and also,"(Our religion is) the Baptism of God: And who can baptize better than God? And it is He Whom we worship" 2:138
"When My servants ask thee concerning Me, I am indeed close (to them): I listen to the prayer of every suppliant when he calleth on me: Let them also, with a will, Listen to My call, and believe in me: That they may walk in the right way." 2:168

"Behold (people of the book-Christians and Jews) the scribes write lies with their pens, you would think it is from the book but it is not and well aware they are of what they do" ch. 2 regarding the new testament where it talked about Mohamed may the peace and blessings be upon him and in the old testament.

They changed the words Holy Spirit when Jesus may the peace and blessings of God be upon him talked about a Warner coming which was Mohamed with the like of Moses. Jesus was not like Moses.

My friends we believe in Jesus may the peace and blessings of God be upon him, we believe he was the Christ, the messiah, we believe in his miraculous birth which many Christians today do not. We believe he was born the Virgin Mary, may God accept her, and he will come again at the end of days. In the Quran it says, "Relate in the Book (the story of) Mary, when she withdrew from her family to a place in the East, She placed a screen (to screen herself) from them; then we sent her our angel, and he appeared before her as a man in all respects." 19:16-17 And it says, "He said: "Nay, I am only a

Marfat.com

messenger from thy Lord, (to announce) to thee the gift of a holy son, .She said: "How shall I have a son, seeing that no man has touched me, and I am not unchaste?"He said: "So (it will be): Thy Lord saith, 'that is easy for Me: and (We wish) to appoint him as a Sign unto men and a Mercy from Us': It is a matter (so) decreed." 19:19-21

"Such was Jesus, son of Mary: (this is) a statement of the truth concerning which they doubt. It is not befitting to (the majesty of) God that He should beget a son. Glory be to Him! When He determines a matter, He only says to it, "Be", and it is." 19:34-35 begotten meaning to produce sexually, an animal act of intercourse. This is why the trinity is so confusing because it wasn't on the lips of Jesus and God never said it to be so.

Check out how priests and pastors and even rabis are rapidly embracing ISLAM at www.islamtoday.com or www.islamtomorrow.com

Mr. Ahmed Deedat an eminent scholar.
See him as he debates some of the most knowledgeable men of Christianity.

[url]http://www.aswatalislam.net/deedatvcds.aspx

[/url]http://forums.gawaher.com/index.php?showtopic=7954&

[url]http://jamaat.net/deedat.htm

Marfat.com

رحمت للعالمین

ایک نظر میں

مدیر: ڈاکٹر فرخ ملک

Marfat.com